تمت

ماشاء الله لا قوة الا بالله
الحمد للعزیز العلام کہ رسالہ قامع شرک و بدعت ہادی المضلین المسمے بہ
منجی المؤمنین
۱۳۰۹
باہتمام شیخ محی الدین تاجر کتب و مہتمم مطبع صدیقی لاہور
در مطبع صدیقی واقع لاہور مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہزار ہا شکر اُس خداوند واحد کا جس نے محمد رسول اللہ کے وسیلے سے ہمکو لا الہ الا اللہ کے معنون سے آگاہ کر کے کفر و شرک کے ظلمات سے بچایا اور توحید کی سیدھی راہ پر چلایا اور درود و سلام اُس کے رسولون کے سردار پر جس نے محمد رسول اللہ کا مضمون ہمین تعلیم فرما کر بدعتی بناوٹی آبائی بد رسمون سے نکالکر پاک سُنّی بنایا۔ اور اُنکی آل و اصحابؓ پر اور جمیع احباب پر جن کی کوشش سے سنت و ہدایت کی بنا مضبوط ہوئی اور بدعت و ضلالت کی بیخ و بنیاد کُھد گئی **اما بعد** خدمت مین اہل انصاف و یقین و تحقیق کرنے والے مسائل دین کے بندہ گنہگار خاکسار نعلین تابعان رسول الثقلین **قاضی محمد حسین ساکن اچرا ضلع مالوان** عفی اللہ عنہ کی التماس یہہ ہے کہ اس سال مین جو ۱۲۸۱ھ ہجری ہے احمد نگر مین وعظ کا بڑا چرچا ہوا اکثر لوگ راہ رست کی طرف رجوع ہونے لگے تھے سو بعضے حق پوش گندم نما جو فروش نے مانع الخیر بنکر وعظ موقوف کرنے کے لیے بڑا زور و شور مچایا وہان کی خبرین مختلف سننے مین آئی تھین مگر جب خود حضرت پیر و مرشد راہبر و راہ نما **مولوی نور الہدے صاحب** کی تحریر سے تحقیق ہوا تو معلوم ہوا کہ مخالفون نے ایک سچ مین دس جھوٹ ملا کر مسلمانون کے دلون کو وحشت زدہ و پریشان کر رکھا تھا اور اس اثنا مین فتح کے نقارچیون سے کئی سوال و جواب تحریر و تقریر سے ہوئے چاہا کہ ان سب کو قلمبند کر رکھے تا کہ مسلمانون کا رفع ہوا اور تہمت و افترا جھوٹون کا دفع ہو جب اصل اس فساد کا بیجا دیکھا تو مسئلہ مَا اُہِلَّ

لِغَیْرِ اللّٰہِ بِہٖ ونذر لِغَیْرِ اللّٰہِ وزیارت قبور وغیرہ کا اس عاصی نے حضرت ممدوح سے اُن مسائل کو لیکر اسمین شامل کیا اور اسکا نام **منجی المؤمنین من کید الحاسدین** اور جواب وسوال کا رسالہ جدا اُسکا نام **دفع البہتان فی رد وسواس الشیطان** رکھا الحق یہ دونون نسخے عجیب نافع ونشک وبہتان کے دافع ہین اہل توحید وسنت کے لیے مشارق الانوار وبدعتیون کے حق مین حارق الاشرار ہین اس طوفان بے تمیزی مین اسکا مطالعہ وسیلہ نجات اور ایسے وقت پُر آفت مین اُسکا پاس رکھنا تعویذ دفع اتہامات ہے جو مسلمان اوسکو نظر تحقیق سے دیکھیگا اُسکا شک وشبہ بالکل دفع ہوگا اور مکاردن کا مکر اور حاسدون کا حسد اور حق پوشون کی جعلسازی وفتنہ انگیزی وشرر ریزی سے بخوبی واقف ہوکر مسلمانون کی بدگمانی سے بچے گا اور اپنا ایمان فریبیون کے ہاتھہ سے بچائیگا اسواسطے کہ آخری زمانہ ہے اسلام اور اہل اسلام ضعیف ہین بدعتیون کی دہوم ہے سنیون پر تہمتون کا ہجوم ہے وَاللّٰہُ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ بات یہ ہے کہ ان دنون مین چند نفسانی لوگون نے حقانیون پر کئی تہمتین باندہکر رہزن طریق ہدایت وپیشوائی راہ ضلالت کے ہوئے اور بعضی کور باطنون نے واسطے فریب دہی عوام کے اور تفرقہ ڈالنے درمیان دین اسلام کے رسالہ نویسی شروع کی اسکا نام ردوہابی رکھا اسلیے کہ جعلساز خفاش منشون کو نور ہدایت سے تکلیف ہوتی ہے اور فسق وفجور کی ظلمت کو رواج پانے سے سرور اسواسطے نہایت پیچ وتاب کھاکے نور ہدایت کو بجہانے کے درپے ہوتے ہین اور اس ابلہ فریبی کو قابلیت سمجہکر نافہمون کی راہ مارتے ہین شاہراہ سنت کی چھوڑکر بدعتیون کی تنگ گلیون مین پہنساتے ہین بعضے ملحد صوفیون کی لباس مین چلہ پرستی کے جواز کا رسالہ لکھتے ہین کتنے جاہل عالم نما ناواقفون کو شبہہ مین ڈالتے ہین اور شب وروز ملت بیضا کی انوار کو بجہانے مین مصروف رہتے ہین اگر کوئی سُنی سنتون کے رواج دینے اور بدعتون کے مٹانے پر مستعد ہووے تو دے دین کے دشمن شک ووہم کے کانٹے راہ مین بچہاتے ہین پچ مچ جغدانہ و ماؤ ماؤ عزبانہ ناحق مچاتے ہین جیسا بوم کو آبادی نہین بہاتی ایسے ان الوؤن کو دین کی آبادی خوش نہین آتی **نظم**

دیکھکر نائبان ہمدسے کو	جل گئے وارثان سفیانی	حقین آل نبی کے منبر پر
بیٹھے جھک مارتی ہین مروانی	دین کے دشمنون کا خانہ خراب	جس نے اسلام کی ہے ویرانی

ابیات

[illegible]

برجگر گوشۂ رسول یہ آب
ہند کی رسم یہ ہے قربانی
انکی شادی سے شرک و بدعت مین
دل مین سب کفر و شرک پنہانی
حق کی طاعت کو جاننا دشوار
آپ کہلا ۓ حاتم ثانی
شاہ جیلان کے امر سے بیزار
ہنین بہاتی ہے وضع ایمانی
خارجی کا سا سیدون سے بغض
رکہنا عشق کلام ربانے
ذکر اور فکر اس قدر کرنا
بے محابا نہ رہنا نورانے
سب کو مصحف سنانا اور حدیث
گبر سے لیکر تا بہ نصرانی
اور اُمرا جو دشمن اسلام
پائے جنگی بہادری خانے
کر رہی ہے جہال ملا ۓ
ظالمون کی ہے تیز دندانی
جمع ہو یہ فریق تفرقہ کیش
پھر انہین کیا ہے غم مسلمانی
نام عبد النبی غلام علی
غیر کو پوجنا یا سانے
دین مین کوڑی خرچ ہووے تو
نام کیا ہے غلام جیلانی
انکا سب قول فعل اور تقریر
رافضی کیسی تہمتین لانی
ذکر اللہ پاک کا ہر دم
کہ ہو تحصیل حب ایمانی
شرک و بدعت کو توڑ کر ہر دم
خواہ ایرانی ہو کہ تورانی
بچنا پیر و فقیر و ملا سے
دین کے گہر کی اون سے ویرانی
اون پہ مرتے ہین شیخ اور ملا
نیست ملا تو اور ملا نے
یہہ جگر خوار سید الشہداء
کی عجب دین کی پریشانی
جیسے سے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
کام دیکہو تو سارے شیطانی
مال کر صرف شرک بدعت مین
کہنا اُنسیہ فواہی خوانی
ہے انہین سنت رسول سے ضد
ہے سراپا فریب شیطانی
ہے طریق اتباع مصطفوی
نقش دل کرنا وعظ قرآنی
پہاڑ کر ہر حجاب ظلمت کو
کرنی ترویج دین حقانی
دین پہ کرنا خلق کے دعوت
کہ یہ تینون ہین آفت جانی
انکی دولت مین ہر مخالف دین
کیا کہون اُن کی مرثیہ خوانی
جو علمار کہ ان بدعت پسندون

کے مجتہد اور طرفدار ہین اور جو مشائخ و فقرا کہ ان کے پیر و ولی ہین ان کا حال اُنپر کہل گیا ہے کہ کیسی کیسی جعلسازیان کرتے ہین اور اپنے مطلب کے وقت بلی کا پاؤن کتے پر اور نیم کی چہال گولر پر چڑہاتے ہین کسینے نواب کو منطق کے زور سے انگوری شراب کے سوا سب شرابین حلال کر دین ایک نے حکم دیا کہ تم سے روزہ رکہا نہین جاتا تو روز دس روپیہ کفارہ دیا کرو اور روزہ مت رکہو ایک نے کہا حج کے سفر مین بڑی زحمت ہے دو ہزار روپیہ کسیکو دیکر نیابۃً حج کروا لو ایک نے ایک جسیم امیر کو بسبب مٹاپے کے روزہ نماز ادا نہ ہونے کے سبب آٹھ دن کی نماز ایک دم پڑہنے کی اجازت دیا ایک

دیا ایک نے سر دربار پنا کلمہ لا الٰہ الا اللہ عظیم جاہ ظل اللہ پڑہا اور معاذ اللہ رسول اللہ کے معنے قلمبان
بتایا اور ایک نے شطر المسجد الحرام کے معنے شطرنج فقط مسجد مین حرام ہے کہا ایک صدر کوتے خیالی
نے دل بہلانے کے لیے ورق الخیال کا شربت امیر امرا کے لیے مباح کہا ایک شتر مرغ
کی خاصیت والے نے اس ملک کو دار الحرب ٹھیرا کر بیاج کہانے کا فتوے دیا ایک
آدہے تیتر آدہے بیٹر نے حاکمان زمان کی خوشامد سے مسٹر لیبٹ کے روبرو حضرت
بی بی مریم کو لاکہہ درجہ حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا سے افضل کہا اور پہر اوس نے غلام
علی رافضی کی خوشامد سے کہا کہ عیسے علیہ السلام اگر حسین علیہ السلام کے زمانے مین ہوتے
تو حسینؑ کی جوتیان بغل مین داب کر رکاب مین دوڑتے کسی قاضی عقل کے دشمن نے امیر
کی خوشامد سے جو اُس نے ایک عورت کماشنی کو بلا نکاح اپنے گہر مین رکہا تہا کہا کہ کافرہ سے زنا
ثابت نہین ہوتا اور ایک مجتہد نے آدمی کے ہاتہہ پاؤن کٹے ہوئے پر نماز جنازہ فرض کہا
کسی حاضر الوقت نے پوچہا کیا حضرت عثمانؓ کے چمڑے پر بہی کہا ہان جی ہان اور پہر جو چقندر
کی شراب ہوتی ہے اوسکو اَلْبِیْرُ کَمَاءِ الْبِیْنِ کہا اور ستہ شوال کے روزون کو حرام
کہا ایک نے بے شہود نکاح کو درست بتایا ایک نے کہا ملا علی قاری نے [illegible]
کے معتقد کو کافر کہا ایک خارجی نے کہا کہ حسین اپنی سرکشی سے آپ مارے گئے اور قیامت
تک کا فساد چہوڑ گئے ایک نے شاہ عبد العزیز کو جن کو عرب کے علماء شمس الہند لکہتے ہین
اون کی تفسیر مین وَمَا اُهِلَّ لِغَیْرِ اللّٰهِ کی تفسیر سے خفا ہو کر واہی کہہ بیٹہا ایک بڑے حضرت
کے گہر چڑہتے ہوئے سو کسی نے پوچہا یا حضرت کیا یہ رسم درست ہے جواب دیا درست تو نہین مگر
جو عورتون کو منع کرون تو کلمہ کفر بکتی ہین ایک سلطان الواعظین نے میسور کے راجا کی بابت
سورۂ بقرہ مین سے گائے کی فضیلت بیان کر کے دو ہزار روپیہ لیا ایک نے کسی امیر کی بہن کی
بینیون کو جو کسی پیر کی نیاز کی بنا کر بانٹتے تہے اوسکو حضرت کے نعلین کے تپہر سے نسبت
دیکر جواز فرمایا اور راجا کے دربار مین کہا کہ گلال اڑانا وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ سے ثابت کر
دیتا ہون ایک حقہ پینے والے مولوی نے حقے کے پانی سے وضو درست کر دیا ایک ناس لینے
والے ستیا ناس نے قل اعوذ برب الناس سے ناس لینا ثابت کر دیا ایک نے لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ

کی آیت سے نماز پڑھنی منع فرمایا ایک امام نے تین نمبرداروں کی خوشامد سے صحف ابراہیم و سلیمان و موسیٰ پڑھا ایک
قادریہ طریق والے پیر پرست نے حضرت پیران پیر کی تعریف میں بے اصل نقلیں و روایتیں تراش کر کتاب لکھی ہے
کہ حضرت پیر کی گیارہویں کھانیکی ہڈی کو کوے نے ایک گنہگار کی قبر پر ڈالا تو عذاب موقوف ہوا اور حضرت
پیر نے عزرائیل کو طمانچہ مار کر روحوں کی زنبیل چھین لی سو لاکھوں مردے جی گئے عزرائیل نے خدا سے فریاد کی
تو جواب ملا تو نے اسے کیوں ضد کی وہ چاہے تو سب مردوں کو جلادے میں اسکے مقدمہ میں کچھ کہہ نہیں سکتا اور
حضرت پیر نے ایک بانجھ کے حق میں اولاد کی دعا کی جواب پایا کہ اسکے نصیب میں بچہ نہیں یہ سنتے ہی جذبہ میں
آکر فرمانے لگے کہ تو نہیں دیتا تو میں نے اسے سات بیٹے دیے تو بھی قادر میں بھی قادر تو نے نہ دیا میں نے دیا اور حضرت
پیر کے ایک مرید پر عذاب قبر ہو رہا تھا حضرت نے منکر نکیر کو لاٹھی سے ہانک دیا انہوں نے اللہ تعالیٰ سے فریاد
کی تو حکم ہوا کہ دوزخ کے شعلوں سے ڈرا دو جب شعلے آئے حضرت نے غصے کی نظر کی تو فرشتوں کے پر
جل گئے ایک رافضی فقیر نے کیف کا پیالہ الم ترکیف سے نکالا ایک مشائخ موے سہاگ کے فقیر نے آسمان
کی طرف جوتا پھینک کر پانی برسانے کی روایت معتبر بتائی۔ ایک مشائخ سگ پرست کتے کے بچے
کو سامنے رکھکر نماز پڑھتا اور لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِحُضُوْرِ الْکَلْبِ دلیل اسکی بتاتا ایک زانیوں کے پیر
نے خرچی اور ناچ کی مزدوری کو پاک و حلال کہا کہ بادا یہ مائیاں اپنی آبرو بیچکر پیسہ لیتی ہیں اور ناچ
تو محنت ہے اور شرع والے زنا زنا بولتے ہیں سو حرام و زنا اور چیز ہے کسبی امنی خرچی دینے والا راضی یہ
ایجاب و قبول ہے خرچی گویا مہر ہے اوسکے گھر والے شاہد ہوئے تو عنداللہ نکاح ہے حرام نہیں نعوذ
باللہ من شرار العلماء والاحبار والرہبان یہ علماء و فقراء حیلہ پرستوں بدعت پسندوں
کے مجتہد و پیر ہیں یہ حضرات بدعت پسندی کے سبب اور صلح کل کے مذہب کے باعث سنت جماعت
ہی رہے بلکہ انکے جمہور اجماع سے کوئی انکو شریعت کا منکر یا نبوت کا دعوی کرنیوالا یا پیغمبروں کے اہانت
کرنیوالا یا مسئلہ بدلنیوالا یا حلال کو حرام اور حرام کو حلال کہنے کے سبب کافر یا رافضی یا خارجی یا بدعتی
یا منکر ائمہ یا نیا مذہب بنانیوالا نہیں کہتا اور نہ کہیگا بلکہ یہ لوگ ہزاروں نادانوں سے اپنے [illegible]
ہی دیوینگے اور توحید و سنت پر چلنے یا چلانیوالوں کو غریب بے وسیلہ جانکر وہابی کہینگے آفریں دین
بریں تعصب حق ناشناسی ذرا تو ڈریں خدا سے شرماویں رسول سے دیندار بے وسیلہ نہیں انکے ولی حکم
الحاکمین اور سید المرسلین ہیں اسکے انتقام سے خوف کریں اور حضرت کی روح مبارک سے شرماویں

یہ لوگ فقط جاہلون کے عالم بننے کو مرتے ہین اور پہاڑ کھود کر چوہا نکالتے ہین رد وہابی کی کتاب
بنا کر جاہلون کے سامنے پڑھتے ہین یَا اَیُّهَا التَّفْرِقَةُ واحد بدنہ بحرکةٍ فِی مَکَانٍ
دهرکة عین وال زیر غد محمد حسین ؎ چہ خوش گفت ست سعدی در زلیخا ٭ الا یا ایہا الساقی
ادر کاسا و ناولہا ٭ جاہل بیچارے کیا جانین بس عربی عبارت اور بڑے مہر و نیر غش ہین اُن کی
اس قابلیت اور لسانی پر اون کو قاضی رطل یوق جانتے ہین یہ حق گوئی مین بڑے تاثیر ہے
بحول اللہ و قوتہ ان کے گھسر پھیر سے حق کا باطل اور باطل کا حق نہ ہوگا دیندار تو لوگون کو خدا اور رسول
کیطرف بلاتے ہین دنیادار انکو حاکمون کے پاس لیجاتے ہین ذرا تو اُس شاہنشاہ عالی جاہ بے پروا
کے سامنے جانے کے دن کو یاد کرین یہ تو جاہلانہ سنت ہے کہ اپنی بات پر دلیل نہین بتا سکتے تو کھسیانے
ہو کر حاکمون سے ذلیل کر دیتے ہین دیندار تو اس ذلت کو عین عزت و وسیلہ نجات جانتے ہین
خدا سے عزت چاہتے ہین اور دنیادار بندون سے دیندار خدا کو رازق جانتے ہین دنیادار امیرون
کو یہ خدا اور رسول و صحابہ و مجتہدون کو بڑا جانتے ہین اور وہی باپ دادون کو یہ دنیا کی ذلت کو عزت
جانتے ہین اور وے دنیا ہی کی عزت کو غنیمت سمجھتے ہین یہ خدا کی راہ مین جان و مال کو حسن جانتے
ہین وے جان و مال کو ایمان سے عزیز تر سمجھتے ہین یہ جان دینے پر مستعد وے جان چراتے ہیں
ہین یہ جام شہادت کو طالب وے عیش دنیا کی طرف راغب انکا توکل خدا پر اون کا گھمنڈ زر پر یہ
اجماع امت کو جماعت جانتے ہین وے بدعتیون کو اجماع سمجھتے ہین یہ تو احکم الحاکمین تک رسائی رکھتے
ہین وے فقط حاکمون تک پہنچا جانتے ہین ان مظلومون کی آہ عرش کے پار اُن ظالمون کی دوڑ مجسٹریٹ
کا دربار یہ رسول اللہ کے طریق پر چلتے مرتے ہین وے طریقہ محمدیہ کے نام سے کٹتے ہین یہ آخرت کی رسوائی
سے کانپتے ہین وے دنیا کی بعزتی سے بھاگتے ہین یہ عاشقان بدنامی کے شائق وے بوالہوسان نیکنامی کے
عاشق یہ سنی رسول و اصحاب و تابعین کے تابعدار وے بدعتی بڑے لوگون کے خوشامدی و طرفدار انکا دین
انکا فرمانا خدا ہے من گفت انکا بکنا بابائے من گفت یہ کہتے ہین خدا کا حکم رسول کی معرفت آیا وے
بولتے ہین سچ تو ہے مگر مہری خط گھر سے آیا انکا قول سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا انکا بکنا سَمِعْنَا وَعَصَیْنَا ان کا
عمل وَمَا اٰتٰىکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا یہ ان کا عمل مَا وَجَدْنَا
عَلَیْهِ اٰبَاءَنَا یہ انکا کلمہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ انکا کلمہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ باپ دادا رسول اللہ

یہ کام کے سچے مسلمان وہی جھوٹے نام کے مسلمان انکا دستور العمل حدیث و قرآن انکا مطلب قلبیہ دنیاوی عبید العقبا
وہی عبید الدنیا انکی سند فقہ و حدیث و آیات قرآن انکی دلیل رد وہابیہ در رسالہ مولوی خلیل الرحمان انکی
شریعت رسول اللہ کا قول و فعل انکی شرع بزرگون کے رسومات سند و عمل یہ محمدی طریقہ پر مرتے ہین وہ محمدی کے
نام سے چڑتے ہین اس سبب سے یہ انکو پاس وہابی ٹھیرے وہ انکے نزدیک ہوائی ہرجائی ہوکر قبر ونکو پوجنے والی اور
سجدہ کرنیوالی مریدون سے سجدہ لینیوالی حلیہ پوجنے والے کافرون کی مشابہت کی کام کرنیوالی ہاتھ پر کنگن مونہہ پر
سہرا الٹا رسوائی شہرہ ہونیوالے نہ ملحد نیچر نہ منکر رسول نہ بدعتی ملکہ وہی آپ اپنے کو بڑے مسلمان رسول اللہ کے
بڑے معتقد اہلی حنفی و سنی جانتے ہین اور شرک و بدعت کی رسمون کو عین دینداری جانکر لا الہ الا اللہ محمد رسول
اللہ کی کشتی ہے جہاز بغیر اجنت تمام بزرگون کا کلمہ کو باطل کرنیوالے کر کے اپنے مونہہ سے میان مٹھو مسلمان
بنتے ہیں انکا حال ان نمازیون کا سا ہے **نقل** ہے کہ چار نمازیون نے کسی سے سنا کہ نماز مین بات کرنیسے نماز
باطل ہوتی ہے یہ سنکر کسی مسجد مین گئے ایک امام بنا تین مقتدی تکبیر تحریمہ کے بعد ایک مقتدی نے کہا اپنے
پاس والے سے کہ نماز مین بات کرنے سے نماز فاسد ہوتی ہے دوسرے نے کہا ہان تیسرے نے کہا چپ ہو امام صاحب
فرمانے لگے مینے ابتک بات نہین کی اور جاؤن ابھی لپنے کو نماز مین جانتے ہو **نقل** ایک سپاہی آٹا گوندھکر
رکھکر نماز پڑھنے لگا اتنے مین کتا آکر آٹا کہانے لگا سپاہی حیران رہا کہ نماز توڑتا ہون تو مشکل آٹا کہانے
دون تو مشکل سورہ انا اعطینا پڑہ رہا تھا و انحر کے لفظ کو زور سے وانحر پڑہا ہر کا آواز سنتے ہی کتا
بہاگ گیا سپاہی خوش ہوا کہ آٹا اور نماز دونو بچے

مثنوی رنگین

نوکر اک گھوڑے پہ اک سائیس تھا
یہ کیا تھا اپنے آقا سے قرار
اتفاقاً اُسکا آقا ایک بار
اوسکو اور جاکے بیٹھا وہ جوان
اُسکو منیران خبر دین تو لکر
چھوٹ کر گھوڑا ابھی آیا یہان
آپ پہلی خوب ہی سنس سمجھیے
دیکھہ تو اس حال مین بست بیٹھیں کھیر

روز اول ہی ولیکن اوس نے یار
فرد اضافی کی اُسیدن لاؤنگا
تھی سر راہ اک جگہہ اُسکی دکان
سر کے نیچے ہاتھہ دہر کر سو گیا
جاکی کوٹھے پر کہا کیون جی میان
بس کہا سائیس نے یہہ ہاتھہ جوڑ
حمق اچھی چیز اسے رنگین نہین

احمقی مین وہ سبھون سے بیس تھا
یعنے جسدن آپکو خوش پاؤنگا
گھر گیا ایک آشنا کی ہو سوار
نیند مین سائیس بیخود ہو گیا
لے گیا گھوڑے کو کوئی کہول کر
تب میان ہنسنے لگا دم توڑ توڑ
دستخط پھر کیجیے اضافہ کیجیے

جیسا اونہون نے نماز مین بات کرکے اور اُس نے وانحر کہکر اپنی نماز کو درست سمجھا اور اُس احمق نے گھوڑا

تھوڑے سے تنخواہ کی پروا نہ چاہنا ایسے ہی یہ لوگ بھی بیدینی کے کام کرکے لیتے تو خاصے دیندار سُنی سمجھکر خدا کی مغفرت
اور رسول کی شفاعت کی امیدوار ہین سبحان اللہ مسلمان ہون تو ایسے ہی ہون ورنہ اگر بیان مین جہانگیں لعد
شہید بیان کرین سو صاحبو محمد رسول اللہ کا امتی طریقہ محمدی کا مخالف ہرگز نہوگا کیونکہ مسلمان کو کتاب
اور سنت کی پیروی ضرور ہے اور ظاہر ہے کہ صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین اور کل اولیاء اللہ کا یہی طریقہ
اور عقیدہ تھا اور اب بھی اکثر علماء عرب و ہند و سندہ و بخارا و کابل و قندھار وغیرہ کا اجماع اسی بات پر ہے
پر عجب ہے کہ بعضے لوگون کو آیات و احادیث کی سند بتاؤ تو کہتے ہین کہ فقہ کی سند بتاؤ ہم کو قرآن و حدیث
کی سمجھ نہین ہے حسب فقہ کی سند بتاؤ تو دلائل عقلی اور تاویلات رکیکہ سے اُس کو باطل کیا چاہتے ہین
اب کوئی دوسری دلیل کہان سے لاوے کہ اُن کو بتاوے اونہون نے علم منطق ہی واسطے ازبر کیا ہے
کہ منطقی تقریرون سے حق کو باطل اور باطل کو حق کرین غرض نفسانیت و حسد و بغض کے غلبے سے
ہر صحیح بات کو باطل کرنا واجب جانتے ہین غرض اُنکی یہ ہے کہ اپنی بات نہ جاوے اور حقانی لوگون کی بات
کوئی سچ مانے لیکن یونہی نہ مانے تو مضائقہ نہین پر وہابی ٹھیرا کر نہ ماننا اس نقل کے مطابق ہے **نقل**
ایک بکری کا بچہ پیاسا ہوکر ندی پر گیا وہان دیکھا کہ بھیڑیا پانی پی رہا ہے یہ غریب دور جاکر نیچے کیطرف
پانی پینے لگا بھیڑیے بدذات نے دیکھا سو اُسے کھا جانیکا ارادہ کیا سو گھرک کر بولا کیون بے پانی
گندہ ملا کر ڈالا اوس نے عاجزی سے کہا کہ آپ کو دیکھکر مینے اسلیے نیچے کیطرف آکر پانی پیا تا آپ کا دل
اور پانی میلا نہو بھلا نیچے کیطرف سے اوپر کیطرف میلا پانی کسطرح جاوے گا بولا چپ بے ادب سو زور
کرتا ہے تو نے مجھے گالیان بھی دین ہین اُس مسکین نے پوچھا کب بولا چھ مہینے ہوئے اُس نے کہا
خود عمر میری چار مہینے کی ہے پھر بولا اب یہ شوخی کرتا ہے لیے تو نہین تیرے باپ نے دی ہونگی اوس نے
کہا حضر کہا جانا ہو تو یونہی کہا جائیے الزام رکھکر کہانا کیا ضرور ہے **نقل** ایک بقال کی بکری کا
بچہ کُتا لیگیا بنیے نے ڈہنڈیان اسکے پاس کھڑے ہوکر پوچھا کہ تیرا میرا کچھ دین لین نہین تو نے کس حساب سے میرا مال
لیا کُتے نے کہا ہٹو بنیا بولا ہٹو سے لاچار ہون پر کھاتے بھی مین تیرا نام نہین سو ان گرگان معنوی کے
ناحق بدنام کرنے سے اور سگان دنیوی کے ہٹو ہٹو سے لاچاری ہے نہین تو انکو پاس وہابی کہنے کی کوئی دلیل
نہین ہے طرفہ تر یہ ہے کہ جاہل گور پرستون اور فریبون کے لڑ مرتے ہوئے ہین عجب مسند مچی ہے کہ
لنگڑے چوپچے گنگے بولے نہ ترمذ چلیکو نہ مسلہ پوچھنے کی گت نہ تحریر کی قدرت نہ تقریر کی طاقت نہ سننے سمجھنے

کی قوت نہ ان کی قابلیت نہ علما کی مجلس کی لیاقت سو وے بہی دینی مقتدا ہوں مین بے اختیار رہا تہہ یا ڈن جہانے لگے کان کان غو غو سے ناحق سخن تراشی کرتے ہین جو منہ مین آتا ہے سو بکتے ہین کوئی کہتا ہے کہ حضرت پر جان تشدید کوئی کہتا ہے کہ شیخ شدد کی نیاج وہو گئے گہر کے ہو تو بہی ہم چٹ کرین گے کوئی بولتا ہے یا رو وہابیون نے تو بالکل بخیر نیاج بند کر دی تہی پر ہمارے ہجرت سے رواج کہہ کہہ کر سب کہولدیا کوئی کہتا ہے وہابی ہیکہ پر نہین چلتے کوئی بہونکتا ہے کہ سفارت کو منکر ہین کوئی کہتا ہے کہ شاہ شرف کا بکرا اگر کوئی کہتا ہے مفتی صاحب کا جی کو وہابی بناڈالا غرض خلل اندازون نے دین مین عجب طرح کا رخنہ ڈالکر شور مچا رکہا ہے

کیا غضب ہے کہ پوجتے ہین قبور
کوئی سنی عاقبت محمود و
مالدارون کو قبلہ جانتے ہین

راستی کو حق پرست واعظ پر
عبادت کرتے وہان رکوع وسجود
نام اسکا وہابی رکہتے ہین
دیندارون کو بد کہین مردود

یون چلین جو خلیل پر نمرود
جو ان افعال بد کا مانع ہو
جہوٹے گذرانین لاکر شہود

تمامی کتب اسلامیہ مین لکہا ہے کہ وہمی گمانی قرینون سے کسی مومن کے حق مین بدگمانی نہ کیا چاہیے اور جب تک کسی کی کلام مین احتمال خیر کا ممکن ہو شر پر احتمال کرنا روا نہین **سوال** ایک ظاہر فاسق رسمی مسلمان علانیہ فسق و فجور کرنیوالا باپ دادون کی رسمون پر چلنیوالا کسی مسلمان ظاہر العدالت پرہیزگار پر کلمہ کفر و احتمال بدی کی تہمت بے بینہ شرعیہ کرے باوجودیکہ وہ مسلمان کفر و بدکاری سے انکار کرتا ہو تو وہ تہمت لائق قبول کے ہے یا نہین **جواب** ایسا فاسق مشغل مسلمان ظاہر العدالت پر بے گواہ شرعی تہمت کرے تو مسلمانو انکو باور نہ کرنا چاہیے تنویر الابصار مین ہے کہ اگر گواہی دیوے کوئی کسی مسلمان پر مرتدی کی حالانکہ وہ منکر ہے تو اس مسلمان کا مزاحم نہ ہوا چاہیے کیونکہ اسکا انکار صورت توبہ کی ہے **سوال** جن مسلمانون کے سامنے وہ تہمت ظاہر کرتا ہے اور وے مسلمان اسکے منع پر قادر ہون تو ان مسلمانون کو کیا کرنا چاہیے **جواب** اس مسلمان ظاہر العدالت کی مدد کرنا اور اس فاسق کو مقدور بہر منع کرنا کہ حقوق اسلام سے ہے حضرت نے فرمایا ہے اگر مسلمان کی ذلت ہو کسیکے سامنے پس مقدور ہوتے جو اوسکی مدد نکرے خوار و رسوا کریگا اسے اللہ تعالی حاضران قیامت کے سامنے اور فرمایا علیہ السلام نے جو اپنے بہائی مسلمان کی آبرو لینے والے سے مزاحم ہوگا اسکے غائبانہ تو اللہ تعالی اسکو دوزخ کی آگ سے نگاہ رکہیگا **سوال** ایسی تہمت دینے والے کی حق مین کچہ وعید ہے **جواب** حقتعالے نے سورہ احزاب مین فرمایا ہے جو لوگ کہ ایذا دیتے ہین

مسلمان مرد و عورتون کو اس بات جو اونہون نے کیے وہ کام البتہ بوجہ بہتان اور بڑی ظاہر گناہ کا اوٹھاتے
ہین اور فرمایا علیہ السلام نے جو مشہور کرے مسلمان پر عیب تا کہ عیبدار کرے اسکو ناحق تو عیبدار کرے گا
اُسکو اللہ تعالیٰ اسی عیب سے آتش دوزخ مین قیامت کے دن روایت کیا اس کو بیہقی نے شعب الایمان مین
ابی ذر سے اور فرمایا علیہ السلام نے کہ جو کہے کسی مسلمان کے حق مین وہ چیز کہ نہین اُس مین تو ٹھیرا دے گا
اسے اللہ تعالیٰ دوزخیون کے دوہون کے گڑھے مین سوچنا چاہیے کہ اون کے نزدیک ہم تو نادان
ہین کہ سلف والون کی سنت ہم سے خود بخود ادا ہوتی ہے دیکھو اگلے حاسدون نے بایزید بسطامی
کو انکے رفیقون سمیت بستی سے نکالدیا۔ ذوالنون مصری کو طوق و زنجیر کرکے بغداد کیطرف ہانک
دیا ابو سعید خزار اور سہیل بن عبداللہ اور شبلی اور سید احمد کبیر رفاعی اور امام ابو القاسم اور بخاری اور
عبد الحق اور امام محمد غزالی اور قاضی عیاض اور ابو الحسن شاذلی اور عبداللہ بن زبیر اور حضرت امام
اعظم اور حکیم الٰہی ثنائی اور شیخ اکبر صوفی سرمد اور بہت سے علماء و مقتدا اور اولیا کو اسلام کے دعوی کرنے
والے حاسدون نے کسیکو ملحد ٹھیرایا کسی کو زندیق کسیکو رافضی کسیپر کچھ بہتان کرکے قتل و قید کروایا
ڈاڑھیا نچوا ئین درے مروا کے شہر سے نکلوائے اور حضرت مجدد الف ثانی کے ساتھ بدعتیون نے کیسی
کیسی شرارتین کین کہ مکہ سے چارون مذہب کے مفتیون سے تینتیس فتوے انکے کفر کے لکھوائے ان بزرگوارونکو اس سے
کچھ ذلت نہوئی کیونکہ وے مجبور اور مظلوم تھے ؎ جور اس در کا مہربانی ہے ٭ موت یہان عین
زندگانی ہے ٭ ہم لوگ بھی تمہاری بدولت ان بزرگون کے جیسے مجبور اور مظلوم اور ان کے غلامون
مین ہین اسلیے ہمین بھی قید و اخراج سے کچھ ذلت نہین بلکہ عین عزت ہے قید مین گرفتار رہونگے مگر
شرک و بدعت مین انشاء اللہ نہ پھنسینگے شہر سے نکالے جائین گے مگر سنت و جماعت سے نہ نکلینگے
قیدی بنینگے پر بدعتی نہ ہوینگے یہان کی طوق و بیڑی قبول ہے پر بڑی بیڑی ہنسلی طوق نذر لغیر
اللہ وغیرہ ہم کو نامقبول کیونکہ یہانکی قید و طوق بیڑی دو روزہ سہل گذشتنی ہے وہان کی قید و طوق
زنجیر ہمیشہ و سخت و باندھنی ہے اعاذنا اللہ من ذلک یزیدیون نے بہت کیا تو پانی حسینیون پر بند کردیا
حسینیون نے آب کوثر کی امید پر بدعتیون کے کہنے کو نہ مانکر جام شہادت پی لیا ان کے طمع
طہران کی حکومت پر انکی نظر عاقبت کی سلطنت پر تھی سُنی مظلوم حسینی ہین بدعتی یزیدی ہین

نام شہر ۱۲

اور حقانی لوگون کا وعظ نفسانیون کو اسواسطے پسند نہین کہ حقانی کلام کی تاثیر سے غافل لوگ
ہوشیار ہو جاتے ہین اور برے کامون پر باز آتے ہین نیک کامون کیطرف متوجہ ہوتے ہین اور [illegible]
کا نام گنگے سے کہتے ہین کہ اونہون نے کبھی نیک کامونکی نصیحت نہین کی اور برے کامون کی مذمت
نہین سنائی یہ کہنا انکو دشوار و گران گزرتا ہے اپنی سرد بازاری کے ڈر سے رنگ شکستہ سد کے مارے
چند خدا فراموشون کو الٹے تختے پڑہا کر اپنے ساتہہ لیے تہمتین تراشتے پہرتے ہین اور ایذا رسانی
کے درپے ہوتے ہین تا سیدہے راہ پر آئے ہوئے ناصحون سے نفرت کرکے پہر ہمارے ہی بنے رہین اور جو حق گو
کہ عوام کی رسم و عادت کے خلاف باتون کو منع کرتے ہین یہ لوگ ان کے لفظونکو کلمہ کفر ٹہرا کر واہی تباہی بکتے
ہین تا حقانی لوگ ابن الغرض فتنہ کے نقارچی دوستون اور دشمنون کے ہاتہہ سے تنگ ہو وین ادہر
حاکمون کو وہابی کا معنے دنگے باز فتوری سمجہا کر غیر واقعی باتونکی نمک مرچین لگا کر فسادی ٹہراتے
ہین تا کہ کہین ٹہرنے نپاوین سبحان ان پیر نابالغون نے بچپن ہی مین آیت شریفہ ارض اللہ
واسعۃ شاید بلا سے نہین پڑہا اسپر جاہلون کے خیرخواہ بہتان کرتے ہین کہ یہ وہابی قرآن
کے معنے الٹے کرتے ہین اور ہمکو بہکاتے ہین وے نادان انکے جبہ و دستار پر انکو سچ کہنے
والے جانتے ہین اور اودہر ہی پہسل پڑتے ہین خیر کچہ لوگ ان خناسون کے بہکنے چیڑے
طمعدار نانون پر فریب کہا جاوین یا انکی دہمکیون سے ڈرپوکنے ہوکر انکے سے گانے لگین تو
خدا اور رسول کا کیا بگڑا اور نصیحت کرنیوالون کا کیا نقصان ہوا مرید و شاگرد اگر پہر گئے تو پیر
و استاد کا کیا بگڑا سالیانہ نذرانہ اول ہی سے نہ لیتے تہے تو مقرری نذرانہ مین خلل پڑ گیا حق کہیے
جائے اور حضرت سے کتنے منافق پہر گئے صحابہ اور اہل بیت سے کتنے رافضی و خارجی پہر گئے امامان
دین سے کتنے بیدین بدل گئے لیکن خدا نخواستہ ان حضرات کو کچہ نقصان نہوا الٹا انہین کا نقصان ہوا ایسی
نصیحت نہ ماننا اور سچی نصیحت کرنیوالون سے پہر جانا گویا قرآن و حدیث و فقہ سے بلکہ خدا و رسول و فقہا سے
پہر جانا ہے ایسے بیدین پلیدونکی گروہون کا پہر جانا بہتر ہے خاشاک کم جہان پاک ناصح نے کہا زہر کہا و پہر سینہ
صند سے کہا لیا تو نصیحت کرنیوالیکا کیا گیا۔ ایک بنیا ایک اندہے کا تہا یار ربط تہا دونوین باہم بیشمار

باری یکباری ہوئے وہ ہمسفر
کچہ سفر کٹنے کی تہی اسکے نہ آس

ایک جا اٹکا ہوا شب کو گذر
یکبیک ڈورا گیا اسکا جو ٹوٹ

تہی پرانی قمچی اس اندہے کے پاس
ہاتہہ سے قمچی گئی اندہے سے چہوٹ

کفر کے کام کرتے ہین اور مسلمان کے بال برابر عیب کو پہاڑ برابر سمجھکر مشہور کرتے ہین بلکہ اوسکو ہنر کو عیب لگاکر اپنے شرک و بدعت سے بدتر جانتے ہین جیسا **نقل** ہے کہ ایک مردود لوطی مسجد کو خالی دیکھکر لواطت مین مشغول ہوا اتفاقاً کسی نمازی کا وہان گذر ہوا اس حرکت نامعقول کو دیکھکر لخ ٹہوکر کر پیچھے پہرا وہ جو ناپاک کام مسجد کی بے ادبی سمجھکر حرارت اسلامی و غیرت ایمانی سے جہنجلا کے کہنے لگا بہلا اے ملعون کیا کرون کام مین ہون نہین تو تو خدا کے گہر مین تہوک کر میرے ہاتہ سے بچکر جاتا سو دیکہتا ویسا ہی ان کا حال ہے کہ اپنے شرک و کفر و بدعت اور فسق و فجور کو نہین دیکہتے بلکہ اچہا جانتے ہین اور مسلمانون کی عیب چینی کرکے اپنی دینداری اور سنی بناچاہتے ہین اور بعضے وہمی شک مین پڑے ہوئے ہین کہ خدا جانے حق کسکی طرف ہے سبحان اللہ مسلمانی کا دعوی کرتے کرتے عمر گذر گئی مگر اب تک دین کی تحقیقات کا اتفاق نہ ہوا اشک و شبہ مین مذبذب ہین اُنکے ویسی کہاوت ہے جیسے **نقل** مشہور ہے کہ ایک عورت کا خصم مدت سے پردیس مین جاکر جورو کے نان و نفقے سے بالکل بے خبر ہوگیا تہا خط کے جواب تک ہی بے پروا تہا ایکبار جورو نے خط مین لکہوایا کہ تیری جورو رانڈ ہوگئی تو جلد آ خصم نے یہ سنتے ہی پگڑی دے ماری اور زار زار رونے لگا لوگون نے پوچہا خیر تو ہے کہا خیر کہان کی پیر ہے گہر اُجڑ گیا لوگون نے پوچہا کسطرح کہنے لگا میری جورو رانڈ ہوگئی لوگ ہنسنے لگے تو کہسیانا ہونے لگا لوگون نے کہا ای بیوقوف تو تو جیتا بیٹہا ہے جورو کیسے رانڈ ہوگئی تب تو سوچکر کہنے لگا کہ تم بہی سچ کہتے ہو مگر گہر کا خط جہوٹہا ہے کیونکر اعتبار نہ کیا جاوے اور ایک **نقل** اس سے عجیب تر ہے کہ ایک مغل کا لڑکا طالبعلمی مین ایسا مستغرق تہا کہ دنیا و مافیہا سے بیخبر تہا رات دن مطالعہ سے کام رکہتا تہا جوان جورو کیطرف مخاطب نہین ہوتا تہا ایک روز شفیق باپ نے کہا کہ بابا یہ من خلقت مرد کی عورت کے واسطے اور عورت کی مرد کیواسطے ہے کہا کہ راست ہے باپ نے جب اُسے نا بلد پایا تو کہا کہ چند روز مطالعہ موقوف کر اور دوسری دو ورق کتاب کے مطالعہ مین مشغول ہو کہا کسطرح بولا کہ اپنی بی بی کی ناف پر گن او نگلی رکہکر ناپ جہان انگوٹہا لگے وہان دخول کر اُس طویل القد نے جو ناپا تو انگوٹہا کسی اور جا لگا ٹہیرا وہان بموجب وصیت باپ کے دخول کرنے لگا بی بی نے کہا ہان ہان خدا منع فرمودہ است اُس نے کہا خاموش بابای من ہمچنین گفتہ است اور اسیطرح یہ شکی لوگ بہی یہی جواب دیتے ہین کہ یہ چال باپ دادا سے چلی آتی ہے اور یہ لوگ عمل اُنکا بہی خوب جانتے ہین جنکو یہ لوگ

وقال اللہ تعالیٰ ومن الناس من یقول اٰمنا باللہ وبالیوم الاٰخر وما ھم بمؤمنین یخادعون اللہ والذین اٰمنوا وما یخادعون الا انفسھم وما یشعرون فی قلوبھم مرض فزادھم اللہ مرضا ولھم عذاب الیم بما کانوا یکذبون

ترجمہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ کے دوسرے رکوع مین اور ایک لوگ ہین جو کہتے ہین ہم ایمان لائے اللہ پر اور پچہلے دن پر اور نہین وہ ایمان والے دغا بازی کرتے ہین اللہ سے اور ایمان والون سے اور کسیکو دغا نہین دیتے مگر آپکو اور نہین بوجہتے انکے دلمین ہے آزار پہر زیادہ دیا اللہ نے انکو

اور بعضے جاہل ایسے سوختہ ور ہین کہ بیدھڑک بکتے ہین اور کہتے ہین کہ ہم تو ... جہنم مین جاوینگے
ہین نہ انکی سنتا نہ انکی مانتا اپنی قدیمی رسمون پر چلے جانا سوا اسکے نفسانیت کے جھگڑون کا یہ نتیجہ ہے
اور ان خدا فراموشون کی چھاتیون پر وعظ حقانی ہونے سے سانپ پھرتے ہین اور رات دن
اسی فکر مین ہین کہ قرآن کا وعظ نہ ہونے پاوی اور ابوجہل کیطرح ایک ایک دنیادارون کی خوشامد
کرتے پھرتے ہین اور انکو سبز باغ بتاتے ہین اور کہتے ہین کہ یارو تمہارے باپ دادا کا دین بگڑتا
ہے خدا کیواسطے قرآن کا وعظ کسیطرح بند کرو تو تمہاری ہماری آبرو رہتی ہے غرض انکی
یہ ہے کہ قرآن کا وعظ نہ ہونے پاوی لیسے لوگ دونو جہان مین نامراد ہین اور غضب تو یہ ہے کہ خدا
پرستون کی ضد سے ایسی واہی تباہی باتین بکتے ہین کہ دین کے دائرے سے خارج ہوجاتے
ہین **نقل** ہے کہ ایک پوربی کے پاس ٹوٹا ہوا لوٹا تھا اس غریب کے پائخانہ سے فراغت پانے
تلک سب پانی ٹپک جاتا تھا اس بے وقوف نے سمجھا کہ لوٹا مجھہ سے ضد کرتا ہے ایک دن پہلے
ہی آبدست لیکر پائخانے کو بیٹھا اور لوٹے سے کہا کیون بے توری ضد چلی کا موری **نقل**
ایک ہندو اور ایک مسلمان کہین جاتے تھے مسلمان نے بسبب بیٹھے ہونے پانی کے سندھور لگے ہوئے
پتھرون سے پاکی کر لیا ہندو نے کہا یہ کیسا حرامزادہ ہے کہ دھرم کی چیز کو حقیر جانکر پلید کیا پھر چپکے ہوکر
اوس نے مسلمان سے پوچھا ای مسلمان تورا کھدا کون ہے مسلمان نے تاڑ اور کاج کی پیلی بتاکر
کہا کہ یہ ہے ہندو نے ضد کے مارے دس پانچ پیلیان لیکر زور سے تو آبدست لیا مگر کھجلاتی کھجلاتے
حیران ہوا اور کہا کہ او مسلمان تورا کھدا اچھا جبردست ہی حاصل یہ کہ ضد کا انجام بد ہے سب سے
ضد تو ضد خدا او رسول و شریعت سے کیا ضد از ہمہ بازی بار لیش باباہم بازی سوکن کھلاپ کی خصم کو مار بیچا
ہے بھلا صاحبو ان حقانیون پر غصے ہوتے تو کتابین دیکھو کسی فقیہ نے باب الجنائز مین بھی تیجا دسوان
چالیسوان برسی وغیرہ کی ترتیب نہین لکھا روح نکالنے کھوٹ بھرنا عرفے کے دن میت کو مردون مین ملانا
اور ثواب پہونچانیکے دن تاریخ مقرر نہین کیا اور لیپ پوت کر فاتحہ جھوتے پر دینا اور جنازے
پر پھولون کی چادر سہاگن کے جنازے پر لال چادر کنواری کے کھاٹ کو سہرا اتارا جنازے کے سرہانے
دو روٹیان قبر کا غلاف عرس کا میلہ وغیرہ نہین لکھا باب النکاح مین ہلدی مہندی تیل بری ساچق
ہری بیل تورن کنگنہ سہرا پٹ چھپر ناریجکا اسد میان کا رتجگا دافون کو کھلانا گود کا ناریل شب گشت

پہلی چانول دن کو کہانا سالی ہی نے مہندی لگانا دولہ کے ہاتھ توڑ کر سالیئین تو لے کھلانا
اُسی دولہ کو لنگر اسمجھکر دوسرے گھوڑے پر بٹھانا لال کپڑونسی جوڑو کو نماز پڑہانا ہیونیکے نے پانچ
پیسے لینا اور ہر جمعہ کے بعد بی بی بری کی نیاز دینا ست سُہاگنا کہلانا چوک بھرنا سہرا ہیونگی گلیمین
جوتیان پہنانا چوبی کے پاس مین اُنہیں وغیرہ پہرنا سہرا ہیتونکو گالی دینا چوتھے مین منگن بانا
ازنا محرم مین ارولہ دولہن کو حیدر کہنا دولہ کے ہاتھ مین کٹار دینا اور گلے مین مالا پہنانا جلوہ
لونے ٹوٹکے کا حال کسی کتاب مین نہین باب العقیقہ مین چہٹے چھلا لوٹن جاٹن منڈن
سالگرہ کو گود دینے ستواسا کہیر کہلانے وغیرہ کا ذکر نہین باب النذر مین کونڈا کندوری
دسترخوان ابو بصری کی کہچڑی بی بی کی صحنک بڈہے باپکا روٹ امام ضامن کا پیسہ سب ستر
بدہی منسلی طوق نعل چاند تر تارت بی بی کے کہچنے بی بی گرجہ کا ساگ دُٹی کی بی بی اکٹ سٹ
بی اگرکی روٹی بی بی چٹاپٹ کے سیپاریان پیرلاؤ کے روٹ پیر جہولے کی وچہری سید احمد کبیر
کی گائے شیخ سدو کا بکرا شاہ دولہ کا بیندا رجب سالار کا مرغ وغیرہ کا حال نہین
لکھا اگر بڑے مرد ہو تو ان اماموں کو وہابی سمجھکر انپر غصہ کرو عوارف المعارف فوائد الفواد
طحطاوی - در المختار - ہدایہ - عنایہ - نہایہ - کفایہ - مشکوٰۃ بخاری مسلم وغیرہ کتابونکو پہاڑ ڈالو
بیچاری تم تو انکے تابعدار ہین - انپر تمہارا غصہ بیجا ہے اگر ان لوگونکے مسئلونپر راضی نہین تو اپنے
آپکو اہل سنت وجماعت امت محمدی مت کہلاؤ شکنبہ پیر کے تابعدار یا گلے پڑے جو شیخ زعفران
مشہور ہے انکی امت کہلاؤ اے یارو تم کو کیا شامت لگی کہ اگر موی طریقہ کو کوئی چہوڑ دی
تو اسکا ایک بال بھی بیڑا نہین کر سکتے اور اگر کسی نے تمہارے ابوی طریقہ مین ذرا بھی
کم و بیش یا تغیر و تبدل یا تغافل و تساہل کیا تو اُسکے جان کے دشمن ہوتے ہو مخلوق
پرستون نے ایک نیا دین مذہب ایسا نکالا ہے کہ جس سے بُری رسمین مٹنی نیا دین اور توحید و سنت
مین خلل آجاوے بلکہ طریقہ سنت کو نیا طریقہ سمجھ کر چھوڑ دین شک مین پڑ جاوین
اسیواسطے فریبی لوگ حدیث تہتر فرقون کے عوام کو سنا کر کہتے ہین کہ یہ وہابی بہتر فرقون
مین ہین اور ہمارا طریقہ سنت و جماعت ونسے دوزخی ہم جنتی اسکا **جواب** یہ ہے
کہ حضرت نے بنتے فرقے کا نشان آپ ہی فرما دیا ہے تاکہ شبہ نہ رہے

اپنے میرے اور میرے صحابہ کے چال پر چلے گا وہ جنتی ہوگا اور اس فرقے کے اکابر ون
کا پتا بھی بتلا دیا کہ جو دین کی راہ درست کرینگے اور میرے طریقے کے فساد کو جو میرے بعد
ہوگا اصلاح کرین گے اب یہان انصاف کیجئے کہ دینداروں کا ارادہ اور کوشش یہی ہے
کہ توحید الٰہی اور سنت رسالت پناہی جاری رہے۔ اور مخلوق پرستوں کو رات دن یہی خیال ہے
کہ کبھی جلسہ ہو باپ دادا کی رسمون مین خلل نہ پڑے انکو نسب ور وزاسی دلیل کی تلاش رہتی ہے کہ کہین سے کوئی سند یا کوئی حیلہ کسی بدعت کے کرنیکو ہاتھ لگجاے
یا پکا دستاویز کے طور پر لیجاوے نظم

قول احسن خبر و آیہ ناسخ ہست
نیز و آیات و حدیث محکم ست

ہم روایات قوی و محکم است
ردہ کلہ پیش حق رسوا شوند
انکسانند صاحب عقل و کمال
عمل بر آیات متشابہ کنند
انکسان بے عقل مجنون جاہلند
بہر زر احکام حق پنہان کنند

قول علماء آنچہ نیکو است است
انکسان را حق ہدایت کردہ است
رہنمائی بندہ گان ذوالجلال
بر حدیث نسخ متشابہ روند
کہ ہوائی نفس را تابع شوند
بہر آن ضعف روایتہا دہند

انکسان عمل بر آن کنند
راہ جنت در جہان ہموار است
وانکہ بر آیات منسوخ عاملند
عمل بر ضعف روایتہا کنند
مال مردم از رہ باطل خورند
بہر جاہ و زر خوشامدہا کنند

جب ناجی فرقہ اہل سنت وجماعت کا حضرت کے فرمانے سے وہی ٹھہرا جو حضرت وصحابہ
کے طریق کو مستقیم جانتے ہین اب اہل انصاف سے دادخواہی ہے کہ اسوقت حضرت اور
اور انکے یارون کے طریق پہ کون چلتا ہے اور اس طریق پہ لوگونکو کون بلاتے ہین اور سنت
کے رواج مین اور بدعت کے مٹانے مین کون کوشش کرتے ہین اور بدعتیونکے طعنے و ایذا
کون سہتے ہین اور بری رسمون کے مٹانے مین ذلتین کون اٹھاتے ہین امر معروف اور
نہی منکر کے سبب گالیان اور مار کون کھاتے ہین رسول اللہ وصحابہ کے تابعداری مین کون
مشہور ہو رہتے ہین اور جان سے گذر جاتے ہین سو دریافت کرو اب نام کے مسلمان فرقہ ناجیہ
سے بالکل خارج ہین اگر شک ہو تو صحابہ کی شادی و میت رسم و رواج کو اپنی شادی اور غمی
اور رسم سے مقابلہ کرکے دیکھیں موافق ہو تو سچے اور اگر مطابق نہو اور مخالف ہو تو بیشک دعویدار
جھوٹے ہیں فائدہ اس کجادائی کا نہ سمجھا مین کبھی۔ اسقدر کہنے سے کیون بیزار ہین
ارے خدا اپنے کرم سے تو کسی موسی کو بھیج۔ سیکڑون مانند فرعون اب تو دعویدار ہین

جہنڈے پرست تشدے پرست نجوم وفال کے معتقد اہلبیت وصحابہ کے دشمن شرع کے مخالف
قدریہ جبریہ دہریہ جلولیہ بہی اپنے کو ناجی جانتے ہین جسطرح رسمی مسلمان باوجود مخالف شرع کے
اپنے کو سنی وفرقہ ناجیہ جانتے ہین انہم مخالط ہیم غلط انکا سنت وجماعت بنا
بی بی تمیزہ کا وضیہ ہے کہ ہزار ہا اسے جنا بتون سے ٹوٹتا نہین اسیطرح انکا سنت و
جماعت بنا شرک وکفر وبدعت کی رسمون سے جاتا نہین انا للہ وانا الیہ راجعون ہر چند
کہ اس سے پہلے بہی علماء دیندار وفضلاء عالیمقدار نے مفتریون کے جوابات دندان شکن ورد
شبہات عوام مرد وزن کے لکہے ہین مگر ضدی لوگونکی لتسلی خاطر نہوئی اور شبہہ رفع
نہوا اور تسلی خاطر تو ہونا غیر ممکن ہے اگر شک ہوتا تو البتہ دفع ہوتا اور دین کی تحقیقات
ضروری ہوتی تو اپنی کتابین ان مسایل سے مطابق کر کے صاف ہوجاتے یہ لوگ تو جان بوجہکر
تجاہل عارفانہ سے نفسانیت کر رہے ہین انکا شبہ دور ہونا امر محال ہے لیکن بہیدتا
اپنے اور اپنے دینی بہائیو نپر سے تہمتین نامعقول تراشیدہ بو الفضول رفع کرنے کے
لئے اور مسلمانون کو بدگمانی کے گناہ سے چہوڑانے کیواسطے اب بہی بعضی اتہامات کی رد
انہین کتابو نسے تالیف کر کے لکہتا ہے تاکہ اہل حق حق باطل مین تمیز فرماوین

فصل اول مین اُن تہمتونکا بیان ہے - کہ بالکل اتہام اور محض افترا ہے بعض جو شخص
مین لانے خواص اور بہکانے عوام کے اب علماء فحول وفضلاء فحول العقول کو تامل وغور سے
سنکر شیخ سعدی رہ کے قول پر اعتماد کرنا چاہیئے ع باطلست آنکہ مدعی گوید پہلا افترا کلمات
اہانت آمیز حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے شان مین کہتے ہین **دوسرا افترا**
انبیاء علیہم السلام واولیاء عظام وشہداء کرام کے ارواح کے توسل شان سے منع کرتے ہین
تیسرا افترا چار مذہب کے امامونکو خصوصاً ابوحنیفہ رہ کو برا مانتے ہین **چوتہا افترا** خطبے مین
خلفاے راشدین کا نام نہین لیتے **پانچوان افترا** حضرت محبوب سبحانی رہ اور دیگر اولیاؤنکو
گالیان دیتے ہین **چہٹا افترا** اجماع امت کی تابعداری سے منع کرتے ہین **ساتوان افترا**
لوگون کو پیری مریدی سے منکر اور بداعتقاد کر کے اپنا مرید کرتے ہین **آٹہوان افترا** درود شریف پڑہنا
منع کرتے ہین حاشا وکلا ہم حقائق پسندی بیان افعال واقوال ناشایستہ کبہی عادہ نہو واللہ سبحانہ وتعالی

تہمت لگانیوالونکو زرد رو و سیاہ رو کرے معلوم نہین کہ اُنہون نے یہ چال روافض و خوارج کی کس سے سیکھی ہی اصالۃً ہے یا وراثۃً کیونکہ یہ بہتان ویسے ہین جیسے صحابہ و اہلبیت پر رافضیون اور خارجیون نے کئے تہے اور اگر حقیقت مین جو کوئی ان اتہامات کے موافق کرے یا کہو اللہ کے پاس مردود اور مسلمانون کے پاس مطرود ہے رباعی سخن چین را تو انم چارہ اش کرد - کہ من از خود نگویم او چہ پیند - ولیکن مفتری را چارہ نیست - کہ او از خود سخنہا آفریند

مسلمان بہائیو یہہ وقت بہت سخت آیا ہے ایماندار دینپر تکلیف و مصیبت اور بیدینونکو آرام و فراغت نفس کے خواہشونکا دروازہ کہلا ہے شیطان مردود نے قابو پایا ہے مسلمانون مین محبت نہین رہی اللہ کا ڈر دل سے اُٹہہ گیا شرع کے احکام کا خوف نہ رہا اتفاق و انصاف کا نام و نشان مٹ گیا دین مین ہر کوئی مختار بنا شرع کی حد نہ رہی اسلام و کفر مل گیا رسوم آبائی اسلام ٹہرا اسوقت مسلمان رہنا اور سیدہی راہ پر پورے پورے چلنا بہت مشکل ہے اب اچہے مسلمانون کو لازم یہہ ہے کہ اپنے دین و دنیا کے کام حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور انکی آل و اصحاب و تابعین و مجتہدین کے فرمانے اور کرنے کے مطابق سچے دیندار اور واقف کار لوگو نسے جو کفار اور بدینون سے شیر و شکر کی مانند نہین ملجاتے دین کی مقدمہ مین کسیکے خاطر اور خوشامد نہین کرتے اُنسے پوچہکر عمل مین لاوین اور کسی بدنیاد بے نیم ملا خطرۂ ایمان کی بات پر ہرگز اعتماد نہ کرین کیونکہ وے خود گمراہ ہین وہ اورونکو کیا ہدایت کرینگے انکو تو دنیا کمانے اور نام بڑہانے سے کب فرصت ہے کہ اللہ و رسول کا حکم بجا لاوین یا لوگونکو اچہی راہ بتاوین ہزارون مسلمانونکو ایسے ہی گمراہون نے بہکار کہا ہے کیونکہ اُن کے گمراہ رہنے مین انکی عزت بنی رہتی ہے اور وے راہ پر آوین تو انکی قلعی کہلجاتی ہے ایسون کے اعمال اور عقیدونسے ہزارہا مسلمان خرابی مین پڑے ہین کیونکہ دین کا مدار علماء پر ہے - یہہ لوگ سردار اور راہ دکہانیوالے ہین اور عوام تابعدار اور ان کی بتائی ہوئی راہ پر چلنے والے سو اگر عالم دیندار اور شرعی حکمونپر خود قائم رہکر لوگون کو نصیحت کرین تو لوگ بہی انکو قائم دیکہکر شرع کی راہ اختیار کرینگے اللہ و رسولؐ سے ڈرینگے مگر اب اس زمانہ مین بعضے نام کے عالم عوام ان پڑہون سے زیادہ ڈہیٹہ ہوکر بلا تحاشا ظاہر حرام ڈنار و او بدعت کے کام اپنے

کہرون مین کرتے ہین دوسرون کوکس مونہہ سے منع کرین گے اور منع بھی کرین تو
کون مانیگا الٹی فضیحت ہوگی - اسواسطے چپ چاپ بیٹہے ہین بلکہ اپنے برے کامون کو
اور جاہلون کی آبائی رسمون کو اُلٹی تقریرون اور جہوٹے تاویلون سے رواج ومباح
بتاکر نصیحت کرنیوالون سے مقابلہ کو تیار ہوتے ہین مکر وفریب وحسد وبغض وحیلہ سازی و
تہمت بندی مین پکے ہین علم کو دنیا کمانے کی ٹٹی بناکر شرعی صورت ولباس بناکر لوگونکو
فریب کے جال مین پہنساکر راہ راست سے پہیرنے کے فکر مین دن رات لگے رہتے ہین حضرت
نے اگلے ان شریرون کی شرارت سے آگاہ فرمایا ہے کہ قریب ہے کہ آویگا لوگون پر ایک
زمانہ کہ باقی نہ رہیگا - دین مسلمانی مگر نام اُسکا اور باقی نہ رہیگا قرآن سے مگر نشان اُسکا مسجدین
اُنکی آباد ہین اور وے حقیقت مین اجاڑ ہین ہدایت کے راہ سے علماء اُنکے بدترین خلایق زیر آسمان
ہین اُنکے نزدیک سے ظاہر ہوگا فتنہ اور اُنہین کیطرف وہ فتنہ پلٹیگا اور روایت ہے زیاد سے کہ فرمایا
مجکو عمر نے آیا جانتا ہے تو کیا چیز گرا دیتی ہے اسلام کی بنیاد کو کہا مینے نہین فرمایا گراتی ہے اُسکو
پہسلنا عالم کا اور جہگڑنا منافق کا ساتہہ کتاب اللہ کے اور حکم کرنا گمراہ سردارونکا یعنے عالم جبکہ اپنی راہ
چہوڑ کر فسق اور فجور اور بدعت کے کام کرنے لگین تو اسلام کے جڑ کیونکر نہ کہدیگی اسیطرح جب
جہوٹے مسلمان کلام اللہ کی آیتون مین جہگڑنے لگے اپنی خاطر خواہ بزور معنے نکالنے لگے
اور بیجا تاویلون سے لوگون کو بھی شک مین ڈالنے لگے اور ظالم حکام مین من مانتے زور سے
لوگون پر حکم چلانے لگے تو دین اسلام ویران ہوگیا سو وہی حال ہے اس زمانہ مین ہے کہ کوئی
خدا کا بندہ اللہ ورسول کی راہ پر لوگون کے لانے کو زور مارے تو یہہ خناس اپنی بہلائے
عوام کی گمراہی مین سمجہکر انکو اسی ہی چال سے ہامان وقارون کی مانند ہدایت مین آنے نہین
دیتے اور کفر وبدعت سے بچنے کے روادار نہین ہوتے اور اِنَّ کَثِیْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ
لَیَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَیَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کے مصداق بنتے ہین سو
اگر تہوڑا ابھی ایمان اور اللہ ورسول کا ڈر لوگون کے دلون مین ہو تو اُن باتون کو جو ایماندار
لوگ بتاتے ہین اللہ ورسول اللہ کو درمیان دیکر مولویون سے پوچہین اگر ٹہیک ہے
تو اپنے اعمال سے توبہ کرکے سچے مسلمان ہوجاوین باپ دادا کی بری راہ چہوڑدین

ہادی حقیقی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور انکی آل واصحاب مجتہدون کی پیروی اختیار کرین اور جو لوگون کے کہنے سے اس نعمت کے حاصل کرنے سے اٹک رہی ہین انکو بھی سمجھاوین کہ اللہ ورسول اُنسے راضی ہوجاوین اور دین کے حال جہان مین بھلے برے کام اور بد رسمین جو دین کی رونق بگاڑ رہی ہین لوگون سے چھوٹ جاوین اور جنکو اللہ تعالے نے حکومت کا مرتبہ عنایت کیا انکو لازم ہے کہ دینداروں کے مقدمہ جب بددینون اور خودپسندون کر ظلم سے انکی کچہریون مین رجوع کرین اور ظالم لوگ غریب مسلمانون کو کفر و بدعت کی بد رسم دفع و منع کرنیکے سبب دکھہ دینے پر مستعد ہووین تو شرع کے حکم بموجب کسی دیندار بے طمع حقانی منصف مولوی سے فتوے لیکر خوب تحقیق کرکے حکم دین تاکہ لوگ اپنے دین پر قائم ہون اور اُسمین اللہ ورسول کے سامنے انکی سرخروئی اور ملک مین امن چین رہیگا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر کسی قوم مین برے کام ہورہے ہون اور مقدور ہوتے اُس برے کام کو جو باز نہین رکہتا تو انکی موت کے پہلے سب پر اللہ تعالے عذاب بہیجتا ہے ان روایتون سے معلوم ہوا کہ اچھے مسلمانون کا یہی کام ہے کہ حتے المقدور لوگون کو نیک نیک باتون کے سکہانے اور بری باتون سے بچانے مین کوشش کرتے ہین اور جو برے لوگ اپنی بری سے باز نہ آوین تو اُنسے میل نہ رکہین کہ کہین اُنکے سبب سے خود عذاب الٰہی مین گرفتار نہ ہووین دیندار و شرعی احکام سکہانے مین کسی مخالفت سے نہ ڈرو اخلاص و محبت و نرمی سے خالصًا مخلصًا للہ یہ طریقہ جاری رکہو اللہ تعالے تمہاری جان و مال و عزت کا نگہبان رہیگا اور اگر دنیا مین دین کی دولت اور خدا اور رسول کی پیروی و تابعداری پر کمر باندہنے اور لوگون کو سکہانے سے کچہ ذلت بہی ہوگی تو وہ عین عزت ہے دنیادار بیان کی عیش کو جنت جانتے ہین اور لوگون کے بہکانے کو قابلیت اور ہدایت سمجہتے ہین اور درپے اذیت و بدنامی دینداروں کے ہوکر مخالفت انکی ذلت پر باندہتے ہین دیندار تو سنت رسول کی تاکید کرتے ہین اور ہندوؤنکی رسمون سے کہتے ہین پس مخالف اگر حسد و عداوت سے اس طریقے کو جس سے لاکہون آدمی سنورے اور سیدہے راہ پر آئے اور جاہلون نے باپ دادا کی رسم چھوڑدی برا کہین اور لوگون کو بہکاوین تو اللہ اور رسول کو کیا منہ دکہاوین گے انشاء اللہ تعالے وہی مالک الملک احکم الحاکمین

شاہنشاہ عالی جاہ بے پرواہ عزیز ذوانتقام قہار ذوالبطش الشدید اس جہان میں بہی
ظلم و بے انصافی کی سزا انکو دیگا اور حسد و عداوت کا بدلہ وہان بخوبی لے گا سچ تو یہ ہے
کہ انبیا اور اولیا و اعظون کو ایسی تکلیفین ہمیشہ ہوتی آئی ہین اُسکا مطلق اندیشہ نہین
غرض کہ اپنا کام کرتے رہیے اور اللہ مالک الملک کے سوا کسی سے نہ ڈریے نقل ہے کہ ایک
بادشاہ بیدین تہا اُسکا ارادہ ہوا کہ بنی اسرائیل کی قوم کو جو اسلام کا دعوی کرتے تہے اور اُسکو کافر
کہتے تہے تباہ کرے اور انکو بیدین اور اپنے خیرخواہ بناوے وزیرون نے یہ صلاح ٹہرائی کہ اس
قوم کے علما و امرا کو طمع کے دام مین لا کر اُنسے کام لیا چاہیے انہین کو اپنے نائب بنا کر دوسرون
کو اپنے دین و آئین کی ترغیب دلوائیے پہر جو لوگ لائق و قابل و اشراف عزت دار تہے انکو بڑے
مشاہرے دیکر نوکر رکہا جب یہ نوکر ہوئے تو انکی خوشامد کرنی ضرور پڑی خوشامد سے بڑی بڑی عہدے
ملے غرض بیدینداروں نے جب انکا یہ حال دیکہا کہ دنیا کے طمع سے یہ لوگ خدا فراموش ہوئے
تب اُسوقت کے پیغمبر کو یہ خبر ہوئی بجای پیغمبر نے اُن علماؤن و امراؤن کو بلا کر دنیا کی ناپائداری اور
آخرت کی ذلت ظاہر کی لیکن اُن سنگدلون کے دلون مین جو دنیا کی محبت چہا گئی تہی کچہہ اثر
نہوا بلکہ بعضے اُس بادشاہ کی تعریف کرنے لگے غرض وہ نمکحلال اُسکے خیرخواہ نیکر اچہے منافق
بلکہ خاصے مرتد بنے چند روز کے بعد اُس بادشاہ نے اُن عالمون اور سردارون حکم فرمایا کہ تم ہمارا
نمک کہاتے ہو اور ہماری بدولت عیش کرتے ہو پس جیسے تم ہمارے خیرخواہ و مددگار ہو ایسی
ہی کسی تدبیر سے سب کو بناؤ یہ تو ہزار بار روپیہ کہا کر دولتمند بنے تہے اور آمادہ و مستعد ہوئے تھے
یہ سوچے کہ کیونکر اپنے خاوند نعمت کی حکم عدولی کرین اور اس نقد عیش کو آخرت کی ادہار نعمتون
پر کسطرح چہوڑ بیٹہین دل سے مستعد ہوئے نقلی دلیلین عقلی دلیلون سے جہٹلانے لگے بلکہ بے دینون کی دلیلین
ثابت اور شرعی دلائل ناقص کرنے لگے نیک راہ سے بہکا کر آخر بدراہ کیے تہوڑی ہی عرصہ مین
انکی ترغیب و تحریص و فریب سے ہزارون دیندار بیدین بنگئے اور بادشاہ کے طریقے پر چلنے لگے اللہ کے
دوستون کی بستی اجڑ گئی نافرمانون کی جمیعت بڑہ گئی لالچی اور بہکانے والون کی جگہہ جہنم مین
مقرر ہوئی دوسری فصل اُن بہتانون کے بیان مین جو تفصیل طلب مین مجملاً اہل حق پر
اُن باتون کی نسبت کرنا محض افترا ہے پہلی تہمت انکے ادنے و اعلے کہتے ہین کہ ہم اور خضرت

صلے اللہ علیہ وسلم اور سب پیغمبر برابر ہین اس تہمت کی تفصیل یہ ہے کہ آجتک کسی جاہل گنوار
کی زبان سے بھی یہ کفر کا کلمہ نہ نکلا ہوگا سُبحَانَکَ ھٰذَا بُہتَانٌ عَظِیمٌ کسی طرح سے ہم
مین اور حضرات انبیا علیہم الصلوۃ والسلام مین برابری ہو نہین سکتی کیونکہ حضرات انبیا علیہم
السلام اشرف المخلوقات ہین خصوصًا سرور کائنات مفخر موجودات صلے اللہ علیہ وسلم
ہم سنت وجماعت والون کا اعتقاد تو یہ ہے کہ کوئی غوث وقطب و امام و ولی بھی حضرت کے
ادنی صحابی کی ہمسری نہین کرسکتا چہ جائے ہم گنہگار روسیاہ بدکار اُس جناب کی برابری کا
دعوے کرین نعوذ باللہ منہا اسمین ہمسری کا دعوے باطل اور بالکل غلط اور لغو ہے جو کوئی
کسی وجہ سے دعوے ہمسری کا آنحضرت علیہ السلام کے ساتھہ کرے اور اُن عالیجنابون کو اپنے جیسا
سمجھے وہ کافر ہے اور کافرون کا یہی عقیدہ ناپسندیدہ ہے اور یہی عقیدہ اُنکے کفر کا موجب ہے
چنانچہ ارباب حق پر پوشیدہ نہین ہے ہان اگر کوئی قُل اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثلُکُم وَاِنَّمَا اَنَا رَجُلٌ مِّثلُکُم کے معنے
حکایتہً بیان کرے تو کیا قباحت ایسے محل پر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بشر کہنے سے ہمسری برابری
کا دعوے کہنے والے پر ثابت نہین ہوتا **دوسری تہمت** یہ کہتے ہین کہ انبیا علیہم السلام
مردے ہین اس عالم سے بالکل بے خبر ہین تفصیل اس تہمت کی یہ ہے کہ ایسی بے ادبی کے الفاظ
کسی ادنے مسلمان ہرگز خوان سے بھی صادر نہ ہونگے کس واسطے کہ حضرات انبیا علیہم السلام کو
بے شبہ قبرون مین یا جنت مین حیات حقیقی ہے خصوصًا ہمارے حضرت کو ملائکہ کی خبر پہونچانے
سے خبر ہوتی ہے چنانچہ مفتاح الابواب وغیرہ کتابون مین ہے کہ آنحضرت ع اپنی مرقد مبارک مین
حقیقی حیات سے مشرف ہین اور بعضے شافعیون کے نزدیک جنت مین فرشتے خدمت بابرکت
مین آنحضرت صلعم کے بندون کے اعمال مجملًا عرض کرتے ہین ہان اگر کوئی ایسا اعتقاد رکھے کہ آنحضرت
غیب کی سب چیزین جانتے ہین اور خدا کی مانند سب جگہ حاضر و ناظر ہین اُسکے جواب مین کوئی کہے کہ
اللہ تعالے کے سوا کوئی عالم الغیب اور ہر جگہ حاضر و ناظر نہین نہ نبی نہ ولی تو کیا قباحت ہوئی
تاتارخانیہ و بحر الرائق کا مسئلہ ہے گواہ مقبول الشہادۃ سے رَجُلٌ تَزَوَّجَ اِمرَأَۃً وَلَم یَحضُرِ
الشُّہُودُ فَقَالَ خدا اور رسول را گواہ کردم بَطَلَ النِّکَاحُ وَکَفَرَ النَّاکِحُ اسواسطے کہ اُسنے حضرت رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ناظر حالات وسامع دعوات اپنا جانا **تیسری تہمت**

کہتے ہین کہ یہ لوگ ذات انبیا سے صدور فیض اور مدد کے قائل نہین جواب اسکا یہ ہے کہ ہم لوگ
ذات بابرکات جناب سرور کائنات فخر الاولین والآخرین شفیع العصاۃ والمذنبین رحمۃ للعالمین
امام الانبیاء والمرسلین کو ایسا معدن فیض اور چشمہ امداد جانتے ہین کہ مثل انکی جملہ عالم مین کسی کو نہین
جانتے ہمارے اعتقاد مین ذات بابرکات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی از ابتدار تخلی بجلیہ وجود
لغایۃ روز حضور بدرگاہ رب المعبود کے چشمہ فیض اور معدن برکات زمان حیات مین طرح طرح
کی مددین اور فیض شرف اندوزان حضرت نبوی کو ذات متبرک سے حاصل ہوئی ہین اور بعد
وصال اطہر کے عالم برزخ مین بھی ذات مبارک موجب نزول انواع رحمت وبرکات اور حشر
کے دن بھی ذات مبارک سے فیض عام اور امداد کافہ انام بلاشبہ پائی جاویگی یعنے اُسوقت
کہ تمام انبیا اولو العزم نفسی نفسی پکارینگے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم بے کسون کو
لیے شفاعت بالاذن سے کرب والم سے نکالکر باذن اللہ پار اُتارینگے تو دیکھو کہ ہم جناب
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کیسا معاون اور شافع اور مددگار بجناب ایزدی سمجھتے ہین پھر نسبت
کرنا انکار امداد انبیا کا ہماری طرف محض اتہام ہے ہان البتہ ہم لوگ اسطرح کی امداد سے
بلا شبہ لوگون کو منع کرتے ہین کہ اپنی حاجتین جیسے مال اولاد اور صحت ورزق وغیرہ علی ہذا
القیاس بالاستقلال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے حاضر وناظر اور سننے والے دعاؤن کو جانکر
طلب کرنا چاہیے اسلیے کہ یہ خاصہ جناب باریتعالے کا ہے کہ سبکی سب اوقات مین سنے اور سب کو
سب کچھ دیوے اب یہی استمداد اس نہج کی کہ اللہ تعالے سے حاجات دنیاوی طلب کرین اور آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ پکڑین سو تحقیق اس بات مین بھی یہی ہے کہ صلحاے امت جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو جو کہ اپنے زمانہ مین موجود ہون وسیلہ پکڑا جاوے کیونکہ صحابہ اور باقی سلف صالحین
جناب رسول اللہ کو بعد وصال آنحضرتؐ کے وسیلہ دعا مین نہین پکڑتے تھے چنانچہ بخاری مین
ہے عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ كَانَ
اِذَا قُحِطُوْا اسْتَسْقٰی بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ
اِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَسْقِيْنَا وَاِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا صلعم
پس دیکھو کہ باوجودیکہ صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو افضل البشر جانتے تھے

لیکن بعد وصال آنحضرت وسیلہ آنحضرت کا اپنی دعاؤں میں پکڑتے تھے اور وسیلہ صلحا موجودین کا جو کہ بہ نسبت آنحضرت کے کچھ رتبہ نہیں رکھتے تھے پکڑا کرتے تھے سو ایسا ہی اب بھی متبع سنت نبوی پیروی سنت خلفاء راشدین مہدیین کو لازم ہے کہ سب حاجات اپنے باری تعالے سے طلب کریں اور اپنی دعاؤں میں اگر وسیلہ پکڑنا منظور خاطر ہو تو صلحاء امت محمدیہ کو جو کہ موجود بحیات ظاہری ہوں وسیلہ پکڑیں اور اسمیں جناب رسول اللہ کی کمال عظمت اور علو مرتبت پائی جاتی ہے کیونکہ جب انکے ادنے پیروان سنت کو یہ منصب توسل حاصل ہوا تو شان اس متبوع عالی مرتبت کی تو کیا ہی کچھ ہوگی

مثنوی

هرچه خواهند از خدا خواهند و بس
نیست هادی حقیقی جز خدا
زانکه تاثیر دوا از حکم اوست
نبود هرگز تصرف ذره را
گفت حضرت مصطفی مر خلق را
فاسق و فاجر نماند هیچکس
گر نیند جن و فرشته و اولیا
نیست مخلوق و نبی و اولیا
کر رسانند خلق را حاجات شان
چون کنند توبه بود در مومنان
آن زیارت گو ز سنت آمدست
طلب آمرزش نمایند از خدا
میکنند زینت بهود و فاسقان
قبرها را زین عمل بت مے کنند
این بیان اظهار حق ست و یقین
زان نخواهند مدعی اظهار آن

خواستن مقصود و نصرت از خدا
که بجز حق نیست معطی هیچکس
دافع درد و بلا با جز خدا
نیز تاثیر دعا را از حکم اوست
هرچه سبب کفر و شرک و رده است
گر هدایت میبودی در دست ما
گفت خالق تو بگو یا مصطفی
مالکان نفع و ضرر شما
هرکه داند اولیا و صالحان
دفع میسازند بلا و ضرر شان
نیست جائز از بزرگان صالحان
از برای پند و عبرت آمدست
چون زیارت را بگورستان روند
بر قبور اولیا و صالحان
گفت حضرت چون یهود این سبها
گرچه ذم فاسقان ست اندرین
هرکه مے گوید کسے را جز خدا

لازم و فرض ست بر مرد و نسا
دافع الشر جز خدا دیگر نه است
نیست دارو طبیب و اولیا
چونکه در اموال خواجه بنده را
کردن آن شے حرام و بدعت است
در جهان گمراه نماند هیچکس
با گروه مشرک و اهل هوا
لائق سجده و پرستش جز خدا
مے نهند قدرت تصرف همبران
آن شود مرتد و کافر بیگمان
طلب مے سازند مقصدها ز شان
هم برای اهل آن خوانند دعا
پس بر آنها فسق بدعتها کنند
هم ورا بوسند و هم سجده کنند
بت مگردان ای خدا قبر مرا
چونکه حق سخن ست و تلخ ست در جهان
هیچ درویش و نبی و اولیا

نے بند قدرت توانائی بران
نے دواے میکند تے اولیا
ہر کہ درویش و ولی را با خدا
جاہلان رامے شود ایمان بران

کہ رساند خلق را حاجات شان
بدعیان زین گفتنش بد مے برند
مے کنند انباز در کار خدا
این سخن دانند زان کافر شوند

دفع بیماری آفت جز خدا
ہم کنند انکار زان ہم روگشتند
راست دانند گفتنش راجاہلان
زین عقیدہ کفر در دوزخ روند

چوتھی تہمت شفاعت کے منکر ہین یہ صریح بہتان اور افترا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن باذن اللہ ہماری شفاعت کرینگے جو شخص اس شفاعت سے منکر ہو اُسکو ہم کافر اور مرتد جانتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے شافع ہین اور سید الشافعین ہین اور حضرت کی شفاعت سے کروڑون گنہگار جہنم سے نکل کر جنت مین جا وین گے اسکا انکار کسی مسلمان سنت و جماعت والے کو نہین ہان انکار کافرون مشرکون کی شفاعت کا تو ضرور ہے کیونکہ حضرت شفیع المذنبین ہین نہ شفیع الکافرین والمشرکین احیاء العلوم مین ہے کہ شفاعت پر اعتماد کر کے گناہ کے کام کرنا ویسا ہے جیسا بیمار ماہر طبیب و مشفق حکیم پر بھروسا کر کے پرہیز چھوڑ دے یہ سراسر نادانی اور حماقت ہے اور معروف کرخی رح فرماتے ہین طلب بہشت کی بغیر عمل کے گناہ ہے اور امید شفاعت کی بے سبب و علاقے کے ایک نوع کا فریب ہے اور امید مہربانی کی رکھنا اُس سے جسکی فرمانبرداری نکرنا حمق و جہالت ہے یہ سب یکطرف ایک دن حضرت عمر رض نے اُم ہانی سے کہا کہ نیک عمل کرنا کہ کل تیرے کام آوین کیونکہ حضرت محمدؐ تیرے کام نہ آدینگے اللہ کے سامنے اے صاحبو اس کہنے سے تو صاف شفاعت کا انکار پایا جاتا ہے مگر چونکہ انہون نے دہشت دلانے اور سیدھے راہ پر چلانے کو لیے اسطرح فرمایا ہے اسواسطے آجتک حضرت عمر رض کے کسی دشمن نے بھی انکو منکر شفاعت نہین کہا بھلا جب حضرت عمر رض اور امام محمد غزالی رح اور معروف کرخی رح اس کہنے سے وہابی اور منکر شفاعت نہوئے تو ہم بھی لوگون سے گناہ چھوڑانے کی نیت پر سید المرسلین کے دین و اُمت کی خیر خواہی سے ان لوگون کو جو کہ شفاعت کی امید پر ہزارہا گناہ کرتے ہین اور باز نہین آتے کہتے ہین کہ حضرت شفیع المذنبین ہین لاریب فیہ مگر کفر و شرک و ارتداد کے کام کرنے والون کے اور حلال و سبک گناہ کو جاننے والون کے شفیع نہین ہین اتنے کہنے سے ہم بھی وہابی نہین ہوتے اگر اس طوفان بے تمیزی مین تم چلا چلا کر ہزار ہزار وہابی پکارو اہل ایمان جان چکے کہ نفسانیت کے

تب مین ہذیان بکتے ہو ایمانداران کے معتقدون مین ہرگز ضد سے ایسی بات نہ کریگا جس سے جاہلون کا عقیدہ بگڑے ضد اور حسد ہی سے تو ابلیس جو اتنا بڑا مولوی تہا لعنتی ہو گیا افسوس یہی ہے کہ مولوی ہو کر بدعتیون کی طرف داری سے گنگوہی کا دشمن بنے ای نافہم معنے شفاعت کے تو ہم پکار کر کہتے ہین کہ ہمارے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن پانچ جگہ شفاعت کرینگے ہمپر کسی طرح شفاعت کے انکار کا افترا تمہاری فریبی تقریرون سے ثابت نہین ہوتا ہمارے اعتقاد پاک ہین اور حضرت ہمارے شفیع الشفعا ہین تمنے بڑی بڑی کتابین پڑہ ڈالین مگر حیف ہے کہ بعادت طبعی و بلادت ذہنی سے شیخ سعدی کی گلستان و مولانا جامی کے عقائد نامہ کا مضمون بہی اب تک نہ سمجہا الحاصل قرب قیامت قریب ہے اہل بدعت کا ہر طرف سے زور ہے اور مفسدون کا شور ہے اتباع سنت رسول کے نام سے اہل سنت کو دشمن بنجاتے ہین اور طرح طرح طعن و تشنیع جو سراسر جہوٹھ و بہتان ہے کر کر بدنام کرتے ہین حاصل انکا عوام لوگون کو سنی علما سے بد اعتقاد کروانا پہر کہلے ظاہر خلقت بے کہلی تہر کر و بدعت کی طرف دعوت کرنا اول کچہہ جہوٹھ کچہہ سچ ملا کر مکر و فریبی تقریرون سے عوام کو حقانی علما سے نفرت دلانا پہر بیچارے ان پڑہون ان جاہلون کو شرک و بدعت کے گرداب مین ڈبونا اور اپنے جیسا انکو بہی گمراہ کرنا ہے نہین تو کونسا مردود ہو گا جو رسول اللہ کی شفاعت کا اور اولیاؤن کی کرامت کا اور میت کی ثواب رسانی کا مانع و منکر ہو گا اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا مِنْ شُرُوْرِ الْحَاسِدِيْنَ وَظُنُوْنِ الْفَاسِدِيْنَ

نظم

دور شو ز ایشان کہ بس بیگانہ اند
اہل دین آنند حق ظاہر کنند
عزت و زر از ستم حاصل کنند
در دل خود خوف فوت زر نہند
گرچہ در ظاہر نمایند مومنان
گر بدی بے علمی شرف عالمان
نیست آنرا شرف گرچہ نو بود

علم دین را علم دنیا رہزن است
اہل دنیا آنکہ حق پوشی کنند
طرف حق ذرہ ندارند اندر آن
خوف فوتِ دین و ایمان کے نہند
نیستند آن عالمان بلکہ خرند
کے بدی شیطان و بلعم راندگان

اہل دنیا چون سگ دیوانہ اند
اہل دین را اہل دنیا دشمن است
طرف ناحق گشتہ حق باطل کنند
مانع آنرا بدانند از بدان
اینچنین را گفت ملا کافران
زان خران انسان ہزاران بہترند
علم در جامہ پلیدت کو بود

پانچوین تہمت مولود شریف سے منع کرنے

ہین تفصیل اسکی یہ ہے کہ ہم لوگ مطلق پڑہنے اور سننے مولود شریف کو یعنے وقائع میلاد نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے جو تخصیص ماہ اور تاریخ معین اور التزام عقد مجلس خاص مستقل مقصود بالذات اور
قیام بوقت ذکر وضع نبوی وغیر ذلک لوازم ہیئت کذائی پر مشتمل نہو منع نہین کرتے بلکہ
ایسے ذکر مبارک کو موجب نزول انواع برکات اور مثمر حصول رحمت خالق البریات سمجہتے
ہین اور جو کوئی ایسے ذکر حق سے منع کرے اُسے برا جانتے ہین ہان البتہ ایسی مجلس مولود سے
منع کرتے ہین جو بماہ معین ربیع الاول بروز معین بہر کے یا کسی اور دن مجلس خاص منعقد کر
پڑہا جاوے اور وقت ذکر وضع نبوی کے قیام کیا جاوے پہر اگر اس محدث بہیئت کذائی کو
امور شرعیہ موجبات ثواب کی سمجہا جاوے اور باعث زیادت محبت کا ساتھ رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم کے جانا جاوے اور تارک کو اُسکے تارک سنت سمجہا جاوے یا اس نہج کی مجلس سے
منع کرتے ہین کہ جسمین باوجود میلاد کے طرح طرح منکرات مثلاً راگ رنگ اور قصہ کہانی جیسے
بدر منیر جو ہے نامہ گلشن نامہ گیدڑ نامہ طوطا کہانی اور واہیہ اور رذل غزلین شعر اور تار سی پڑہی جاوین
پس اگر ان دو قسمون کی مجلس مولود سے منع کرنے کا نام انکار مولود ہے اور انکے منع کرنیوالے وہابی
ہین تو اگلے اور پچہلے بہت سے علمای ربانی اور ائمہ مجتہدین وہابی ہونگے کیونکہ ایسے اقسام کے
مجلس مولود کو بہت اماموں اور عالمون نے جنمین کوئی حنفی ہے اور کوئی مالکی اور کوئی شافعی
اور کوئی حنبلی ہین مذموم اور مردود کہا ہے اگر سبکے ذکر اسامی وار اس سلسلے قامع الشرک و البدعت
موسومہ بنبیہ الابرار
مین لکہین تو اُسکے سوا ایسے بڑی ایک اور کتاب تیار ہوتی ہے مگر چونکہ جواب دینا اس تہمت
کا ضرور تہا اسواسطے چند اقوال چند راسخین علما اور ائمہ صلحا کے بطور مشت نمونہ خروارے ہمین
نقل کیے جاتے ہین تو اولاً معلوم کرنا چاہیے کہ آغاز اس بدعت کا سنہ ۶۰۴ ہجری مین بیچ
شہر موصل کے ساتھ ایجاد سے شیخ عمر بن محمد کے ہوا پہر چند لوگ بڑے عالمون طالبان
دنیا سے اور چند امیران بدعت دوست نے اسکا اقتدا کیا اور بدعت کو بڑا رواج دیا اور قعدہ
انکا ملک ابو سعید کوکبری بادشاہ شہر اربل تہا اب سنو کہ امام اجل شیخ الشیوخ حضرت
تقی الدین سبکی ابو عبد اللہ بن الحاج مالکی اور امام اجل فقیہ اصولی علاو الدین اسمعیل شافعی رہ اور
امام حافظ ماہر ابو بکر بن عبد الغنی شہیر با بن نقط البغدادی حنفی اور امام شیخ الحنابلہ شرف الدین معروف

اور ابن قاضی جبل جسکے حق مین قاضی جزری نے کہا ہے کہ منتہی ہوا ساتھہ انکے علم ساتھہ اختلاف مذاہب کے اور شیخ عبد الرحمن مغربی حنفی اور علامہ احمد بن محمد مصری مالکی اور علامہ معز الدین حسین خوارزمی اور شیخ اجل ابو الحسن علی بن الفضل مقدسی مالکی اور علامہ ابو القاسم عبد الرحمان بن عبد المجید مالکی مغربی اور شیخ کامل محمد بن ابی بکر المجرومی مالکی اور امام نصیر الدین دودی شافعی اور امام علامہ کعب العلوم العقلیہ والنقلیہ شمس الدین ابن القیم اور علامہ احمد بن الحسن اور قاضی شہاب الدین دولت آبادی اور شیخ اجل امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی اور مولانا و مستندنا شیخ الشیوخ شاہ عبد العزیز دہلوی اور صاحب شرعۃ الالٰہیہ اور صاحب تحفۃ الساکین اور صاحب نور الیقین لمن طلب الدین اور علامہ امام الائمہ قاطع اعناق المشرکین و المبتدعین امام تاج الدین فاکہانی مالکی اور سوا انکے اور کئی علما نے ایسے اقسام کی مجلس مولود کی بہت تشنیع اور تقبیح کی ہے اور خوب بسط او بیان شقوق سے ابطال اسکا کیا ہے چنانچہ کچھہ کلمات انکے بطور اختصار اس مقام مین نقل کیے جاتے ہین کہا امام ابو عبد اللہ بن الحاج نے بیچ کتاب مدخل اپنی کے فصل فی مولد وَفِی جُمْلَةِ مَا اَحْدَثُوْهُ مِنَ الْبِدَعِ مَعَ اعْتِقَادِهِمْ اَنَّ ذٰلِكَ مِنْ اَكْبَرِ الْعِبَادَاتِ وَاِظْهَارِ الشَّعَائِرِ مَا يَفْعَلُوْنَ فِیْ شَهْرِ الرَّبِيْعِ الْاَوَّلِ مِنَ الْمَوْلِدِ وَقَدِ احْتَوَى ذٰلِكَ عَلٰی بِدَعٍ وَّمُحَرَّمَاتٍ عَلٰی اَنْ قَالَ وَهٰذِهِ الْمَفَاسِدُ مُتَرَتِّبَةٌ عَلٰی فِعْلِ الْمَوْلِدِ اِذَا عُمِلَ بِالسَّمَاعِ فَاِنْ خَلَا مِنْهُ وَعُمِلَ طَعَامُهٗ فَقَطْ وَنَوٰى بِهِ الْمَوْلِدَ وَدَعَا اِلَيْهِ الْاِخْوَانَ وَسَلِمَ مِنْ كُلِّ مَا تَقَدَّمَ ذِكْرُهٗ فَهُوَ بِدْعَةٌ بِنَفْسِ نِيَّتِهٖ فَقَطْ لِاَنَّ ذٰلِكَ زِيَادَةٌ فِی الدِّيْنِ وَلَيْسَ مِنْ عَمَلِ السَّلَفِ الْمَاضِيْنَ وَاتِّبَاعُ السَّلَفِ اَوْلٰی وَلَمْ يُنْقَلْ عَنْ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اَنَّهٗ نَوَى الْمَوْلِدَ وَنَحْنُ نَتَّبِعُ السَّلَفَ فَيَسَعُنَا مَا وَسِعَهُمْ اِنْتَهٰی ترجمہ فصل ہے مولد مین از انجملہ کہ لوگون نے نئی بدعت نکالی ہے ساتھہ اعتقاد عبادت ہونے اسکے کے اور ظاہر کرنے رسوم اسلام کے ایک یہ ہے کہ ماہ ربیع الاول مین مجلس مولود شریف کی کرتے ہین اور وہ کتنی بدعتون اور حرامون کو شامل ہوتی ہے یہانتک کہ کہا مصنف مدخل نے کہ یہ سب مفاسد مرتب ہوتے ہین مولد کے کرنے پر جب کیا جاوے ساتھہ سماع کے پھر اگر خالی ہون ان مفاسد سے اور کری کہانا اور نیت کری مولد کی ساتھہ اس کہانے کے اور بلاوی کہلانے کے واسطے برادری کو اور بچے ان سب فسادون سے کہ پیشتر گذرے ہین پس وہ بدعت ہے صرف نیت سے اس عمل کے کیونکہ یہ زیادتی ہے دین مین اور معمول سلف سے نہین

اور پیروی سلف کی بہتر ہے اور کسی سے منقول نہین اہل سلف سے کہ اُسنے مولود کیا اور ہم پیروی
سلف کی کرتے ہین پس ہمارے واسطے وہی روا ہے جو انکو روا تہا اور کہا احمد بن محمد بن نصر
مالکی نے بیچ قول معتمد کے ومعتمد اقد اتفق علماء المذاهب الاربعة على ذم العمل به ممن
ذمه العلامة معز الدين حسن الخوارزمي قال في تاريخه ان صاحب اربل الملك المظفر
ابا سعيد الكوكري كان ملكا مسرفا يامر علماء زمانه ان يعملوا باستنباطهم واجتهادهم
وان لا يتبعوا المذاهب غيرهم حتى مالت اليه جماعة من العلماء وطائفة من الفضلاء
ويحتفل لمولد النبي صلى الله عليه وسلم في الربيع الاول وهو اول من احدث من
الملوك هذا العمل وقال ابو الحسن علي بن الفضل المقدسي المالكي في كتابه جامع
المسائل ان عمل المولد لم ينقل من السلف الصالح وانما احدث بعد القرون الثلثة
في الزمان الطالح ونحن لا نتبع الخلف فيما اهمل السلف لانه يكفي بهم الاتباع
فاي حاجة لنا الى الابتداع ترجمہ اور باوجود اسکے اتفاق کیا ہے علماء مذاہب اربعہ نے مذموم ہونے
پر اس عمل کے ایک انمین سے علامہ معز الدین حسن خوارزمی ہے کہا اُسنے کہ اربل کا بادشاہ ابو سعید کوکری
مسرف تہا اپنے زمانہ کے علماؤن کو کہتا کہ اپنے قیاس اور اجتہاد پر عمل کرین اور کسی کے مذہب کی
تابعداری نہ کرین تا کہ میل کیا اسکی طرف ایک گروہ نے عالمون اور فاضلون سے اور محفل کرتا مولود
نبوی کی ماہ ربیع الاول مین وہی تہا جسنے یہ بدعت اول نئی نکالی بادشاہون سے اور کہا ابو الحسن علی
مالکی نے جامع المسائل مین کہ عمل مولد کا سلف صالح سے منقول نہین بلکہ قرون ثلاثہ کے بعد برے زمانہ
مین نیا نکالا گیا ہے اور ہم پیروی خلف کی نہین کرتے جس چیز مین کہ سلف نے نہین کہا کیونکہ
ہمکو متابعت سلف کی کفایت کرتی ہے کیا حاجت ہے بدعت نکالنے کی وقال الامام
ابو عبد الله بن الحاج المالكي في كتابه المدخل بعد تعداد المفاسد في هذا العمل وان سلم
من كل ما تقدم ذكره فهو بدعة بنفس نيته فقط لان ذلك زيادة في الدين وليس
من عمل السلف الماضين واتباع السلف اولى ولم ينقل عن احد منهم انه نوى المولد و
نحن نتبع السلف فيسعنا ما وسعهم اور کہا امام ابو عبید الله بن الحاج المالکی نے بیچ کتاب اپنی
مسمے مدخل کے پیچھے شمار کرنے ان خرابیون کے کہ جو اس مولد مین لوگ کرتے ہین کہ اگر خالی

ہو مجلس مولود کی ان سب خرابیون سے جنکا ذکر گذر چکا تو پہر بھی یہ عمل بدعت ہے اگر صرف نیت ہو اس عمل کے کیونکہ یہ زیادتی ہے دین مین اور نہین ہے عمل سے سلف گذشتہ کے اور اتباع سلف کا بہتر ہے حالانکہ نہین منقول ہوا کسی سے اسمین کہ اُسنے نیت کی ہو مولد کی اور ہم تابع ہین ہے لوگون کے پس گنجایش رکہتی ہو ہمکو وہ چیز کہ گنجایش رکہتی ہتی انکو قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ الْمَالِكِيُّ الْمُقْرِيُّ فِي تَكْمِلَةِ التَّفْسِيْرِ مَا يُهْتَمُّ بِعَمَلِ الْمَوْلِدِ فَيَلِيْقُ اَنْ يُنْكَرَ عَلٰى مَا اُهْتُمَّ بِهٖ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اَبُوْ بَكْرٍ الْمَخْزُوْمِيُّ الْمَالِكِيُّ صَاحِبُ الْمِنْهَلِ شَرْحِ الْوَافِيْ فِيْ كِتَابِهِ الْمُبْدَعِ وَالْحَوَادِثِ وَمِنَ الْمُنْكَرَاتِ الْقَبِيْحَةِ وَالْمَكْرُوْهَاتِ الْفَضِيْحَةِ فِيْ هٰذِهِ الْاَعْصَارِ مَا يُعْمَلُ بِمَوْلِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ الْاَمْصَارِ وَمَا هَلَكَتْ اُمَّةٌ مِّنْ اُمَمِ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا بِالْاِبْتِدَاعِ فِي الدِّيْنِ وَقَالَ اِمَامُ الْعَلَّامَةُ تَاجُ الدِّيْنِ الْفَاكِهَانِيُّ الْمَالِكِيُّ فِيْ كِتَابِهٖ لِرَدِّ هٰذَا الْعَمَلِ اِنَّ عَمَلَ الْمَوْلِدِ بِدْعَةٌ مَذْمُوْمَةٌ قَالَ الْفَقِيْهُ الْاُصُوْلِيُّ عَلَاءُ الدِّيْنِ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ الشَّافِعِيُّ فِيْ شَرْحِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ يُحْتَفَلُ لِمَوْلِدِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدْعَةٌ يُذَمُّ فَاعِلُهَا وَقَالَ الْحَافِظُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الْغَنِيِّ الشَّهِيْرُ بِابْنِ نُقْطَةَ الْبَغْدَادِيُّ الْحَنَفِيُّ فِيْ فَتَاوَاهُ اَنَّ عَمَلَ الْمَوْلِدِ لَمْ يُنْقَلْ عَنِ السَّلَفِ وَلَا خَيْرَ فِيْمَا لَمْ يَعْمَلِ السَّلَفُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَصْلُحُ اٰخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اِلَّا بِمَا يَصْلُحُ اَوَّلُهَا وَقَالَ شَيْخُ الْحَنَابِلَةِ شَرَفُ الدِّيْنِ اَحْمَدُ الْمَعْرُوْفُ بِابْنِ قَاضِي الْجَبَلِ الَّذِيْ قَالَ فِيْ مَدْحِهِ الْجَزَرِيُّ اِنْتَهٰى بِهِ الْعِلْمُ بِاخْتِلَافِ الْمَذَاهِبِ فِي الْتَّاوِيْلَاتِ اِنَّ مَا يَعْمَلُ بَعْضُ الْاُمَرَاءِ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ اِحْتِفَالًا لِمَوْلِدِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ اشْتِمَالِهٖ عَلَى التَّكَلُّفَاتِ الشَّنِيْعَةِ بِنَفْسِهٖ بِدْعَةٌ اَحْدَثَهَا مَنْ يَتَّبِعُ هَوَاهُ وَلَا يَعْلَمُ مَا اَمَرَهُ صَاحِبُ الشَّرِيْعَةِ وَنَهَاهُ اِنْتَهٰى اور کہا ابو القاسم عبد الرحمان بن عبد الحمید مالکی مقری نے تکملہ تفسیر مین کہ جو اہتمام کیا جاتا ہے مولد شریف کے عمل مین پس لائق ہے کہ انکار کیا جاوے اہتمام کرنے والے پر اور کہا محمد بن ابی بکر مخزومی مالکی صاحب منہل شرح وافی کے نے اپنی کتاب مین کہ بیان بدعات مین تصنیف کی ہے کہ ایک منکرات قبیحہ سے اور مکروہات رشت سے اس زمانے مین وہ کام ہے کہ کرتے ہین واسطے مولد نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کے بعضے شہرون مین اور نہین ہلاک ہوئی کوئی اُمت امت سے پیغمبرون کے مگر دین مین بدعت نکالنے کی شامت سے اور کہا امام علامہ تاج الدین فاکہانی مالکی نے اپنی کتاب مین کہ مولد معمولی کے رد مین تالیف

کی ہے کہ عمل مولد کا بدعت مذمومہ ہے اور کہا فقیہ اصول علاؤ الدین شافعی نے شرح البعث و
النشور میں کہ جو محفل بناتے ہیں واسطے مولد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سو بدعت ہے مذمت کیا جاوے
کرنے والا اسکا اور کہا حافظ ابو بکر بغدادی حنفی نے اپنے فتاوے میں کہ عمل مولد کا سلف سے
منقول نہیں اور جو کام سلف میں نہیں ہوا اسمیں کچھ خیر نہیں کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہیں اصلاح کرینگے پچھلے لوگ اس امت کی جیسا اصلاح کیا اگلوں نے اور کہا شیخ حنبلیوں کے شرف الدین
احمد معروف ابن قاضی جبل نے جسکی تعریف میں امام جزری نے کہا تھا کہ نہایت کو پہونچا اساتذہ اس
شخص کے علم اختلاف مذاہب کا تاویلات میں جو کہ معمول ہے بعضے امیروں کا ہر سال میں محفل کرنا
واسطے مولد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سو بنفسہ بدعت ہے باوجود شامل ہونے کے تکلیفات
شنیعہ پر بنا کالا اسکو ایسے لوگوں نے کہ ہوای نفس کے تابعدار ہیں اور نہیں جانتے کہ صاحب شریعت نے کس چیز کا حکم کیا اور
کس چیز سے منع کیا وفی الشرعۃ الالہیۃ واذا علمت معنی البدعۃ فاعلم ان من البدع
المذمومۃ الشائعۃ فی الامصار والبلاد مجلس مولود النبی صلی اللہ علیہ وسلم لانہ
لم یثبت من الادلۃ الشرعیۃ اما عدم ثبوتہ من الکتاب والسنۃ فظاہر واما من القیاس
فلان المعتبر ہو قیاس المجتہدین بالشرائط المعروفۃ فی الاصول ولم یذہب مجتہد
الی تجویزہ واما من الاجماع فلان المعتبر ہو اجماع المجتہدین ولما لم یثبت ذہاب
واحد من المجتہدین الی اباحتہ فکیف یتصور اجماعہم علی اباحتہ واستحسانہ
علی ان الاجماع لا بد لہ من سند وخلاف الواحد مانع لہ بخلاف الاکثر والسند منتف
ہہنا وکثیر من العلماء قد بالغوا فی تقبیحہ قال ابن الحاج من المالکیۃ ومن جملۃ ما احدثوہ
من البدع مع اعتقادہم ان ذلک من اکبر العبادات واظہار الشعائر ما یفعلونہ فی
شہر الربیع الاول من المولد وقد احتوی ذلک علی بدع ومحرمات وقال عبد الرحمن المغربی
من الحنفیۃ فی فتاواہ ان عمل المولد بدعۃ ولم یقل بہ ولم یفعلہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم والخلفاء والائمۃ وسئل الامام نصیر الدین الدوری عن الاحتفال لذکر
مولد النبی الکریم فاجاب لا یفعل لانہ لم ینقل عن السلف الصالح وانما احدث
بعد قرون الثلثۃ فی الزمان الطالح ونحن لا نتبع الخلف فیما اہمل السلف لانہ

يَكْفِي بِهِمُ الْاِتِّبَاعُ وَاَيُّ حَاجَةٍ لَنَا اِلَى الْاِبْتِدَاعِ وَبِهٰذَا قَالَ ابْنُ الْفَضْلِ وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ
فِي مَلْفُوْظِهِ اِنَّ هٰذَا الْعَمَلَ لَمْ يُنْقَلْ عَنِ السَّلَفِ وَلَا خَيْرَ فِيْمَا لَمْ يُنْقَلْ عَنِ السَّلَفِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصْلِحُ اٰخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ مَا لَمْ يُصْلِحْ اَوَّلُهَا نَقَلَهُ عَنِ ابْنِ النُّقْطَةِ اَحْدَثَ هٰذَا
الْعَمَلَ مَنِ اتَّبَعَ هَوَاهُ وَلَا يَعْلَمُ مَا اَمَرَهُ صَاحِبُ الشَّرِيْعَةِ وَمَا نَهٰى عَنْهُ قَالَ ابْنُ قَاضِي الْجَبَلِ
اِنَّا قَدْ رُوِّيْنَا فِي التَّارِيْخِ اَنَّ صَاحِبَ اِرْبِلَ الْمَلِكَ الْمُظَفَّرَ اَبَا سَعِيْدٍ الْكُوْكَرِيَّ كَانَ مَلِكًا مُسْرِفًا يَاْمُرُ
عُلَمَاءَ زَمَانِهِ اَنْ يَّعْمَلُوْا بِاسْتِنْبَاطِهِمْ وَاجْتِهَادِهِمْ وَلَا يَتَّبِعُوْا الْمَذْهَبَ غَيْرَهُمْ مِنَ الْاَئِمَّةِ الْاَرْبَعَةِ
حَتّٰى مَالَتْ اِلَيْهِ جَمَاعَةٌ مِّنَ الْعُلَمَاءِ وَطَائِفَةٌ مِّنَ الْفُضَلَاءِ وَيَحْتَفِلُ لِمَوْلِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي الرَّبِيْعِ الْاَوَّلِ مِنْ كُلِّ سَنَةٍ وَهُوَ اَوَّلُ مَنْ اَحْدَثَ وَرَوَّجَ هٰذَا الْعَمَلَ اِنْتَهٰى وَرِسَالَةُ

الالہیہ مین لکہا ہے کہ جب جان چکا تو سنت بدعت کا پس جان لے کہ بری بدعتون مین سے جو مشہور ہو رہی ہین شہرون
اور ملکون مین ایک مجلس مولد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے کیونکہ وہ ثابت نہین اولہ شرعیہ سے ثابت ہونا
انکا قرآن و حدیث سے تو ظاہر ہے لیکن نہ ثابت ہونا قیاس سے اسواسطے ہو کہ قیاس معتبر مجتہدون کا ہے
ساتہہ شرطون کے کہ کتب اصول فقہ مین مقرر ہین اور کوئی مجتہد اسکے مباح ہونے کی طرف نہین گیا اور
ثابت نہ ہونا اسکا اجماع سے اسواسطے ہو کہ اجماع بہی مجتہدون کا ہی معتبر ہے سو جب کسی ایک مجتہد کا جانا بہی
اسکی مباح ہونے پر ثابت نہو تو اجماع کیسے متصور ہو سکتا ہی علاوہ کہ اجماع کے واسطے سند ضرور ہے اور خلاف ایک مجتہد کا مانع ہے
اجماع کا جیسا خلاف اکثر کا مانع ہے اور سند اس مسئلہ مین نابود ہے اور بہت علمار نے اسکی تقبیح مین مبالغہ
کیا ہے کہا ابن الحاج مالکی نے کہ جملہ محدثات اور بدعات سی کہ نئی نکالی ہے لوگون نے باوجود اعتقاد کرنے
کے کہ یہ بڑی عبادت ہی اور ظاہر کرنا شعارون اور رسوم اسلام کا ہے ایک یہ ہو کہ ماہ ربیع الاول مین مولد شریف
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کرتے ہین حالانکہ وہ شامل ہے بہت بدعات اور حراموپر اور کہا عبدالرحمن مغربی
حنفی نے اپنے فتاوی مین کہ عمل مولد کا بدعت ہے نہ نقل کیا گیا ہے اور نہ کیا ہی اسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ آپکے
خلیفون نے اور نہ دین کے پیشواؤن نے اور سوال کیا گیا امام نصیرالدین اودی محفل کرنیسے واسطے ذکر ولادت
نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے جواب کہا کہ نہ کیا جاوے کیونکہ یہ سلف صالح سے منقول نہین نیا نکالا گیا ہے
بعد قرون ثلاثہ کے بری زمانہ مین اور ہم پچہلون کی پیروی نہین کرتے اسچیز مین کہ سلف نے نہین کیا کیونکہ
ہمکو متابعت سلف کی کفایت کرتی ہے بدعت نکالنے کی کیا حاجت اور یہی کہا ہے ابن فضل نے اور
کہا احمد بن حسن نے اپنی ملفوظ مین کہ یہ عمل مولد کا سلف سے منقول نہین ہمین کچہ خیر نہین کہا رسول خدا صلے اللہ

علیہ وسلم نے نہیں درست کرینگے پچھلے اس امت کو جو کچھ درست کرینگے پہلے اسکے ۔ نقل کیا ابن النقطہ
نے اور نیا نکالا اس کام کو خواہش نفس کے تابعداروں نے جو نہیں جانتے کیا کچھ کیا صاحب شریعت نے
اور کس سے منع کیا اور کہا ابن قاضی چیل نے کہ روایت کیا گیا ہے ہمکو تاریخ مین کہ صاحب شہر اربل کا
بادشاہ مظفر ابو سعید کوکری بادشاہ مسرف تھا یعنے فضول خرچ بیجا خرچ کرنے والا اپنے زمانے کے عالمون
سے کہا کرتا اپنے قیاس اور اجتہاد پر چلو اور کسی دوسرے کی مذہب کی تابعداری مت کرو چارون امامون سے یہانتک
کہ راغب ہوے اسکی طرف ایک گروہ عالمون فاضلون سے اور محفل کیا کرتا ولادت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ربیع الاول
مین ہر سال سے وہی ہے جسنے اول یہ بدعت نکالی اور اسکو رواج دیا تمام ہوئی کلام صاحب شرعۃ الالٰہیہ کی قَالَ
الامام کعب العلوم شمس الدین ابن القیم فی زاد المعاد ولا یخص المکان الذی ابتدی فیہ الوحی
ولا الزمان بشیٔ ومن خص الامکنۃ والازمنۃ من عندہ بعبادات لاجل ہذا وامثالہ
کان من جنس اہل الکتاب الذین جعلوا زمان احوال المسیح مواسم واعیادا کیوم المیلاد انتہی
امام کعب العلوم شمس الدین ابن القیم نے زاد المعاد مین کہ خاص نہ کیا جاوے مکان ابتدای وحی کا
اور نہ زمانہ اسکا ساتھ کسی کام کے عبادت سے اور جو شخص خاص کرے مکانون اور وقتون کو اپنی
طرف سے ساتھ عبادات کو اس غرض سے اور مانند اسکی ہوگا وہ جنس یہود ونصاری سے جنہون نے وقت
احوال مسیح علیہ السلام کو اور اسکے وقت ولادت کو مواسم خوشی کے اور عید ٹھیرایا وقال فی مجموعۃ
الفتاوی القاضی شہاب الدین الدولت آبادی سئل القاضی عن مجلس المولد الشریف
قال لا یعتقد لانہ محدث وکل محدثۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار انتہی ترجمہ اور
کہا ہے قاضی شہاب الدین دولت آبادی نے مجموعۃ الفتاوی مین کہ سوال کیا گیا قاضی مجلس مولود
شریف سے کہا نہ بنائی جاوے کیونکہ وہ بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی دوزخ مین
جاینگی وقال صاحب خیرۃ السالکین موافقا لصاحب نور الیقین لمن طلب الدین چیزیست
کہ نام آن مولودے نامند بدعت ست چہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیچکس را بدین امر نفرمودہ نہ خلفای او ونہ ائمہ دین
خود این فعل کردہ انتہی وقال مسند الوقت شیخ المشائخ الشیخ المجدد فی بعض مکتوباتہ الحمد للہ
الذی ہدانا لہذا وما کنا لنہتدی لولا ان ہدانا اللہ لقد جاءت رسل ربنا بالحق علیہم من الصلوات
اتمہا ومن التحیات اکملہا صحیفہ التفات کہ از روی کرم نامزد این حقیر ساختہ بودند بوصول آن

مبتہج و مسرور گردید جزاہم اللہ سبحانہ خیرا اندراج یافتہ بود کہ الرحیا بچہ مبالغہ در منع سماع متضمن منع مولود
کہ عبارت از قصائد و نعت و اشعار غیر نعت خواندنست نیز بود و اخوی اعزی میر محمد نعمان و بعضے یاران
آنجا کہ در واقعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دیدہ اند از این معرکہ مولود بسیار راضی اند با اینہا ترک شنیدن
مولود بسے مشکل ست مخدوما اگر واقعہ را اعتبار بود و در منامات اعتبار باشد مریدانرا بہ پیران ہیچ احتیاج
نباشد والتزام طریقے از طریق عبث می افتد چہ ہر مریدے موافق وقائع خود عمل خواہد کرد و مطابق منامات زندگانی
خواہد نمود آن وقائع و منامات موافق طریق پیر باشند یا نباشند و مرضی او بوند یا نبوند برین تقدیر سلسلہ پیری
مریدی برہم میخورد و ہر بوالہوسی بوضع خود مستقل گردد و مرید صادق ہزار وقائع را با وجود پیر نیم جو نمیخرد
مطالب سید بدولت حضور پیر منامات را اضغاث احلام پندارد و در ہیچ التفات بآنہا نمی نماید شیطان لعین
دشمن قوی ست منتہیان از وی اند او امین نیستند و از مکر او لرزان و ترسان می مانند از مبتدیان متوسطان چگویند غایۃ
ما فی الباب منتہیان محفوظ اند از سلطان شیطان مصئون بخلاف مبتدیان متوسطان پس وقائع ایشان
شایان اعتماد نباشد و از مکر دشمن محفوظ نبوند ثم قال نظر انصاف بینید کہ اگر فرضا حضرت ایشان درین زمان
در دنیا زندہ بودندے و این مجلس و این اجتماع منعقد میشد آیا باین راضی میشوند و این اجتماع را می پسندیدند
یا نہ یقین فقیر آنست کہ ہرگز این معنے تجویز نے فرمودند بلکہ انکار مے نمودند الخ اور جناب شاہ عبد العزیز
دہلوی قدس سرہ العزیز نے کتاب تحفہ اثنا عشریہ مین بضمن اوہام رافضیون بندرہوین قسم اوہام مین بعد
رد کرنے اس فعل کو رفضا کے جو محرم عشرہ کو ماتم ٹہیرا رکہا ہے فرماتے ہین ازین جا معلوم شد کہ روز نزول الیوم
اکملت لکم دینکم و روز نزول وحی را و شب معراج را در شرع عید قرار نداده اند و عید الفطر و عید النحر را قرار داده اند و روز
تولد وفات ہیچ نبی را عید نگردانیدہ اند الخ قال اور کہا امام الائمہ شمس الملۃ امام تاج الدین فاکہانی
نے اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ تَكَرَّرَ سُؤَالُ جَمَاعَةٍ مِنَ الْمُبَارَكِينَ عَنِ الِاجْتِمَاعِ الَّذِي يَفْعَلُهُ بَعْضُ النَّاسِ فِي شَهْرِ
رَبِيعِ الْأَوَّلِ وَيُسَمُّونَهُ مَوْلِدًا هَلْ لَهُ أَصْلٌ فِي الشَّرْعِ أَوْ بِدْعَةٌ أُحْدِثَتْ فِي الدِّيْنِ وَ
قَصَدُوا الْجَوَابَ عَنْ ذٰلِكَ مُبَيَّنًا وَالْإِيضَاحَ عَنْهُ مُعَيَّنًا فَقُلْتُ وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيقُ لَا أَعْلَمُ لِهٰذَا الْمَوْلِدِ
أَصْلًا فِي كِتَابٍ وَلَا سُنَّةٍ وَلَا يُنْقَلُ عَمَلُهُ عَنْ أَحَدٍ مِنْ عُلَمَاءِ الْأُمَّةِ الَّذِيْنَ هُمُ الْقُدْوَةُ فِي
الدِّيْنِ الْمُتَمَسِّكُونَ بِآثَارِ الْمُتَقَدِّمِينَ بَلْ هُوَ بِدْعَةٌ أَحْدَثَهَا الْبَطَّالُونَ وَ اعْتَنٰى
بِهَا الْأَكَّالُونَ بِدَلِيلِ أَدَرْنَا عَلَيْهَا الْأَحْكَامَ الْخَمْسَةَ فَقُلْنَا إِمَّا أَنْ يَكُونَ وَاجِبًا أَوْ مَنْدُوبًا

اَوْ مُبَاحًا اَوْ مَكْرُوْهًا اَوْ مُحَرَّمًا وَلَيْسَ بِوَاجِبٍ اِجْمَاعًا وَلَا مَنْدُوْبًا لِاَنَّ حَقِيْقَةَ الْمَنْدُوْبِ مَا

طَلَبَ الشَّرْعُ مِنْ غَيْرِ ذَمٍّ عَلٰى تَرْكِهٖ وَهٰذَا لَمْ يَاْذَنْ فِيْهِ الشَّرْعُ وَلَا فَعَلَهُ الصَّحَابَةُ وَالتَّابِعُوْنَ

الْمُتَدَيِّنُوْنَ وَمَا عَلِمْتُ وَهٰذَا جَوَابِيْ عَنْهُ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ اِنْ سُئِلْتُ عَنْهُ وَلَا جَائِزٌ اَنْ يَّكُوْنَ

مُبَاحًا لِاَنَّ الْاِبْتِدَاعَ فِي الدِّيْنِ لَيْسَ مُبَاحٍ بِاِجْمَاعِ الْمُسْلِمِيْنَ فَلَمْ يَبْقَ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ مَكْرُوْهًا

اَوْ حَرَامًا فَحِيْنَئِذٍ يَّكُوْنُ الْكَلَامُ فِيْهِ فِيْ فَصْلَيْنِ وَالتَّفْرِقَةُ بَيْنَ حَالَيْنِ اَحَدُهُمَا اَنْ يَّعْمَلَهُ رَجُلٌ

مِّنْ عَيْنِ مَالِهٖ لِاَهْلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِيَالِهٖ لَا يُجَاوِزُوْنَ فِيْ ذٰلِكَ الْاِجْتِمَاعَ عَلٰى اَكْلِ الطَّعَامِ وَلَا

يَقْتَرِفُوْنَ شَيْئًا مِّنَ الْاٰثَامِ وَهٰذَا الَّذِيْ وَصَفْنَا لَا بِدْعَةٌ وَّمَكْرُوْهَةٌ وَّشَنَاعَةٌ اِذْ لَمْ يَفْعَلْهُ

اَحَدٌ مِّنْ مُّتَقَدِّمِيْ اَهْلِ الطَّاعَةِ الَّذِيْنَ هُمْ فُقَهَاءُ الْاِسْلَامِ وَعُلَمَاءُ الْاَنَامِ سِرَاجُ الْاَزْمِنَةِ

وَزَيْنُ الْاَمْكِنَةِ وَالثَّانِيْ اَنْ يَّدْخُلَهُ الْجِنَايَةُ وَيَقْوٰى بِهِ الْعِنَايَةُ حَتّٰى يُعْطِيَ اَحَدُهُمُ الشَّيْءَ وَنَفْسُهٗ

يَتْبَعُهٗ وَقَلْبُهٗ يُؤْلِمُهٗ اِلٰى اَنْ قَالَ هٰذَا مَعَ اَنَّ الشَّهْرَ الَّذِيْ وُلِدَ فِيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَبِيْعُ الْاَوَّلِ هُوَ

بِعَيْنِهِ الشَّهْرُ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ فَلَيْسَ الْفَرَحُ فِيْهِ اَوْلٰى مِنَ الْحُزْنِ فِيْهِ وَهٰذَا عَلَيْنَا اَنْ نَّقُوْلَ وَ

مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى نَرْجُوْ حُسْنَ الْقَبُوْلِ اِنْتَهٰى ترجمہ اما بعد حمد وصلوۃ کے پس بار بار ہوا سوال ایک

جماعت صاحبان برکت کا جمع ہونے سے جو بعضے لوگ ماہ ربیع الاول میں کرتے ہیں اور نام اسکا مولود

شریف رکھتے ہیں آیا اسکے لیے کچھ اصل ہے شرع میں یا بدعت ہے نئی نکالی گئی دین میں اور چاہا جواب

اس مسئلہ کا روشن اور واضح کہ حاجت دوسرے کی نہ چھوڑے پس جواب کہا مینے ساتھ توفیق الٰہی

کے کہ نہیں جانتا میں اس مولد کی کچھ اصل کتاب و سنت میں اور نہیں نقل کیا گیا کرنا اسکا علما

امت سے جو کہ پیشوای دین اور چنگل مارنیوالے ہیں ساتھ آثار اگلون کے بلکہ یہ بدعت ہے نکالا اسکو بیہودہ

لوگون نے اور خواہش نفس کی ہے ارادہ کیا اسکو بہت کہانیوالون نے ساتھ دلیل کے کہ پھیرا ہمنے

اسپر پانچ حکم کو پس کہا ہمنے کہ یا یہ واجب ہو یا مستحب یا مباح یا مکروہ یا حرام اور یہ واجب نہیں

از روے اجماع کے اور نہ مستحب ہے کیونکہ حقیقت مین مستحب وہی ہے جسکو طلب کیا شارع نے سوا

مذمت اسکی ترک پر اور اسمین نہین اذن شارع سے اور نہ کیا اسکو صحابہ نے اور نہ تابعین نے جو کہ دیندار تھے

اور نہ کسی اور نے جسکو مین جانتا ہون اور یہی ہے جواب میرا اس مسئلہ سے سامنے خدا تعالے کے اگر اس سے

پوچھا گیا اور یہ بھی نہین جائز کہ مباح ہو کیونکہ بدعت نکالنا دین مین مباح نہین ساتھ اجماع

مسلمانون کے پس نہ باقی رہا مگر یہ کہ مکروہ ہو یا حرام ہو اب کلام اسمین ہے بیچ دو فصلون کے اور
فرق ہے درمیان دو حالون کے ایک یہ کہ کوئی شخص اپنے خاص مال سے کری کہانا اپنے اہل و عیال اور
یارون کے واسطے اور نہ بڑہین اس جمع ہونے مین کہانا کہانے سے اور نہ کرین کوئی چیز گناہون سے یہ قسم وہ
جسکو ہم مکروہ اور بدعت اور زبون کہتے ہین کیونکہ نہین کیا اسکو کسی نے اگلون سے جو اہل طاعت تہے اور
فقیہ اسلام اور عالم جہان کے اور چراغ زمانون کے اور زینت مکانون کے دوسرا یہ کہ داخل ہوا اسمین جنایت
اور قوی ہو ساتہہ اسکے اہتمام یہانتک کہ دیتا ہے ایک انمین کچہہ چیز اور جیو اسکا پیچہے جاتا ہے اسچیز کے
اور دل اسکے کو رنج پہونچتا ہے دیدینا اسچیز کا یہانتک کہ کہا اس امام نے آخر کلام مین کہ یہ ماہ ربیع
الاول وہ مہینا ہے جسمین آنحضرت پیدا ہوئے اور یہی مہینہ بعینہ وہ ہے جسمین وفات پائی سو خوشی
کرنی اسمین بہتر نہین غم کرنے سے اسمین یہ ہی جو واجب تہا ہمپر اسکا کہنا اور اللہ تعالے سے امید وار ہین
اچہے قبول کرنے کے واللہ اعلم بالصواب تمام ہوئی کلام انکی بقدر ضرورت کے اور امام فاکہانی
کا شیخ جلال الدین سیوطی نے تعقب بہی کیا ہے اور ایک رسالہ مین انپر رد و قدح بہی کیا ہے لیکن ناصر
فاکہانی نے رسالے سیوطی کا حرفا حرفا رد لکہدیا ہے طالب شائق کو چاہیے کہ رسالے ناصر فاکہانی
کو ملاحظہ کرے تو یقین ہے کہ کسی طرح کا شک کلام مانعین اس مجلس مولود کے مہتمان ورنہ کوئی اعتراض
مجوزین کا باقی رہے اور کلام ان مبین اکابر علما اور ائمہ مذاہب کے جو منقول ہوئی بلا ریب تشنیع اور تقبیح پر
اقسام کی مجلس مولود کے جہان اور دال ہے اور اعتراضات سے محفوظ ہے پس اگر یہ لوگ اگلے اور
پچہلے حنفی اور شافعی حنبلی اور مالکی سب کے سب وہابی ہین تو ہم بہی وہابی ہین لطیفہ سبحان اللہ قربان
اس الٹی سمجہہ کے نیکی برباد گناہ لازم ایسے مولود کی مجلس والے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست
ٹہیرے اور اسکے منکر وہابی ہینے بدعتی گور پرستون کی کچہ عادت ہی ہوگئی ہے کہ اگر ذرا بہی اپنی مرضی
کے خلاف کسی کا قول و فعل پاتے ہین تو فورا وہابی کہدیتے ہین چنانچہ ان دنون بعضے چلہ پوجنے والون
نے چلہ پرستی حرام و کفر کہنے والون بزرگون کو ناحق وہابی مشہور کر دیا اور درباب درستی کے چلہ پرستی کے
ایک رسالہ بیہودہ اور پوچ کہ جسمین کلمات کفر کے موجود اور دلیلین نامعقول و اسناد غیر معقول ہین
چہپوایا اور اپنے جاہل مریدون اور معتقدون کے نزدیک شیخ اکبر نے صندل عرس میلہ و قبور کا ذبح کی
زیارت کو سنت و جماعت کی نشانیان ٹہیرایا اور انکے جواز کی دلیلین حدیثین موضوعہ

ومسائل فقہ وتصوف غیر مسموعہ لاکر لوگون کو تہمت کرتے کرتے اتنا مشق ہوگیا کہ رسول وفقہا وصوفیا باصفا پر بھی ہاتھ صفا کرنے لگے اور حدیث مَنْ کَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ سے نہ ڈرے مصراع چہ دلاورست دزدے کہ بکف چراغ دارد ❋ تعجب ہے کہ اگر چوہڑا چمار زانی شرابی چوربیت پوجنے والا رافضی خارجی بے نماز یہودی فاسق فاجر منافق مشرک مبتدعی ہو تو یہ بدعتی اپنا بھائی اور پیشوا جانتے ہین اور سُنی سنت پر عمل کرنے والے مطیع قرآن وحدیث کو مارنے کوٹنے وہابی کہنے کو ہر جگہ تیار ہین اور ان لوگون کو اپنا پیر و مرشد و وسیلہ وحمایتی سمجھکر انکی مدد گار ہین مصراع پاس ایسے چاہیے شاباش ایسے چاہیے ❋ شاید انکو استادنے سوای وہابی کہنے کے اور کچھ نہین پڑہایا جیساکہ کسی مغل نے ایک طوطے کو درین چہ شک کے سوا اور دوسری بات کچھ نہ سکھائی تھی اور چالیس دن مین جو مولوی بنا تہا اُسکو سوائے فِیْہِ نَظَرٌ کہنے کے دوسری بات بھی نہ آتی تھی ایسا ہی ان مولوین اور بدعتیون کو جنکا ذکر اوپر ہوچکا ہے سوای وہابی کہنے کے کبھی کچھ نہین آتا چھٹی تہمت زیارت قبور سے منع کرتے ہین تفصیل اسکی یہ ہے کہ ہم لوگ زیارت قبور سے منع نہین کرتے ہان دوسری بدعتین جو کہ شرک اور حرام کام ہین جیسے کہ طواف کرنا قبر کو سجدہ کرنا اور اصحاب قبور سے حاجت طلب کرنا اور وہان چراغ جلانا وغیرہ کو ضرور منع کرتے ہین اور یہ بھی کہتے ہین کہ عورتون کو قبور کی زیارت منع ہے چنانچہ مستملی مین لکھا ہے وَیُسْتَحَبُّ زِیَارَۃُ الْقُبُوْرِ وَتُکْرَہُ لِلنِّسَاءِ ترجمہ اور مستحب ہے زیارت قبور مردون کو اور مکروہ ہے عورتون کو اور مجالس واعظیہ مین ہے وَاَمَّا النِّسَاءُ فَلَا یَحِلُّ لَھُنَّ اَنْ یَّخْرُجْنَ اِلَی الْمَقَابِرِ لِمَا رُوِیَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض اَنَّہٗ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ لَعَنَ اللّٰہُ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ اور عورتین سو حلال نہین انکو کہ جاوین مقبرے کی طرف کیونکہ روایت ہے ابی ہریرہ رض سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لعنت کی اللہ تعالے نے زیارت کرنے والیون قبرون کی وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ وَالْمُتَّخِذِیْنَ عَلَیْھَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ کَذَا فِی الْمِشْکٰوۃِ اور ابن عباس رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر کی زیارت کرنیوالیون پر اور انپر جو وہان سجدہ گاہ بناوین اور چراغ جلاوین جیساکہ مشکوۃ مین ہے وَسُئِلَ الْقَاضِیْ عَنْ جَوَازِ خُرُوْجِ النِّسَاءِ اِلَی الْمَقَابِرِ فَقَالَ لَا تَسْئَلْ عَنِ الْجَوَازِ وَالْفَسَادِ فِیْ مِثْلِ ھٰذَا وَاسْئَلْ عَنْ مِقْدَارِ مَا یَلْحَقُھَا مِنَ اللَّعْنِ

للعاملة كلما نوت الخروج كانت في لعنة الله وملائكته واذا خرجت تلحقها الشياطين من
كل جانب واذا اتت القبر تلعنها روح الميت واذا رجعت كانت في لعنة الله كذلك حتى
تعود وفي الحديث ايما امرأة خرجت الى المقبرة تلعنها ملئكة السموات السبع و
ملئكة الارضين السبع فتمشي في لعنة الله وايما امرأة دعت للميت في بيتها يعطيها
الله تعالى ثواب حجة وعمرة ترجمہ اور پوچھے گئے قاضی عورتون کے جانے سے قبر وغیرہ پر
جائز ہے یا نہین پس کہا نہ پوچھ جائز ہونے کو ایسے برے کام کے یہ پوچھہ کہ کسقدر لعنت
پہونچتی ہے اسکے عمل کرنے والے پر کہ جبکہ وہ نیت کرتی ہے جانے کی لعنت برستی ہے اوسپر اللہ تعالی
اور فرشتون کی اور جب باہر نکلتی ہے گہیرتے ہین اسکو شیطان ہر طرف سے اور جب پہونچتی ہے قبر کے
پاس تو لعنت کرتی ہے اوسپر روح مردے کی اور جب پہرتی ہے وہان سے اللہ کی لعنت مین رہتی ہے گہر آنے تک اور حدیث
مین ہے کہ جو عورت نکلے مقبرے کی طرف لعنت کرتے ہین اسپر ساتون آسمان کے فرشتے اور فرشتے ساتون
زمین کے پس چلی جاتی ہے اللہ کی لعنت مین اور جو عورت کہ دعا کرتی ہے میت کو اپنے گہر مین دیتا ہے
اللہ تعالے اسکو حج وعمرے کا ثواب وروي عن سلمان وابي هريرة رضي الله تعالى عنهما انه
خرج عليه الصلوة والسلام ذات يوم من المسجد فوقف على باب داره فاتت بنته فاطمة
فقال لها من اين جئت فقالت خرجت الى منزل فلانة التي ماتت فقال ذهبت الى
قبرها فقالت معاذ الله ان افعل شيئا بعد ما سمعت منك فقال لو ذهبت الى قبرها
لم تجدي رائحة الجنة انتهى ترجمہ اور روایت ہی سلمان اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ تحقیق
جناب علیہ الصلوۃ والسلام نکلے ایک روز مسجد سے اور ٹہیرے اپنے گہر کے دروازہ پر سو آئی بیٹی انکی حضرت
فاطمہ رضی اللہ تعالے عنہا سو پوچھا انکو کہ تو کہان آئی سو عرض کی کہ مین گئی تہی فلانی عورت کے گہر جو
مر گئی پہر پوچھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تو گئی اسکی قبر پر کہا اوسنے معاذ اللہ کہ کرون وہ کام جو سن لون
آپسے اسکی ممانعت فرمایا اگر تو جاتی اسکی قبر پر تو ہرگز نہ سونگہتی خوشبو جنت کی اور بخاری کی شرح عینی
مین ہے قال ابن عبد البر ولقد كره اكثر العلماء خروجهن الى الصلوة فكيف الى المقابر وحاصل
الكلام من هذا كله ان زيارة القبور مكروهة للنساء بل حرام في هذا الزمان ولا سيما
نساء مصر انتهى اور نهيتكم عن زيارة القبور فزوروها مين کہ صیغہ مذکر کا ہے سو عورتین داخل نہین

کے صحیح و مختار مذہب ہے اور شیخ عبدالرحیم ظاہری نے ترمذی کی شرح مین لکھا ہے لما ثبت ان الرخصۃ
قبل حدیث اللعن فالاصح عدم الرخصۃ للنساء فی الزیارۃ کما ھو مذھب الجمھور ویؤید ذلک
تذکیر صیغۃ الرخصۃ ایضا انتھی اور شرح برزخ مین بیچ باب زیارت رخصت قبور کے ہے ثم اعلم
ان زیارۃ القبور ماذون فیہ للرجال وعلیہ عامۃ اھل العلم واما النساء فقد روی
عن ابی ھریرۃ رض ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن زوارات القبور عن ابن عباس رض
انہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن زائرات القبور فلا یجوز لھن الرخصۃ فی زیارت القبور
وقال جمھور العلماء عن من اثبت الرخصۃ للنساء فی الزیارۃ فانما یستدل بحدیث نھیتکم
الخ وھو استدلال بلا قیاس لان خطاب الرجال لا یشتمل النساء ولم یرد حدیث فی حق
النساء فلا یعم الرخصۃ فالصحیح انہ لا یباح للنساء زیارۃ القبور انتھی اور ایسا ہی سوا انکے
بڑے بڑے محدثین اور مجتہدین اور فقہا کے نزدیک زیارت کرنی قبرون کی حرام ہے قطع نظر ان سب کے
ان لوگون کی عورتین قبر و پیر زیارت کو کب جاتی ہین زیارت قبور یعنے صاحب قبر کے لیے دعا و استغفار
کرنا اور عبرت پکڑنا اور دنیا چھوڑ دینا اور آخرت کو یاد کرنا ہے بھلا انصاف کرو کہ اکثر عورتون کو آیت
تک تو یاد نہین نماز کبھی پڑہتی نہین وے کیا دعا و استغفار کرینگی انکا تو یہ حال ہے کہ ایک بغل
مین لڑکا دوسرے ہاتھ مین مالیدے کا طبق لیکر ہل ہانکنی خاک دہول پہانکنی گہڑی چوکی دینے کو پیادہ
درگاہ پیر جاتی ہین مجاورون کے سامنے بے پردہ ہو کر چراغی و مالیدہ رکھکر سجدہ طواف کرتی ہین
ناک رگڑتی ہین دعا کے بدلے خود انسے دعا مانگتی ہین کہ یا حضرت پیر خصم کو بیل بنا دو یا صاحب پیر دادا کو
اکلوتی بیٹی کا بیل کروا دیو پیر جی میرے لڑکے کا نصیب کہولو یا میران ولی میرے بیٹے کو نوکری لگا دو یا
شاہ مدار صاحب مجھکو رزق و اولاد دو وا ے شاہ سوار صاحب دشمنون کو میرے زیر کرو اور استغفار کے
بدلے آپ ناک رگڑتی ہین کہ پیر صاحب کا غلاف ماننا بھول گئی مجھپر غضب مت ہو اگلی جمعرات کو دو
غلاف لاؤن گی گئی جمعرات کو حاضر ہوتی تہی لیکن نگوڑی بے نمازی آگئی اسلیے دیر ہوئی یا ولی
مجھپر مہربانی کی نظر رکھو کبیبان اپنی خرچی مین سے مجاور کا خرچ اور پلاؤ کی رکابی چڑہا کر ایک پاؤن اٹہا
ہاتہہ جوڑ گڑگڑاتی ہین کہ دو لونچیان آپ کی لونڈیان کئی دن سے بیکار ہین یا پیر جلد کسی سونٹا والد کو
انکے جال مین پہنساؤ اور روزی کا دروازہ کشادہ کرو تو پہلے خرچی ملتی ہی سو انکی کی نگیک

اور اطلس کا غلاف چڑہاؤ نگی اسے زیارت کو جانیوالے عورتونکے جیر خواہ بہلا یہ حرکتین تمہارے
اعتقاد مین نیک ہین یا بد پہر بتاؤ کہ بجز ان تینون کے کونسی صورت قبور کی زیارت بہ طور
سنت کے کرنی ہے اگر ہزار یا پانچسو مین سے کسی ایک نے بطور سُنت ادا بہی کی تو اَلنَّادِرُ کَالمَعدُومِ
کا کیا اعتبار پشاوری قندہاری ملتانی کشمیری کابلی عجمی عربی علماے ہندو دکہن کے
رسم و رسوم و واہیات سے کیا واقف ان بدعتیون کی رسوم جاہلیت سے اسی ملک والے بخوبی
واقف ہین اسی واسطے یہان کے علما انکے طور پر انکو تنبیہ و تادیب تہدید نرم و گرم نصیحت سے
ملنساری و تندی سے انکو شرما شرما کر اُنسے بدعتین چہوڑانے کی کوشش کرتے ہین یہ ناواقف
ناحق دخل در معقولات کرکر فضل اندار امر معروف و نہی منکر ہوکے ان رسمی مسلمانون کی طرف
ہوکر اُنکے حمایتی بنکر حقانی لوگون سے ناحق جہگڑتے ہین اور ناصحون کی نیتون کو دریافت نہین
کرتے بلکہ جان بوجھہ کر حق کو ناحق کرتے ہین یار و یہ زمانہ بہی ویسا ہی آیا ہے کہ یزید کی خوشامد سے
حضرت امام حسین رضہ کو دیدہ و دانستہ شہید ہی کرڈالا لکن خَسِرَ الدُّنیَا وَ الاٰخِرَۃَ
ہی ہوئی اسی طرح یہ لوگ بہی جان بوجھہ کر جاہلون کے طرفدار بنکر کہتے ہین کہ وہابی زیارت قبور
کو منع کرتے ہین اتنا نہین جانتے کہ زیارت قبور جائز ہے مکروہ حرام بہی ہے شرک و کفر بہی
ہے جائز تو وہ ہے کہ جسطرح حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا کیا اسی طور سے زیارت کرے
تو مسنون ہے تو وہ طور یہ ہے کہ قبر کے پاس پہونچکر کہے اَلسَّلَامُ عَلَیکُم دَارَ قَومٍ مُؤمِنِینَ اور
اہل قبور کی مغفرت کے واسطے دعا کرے اور اُنسے عبرت لیوے اور دنیا سے بے رغبت ہووے
اور آخرت کو اور موت کو یاد کرے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسیواسطے اجازت دی ہی کہ حاصل و غرض
زیارت قبور سے یہی ہے مکروہ زیارت وہ کہ قبر کو بوسہ دینا اور جہکنا اور وہان ہنسنا سونا دنیا کی
باتین کرنا کہانا پینا حرام وہ ہے کہ قبر کو سجدہ تحیہ کرنا طواف کرنا ناچ کروانا باجے بجوانا غلاف
اڑہانا کفر و شرک وہ ہے قبر کو سجدہ عبادت کرنا قبر والے سے حاجت مانگنا انکی نذر و نیاز
ماننا انکو نفع نقصان پہونچانے والے سمجہکر اُنسے بلا واسطہ و توسل استمداد کرنا اس تقریر سے
عرس و فاتحہ کے شوقین اور گہڑی چوکیان دینے والیون کے حمایتی مجاورون کے پیر و البتہ پیچ و تاب
کہا دینگے اور وہابی وہابی کرکر خوب سا شور و غل مچا دینگے مگر جب فقہ و حدیث کی عبارتین

استادون سے مطالعہ کرینگے تو تجالت سے کہسیانی ہوکر سنت جاہلانہ کہکر افترا لے اور بہتان من مانتی
کرنے لگین گے کیونکہ تہمتون کرنے کی انکی یہ خو پڑگئی ہے عام لوگون کو فریب دینے کے لیے مقید کو مطلق
مطلق کو مقید بناکر اسس کی نسبت حقانی لوگو نپر کرتے ہین تا کہ کسیطرح آپ سچے بنجاوین مگر جہوٹے
کو خداوند عالم کبہی سر سبز نہین کرتا انکا دروغ بے فروغ کہل ہی جاتا ہے انکا ایک تیز فقرہ عوام الناس
کو بہکانے کو لیے یہ بہی ہے کہتے ہین کہ چہاپے کے قرآن و کتابین مت لو وہابیون نے غلط کرکے چہپوائے
ہین اصل حقیقت یہ ہے کہ علماے ہند نے جزاہم اللہ خیر الجزا جب غریب مسلمانون کی ہمت علم دین
حاصل کرنے مین کم دیکہی تب دین کی خیر خواہی سے قرآن و حدیث و فقہ کے مسائل ہندی مین
ترجمہ کیا تا کہ تہوڑی مدت مین مسلمان اپنے خدا اور رسول کی کلام و احکام ایمان و اسلام سے
واقف ہو جاوین اور فرض و واجب و سنت و مستحب و حلال و حرام و مباح و مکروہ و شرک و بدعت
و توحید و سنت باسانی جان لیوین اور صاحب ثروت دینداروں نے وہی ترجمہ و کتابین باقیات
صالحات و وسیلہ نجات سمجھکر چہپواکر وقف فی سبیل اللہ کین تا کہ فائدہ عام ہو غریب غربا کہ مفت پاوین
سو الحمد للہ ان علما و امرا کی نیک نیتی کی برکت سے ہزار ہا نامکے مسلمان اس ہندی ہی کی بدولت
کام کے مسلمان ہوئے اور اس سبب ان علم فروشون حق پوشون کا بازار سرد ہوا اب انکو کوئی پوچہتا
نہین ایک مسئلہ کے جواب کے واسطے چہ چہ مہینے انکے آستانہ بوسی کرتے تہے سو موقوف ہوئی تحفے
و ہدیے کا دروازہ بند ہوا ہندی کتابون سے بفضل الہی آپ ہی بے منت تحقیق کر لیتے ہین ہر چند
یہ لوگ منطق بے محل جہاڑتے مگر وے کہان مانتے ہین انہون نے جو برسون مین نہ حاصل کیا
تہا سو ہندی پڑہنے والون نے حاصل کرلیا   اب وہی ہندی رسالے والے دین کے
مسائل مین مطول و مختصر والے بے عمل والون کے جب دم بند کر دیتے ہین تب دل مین کہسیانے
ہو کر شور و غل مچاکر جاہلون کو کہتے ہین کہ یہ لوگ جاہل دو رسالے ہندی پڑہ کر نحویون صرفیون
منطقیون اصولیون عالمون سے بحث کرتے ہین ارے یارو یہ ہندی کتابین وہابیون نے بالکل غلط بناکر
چہپوائی ہین سبحان اللہ صرف نحو منطق اصول وغیرہ کتابین چہاپے کی تو درست ہوئین اور دینی رسالے
اور قرآن و حدیث چہاپے کی نادرست قربان ایسی الٹی سمجھ کے خدا کے فضل و کرم سے یہ لوگ انہین ہندی
رسالون سے باعمل بن گئے مطلب جاننے سے کام ہے عربی ہو یا فارسی منہ دیکہنے سے

کام پالی ہووے یا آرسی سا تو ین تہمت میت کی ثواب رسانی سے منع کرتے ہین تفصیل اسکی
یہ ہے نہ ثواب رسانی سے منع کرتے ہین نہ تصدق کی نیت سے کہانا کہلانا منع کرتے ہین ہان نذر و
منت جو کہ عوام کرتے ہین اور ہرگز ثواب رسانی کا ارادہ نہین رکہتے البتہ اُسکو منع کرتے ہین بلکہ ثواب
پہونچانے کا طریقہ بتلاتے ہین وہ طریقہ یہ ہے کہ خواہ نقد ہو خواہ جنس خواہ کہانا اپنے مقدور سے مسکین
و محتاجون کو دیوے اس نیت سے کہ اے پروردگار اس چیز کا ثواب فلانے کی روح کو پہونچاوے
یا یون کہے کہ اس نیک عمل کا ثواب مردے کو اور بخشنے والے کا ثواب بخشنے والے کو پہونچے اور اس سے
زیادہ اس مقدمہ مین کوئی حرکت نہ کرے کہ شرک و گناہ سے بچ جاوے کذا فی زاد الآخرة اور
نذر ماننا اللہ تعالی کی سوا دوسرے کے اور شیرینی اور کہانا لیجانا قبر کے پاس نذر کی راہ سے یا نیت
کی نزدیکی حاصل کرنے کو درست نہین ہے بلکہ بدعت اور مکروہ تحریمی ہے اور کافرون کی عادت ہے
بتون کے حق مین قَالَ فِي الدُّرِّ الْمُخْتَارِ وَاعْلَمْ أَنَّ النَّذْرَ الَّذِي يَقَعُ لِلْأَمْوَاتِ وَمَا يُؤْخَذُ
مِنَ الدَّرَاهِمِ وَالشَّمْعِ وَالزَّيْتِ وَنَحْوِهَا إِلَى مَزَارِ الْأَوْلِيَاءِ الْكِرَامِ تَقَرُّبًا إِلَيْهِمْ فَهُوَ
بِالْإِجْمَاعِ بَاطِلٌ وَحَرَامٌ مَا لَمْ يُقْصَدْ فِيهَا لِلْفُقَرَاءِ الْأَحْيَاءِ وَقَدِ ابْتُلِيَ النَّاسُ بِذَلِكَ
وَلَاسِيَّمَا فِي هَذِهِ الْأَعْصَارِ وَقَدْ بَسَطَ الْعَلَّامَةُ قَاسِمٌ فِي شَرْحِ دُرَرِ الْبِحَارِ وَلِذَا قَالَ الْإِمَامُ
مُحَمَّدٌ لَوْ كَانَ الْعَوَامُّ عَبِيدِي لَأَعْتَقْتُهُمْ بِلَا وَلَاءٍ وَذَلِكَ بِأَنَّهُمْ لَا يَعْقِلُونَ فَفِيهِ يَعْتَبِرُونَ
انتهى ترجمہ جان تو کہ نذر جو مانی جاتی ہے مردون کے واسطے اور لاتے ہین روپیے اور چراغ
اور تیل اور مانند اسکی بڑے بڑے اولیا کی قبرون کے پاس انکی خوشی چاہتے ہین پس وے علماء کے
نزدیک باطل اور حرام ہین جب تک کہ اُسکے ماننے کا ارادہ نہ ہو فقیر کے واسطے اور اس بلا مین پہنسے
ہین لوگ خصوصًا اس زمانے مین اور خوب کہولکر بیان کیا ہے علامہ قاسم نے درر البحار کی شرح
مین اسی سبب سے کہا امام محمد نے اگر ہون عوام میرے غلام البتہ مین آزاد کرون بدون ولا کے یہ اسواسطے
کہ وے نہین سمجہتے سو اسمین ہوشیار ہون اور عبرت پکڑین اور فتاوی عالمگیری کا بہی یہی مضمون
ہے مگر حقانی لوگ ہرچند انکو سمجہاوین پر یہ نذر لغیر اللہ اور کسبیون کے چکنے چپڑے روٹی پلاؤ
زردے کے کہانیوالے بدعت پسند ہرگز نہین مانتے اور عجب بے انصاف ہین کہتے ہین حضرت کو عبد کا لفظ
کہنا بے ادبی ہے اور انبیاء اور اولیا کو علام الغیوب و کشاف الکروب و متصرف الامور جاننا

سنت وجماعت کا عقیدہ ہے اورعرس مین ناچ وباجا وپرستش قبور وشادی غمی کی رسم
مقرری وعید برات کی رسوم جو قدیم سے چلی آتی ہین سو بے تکرار وبے شبہ جائز ہین آدہی سر کے
بال رکہنے والے ڈاڑہی کترانے اور منڈانے والے موچہہ بڑہانے والے بیاج خوار رشوت خوار زناکار
غیبتی چغلخور اتہتنی سونا رو پا لڑکون کو پہنانے والے محرم مین فقیر بننے والے تعزیہ شدے جہوٹھی قبرین
طاقچے پوجنے والے شاہ عادل شاہ مدار شیخ سدو زین خان لال پری سبز پری وغیرہ
کے معتقد بہوانی وکالی کی بکری کہانے والے بے نماز دیوالی وہولی کی رسم کرنے والے صلح کل کے
مذہب والے مرشدون کی قبرون کو سجدہ کرنے والے مریدون سے سجدہ لینے والے بندونکو معبود
وجمع اللہ کہنے والے قرآن کو چیا پتیان تسبیح کو سینگلیان نمازی کو ٹہرکا مسجد کو گور خانہ پائجامہ کو
گوزدان کہنے والے شرع کے منکر اہل سنت وجماعت ہین اور جو حضرت کو بندہ کہے انبیاء واولیاء کو
حاجت روا مشکل کشا غیب دان نہ جانے اور عرس وقبور کی پوجا و نذر لغیر اللہ وشادی وغمی کے رسوم
منع کرے اور سب سر کے بال رکہے اور تعزیہ وچلہ پرستی کو برا جانے اور شاہ دادل وغیرہ پیرونکی
صنتین مانے بہوانی کا لکا کالی وغیرہ کی بکری کو حرام کہے مشرکون بدعتیون کا شریک نہووے
سجدہ لغیر اللہ کو حرام وشرک جانے بے شرع فقیران کفر کے کلمے بکنے والون کو اور مشائخ سجدہ لینے
والون کو اور حق پوش علما کو جنکو خدا ورسول نے برا کہا انکی مذمت کریوے وہابیہ بلکہ سنت کی جماعت سے
خارج بلکہ کافر سبحان اللہ ما شاء اللہ خوب پہچان وعلامت وہابیون اور سنیون کی ٹہیرائی ہے اگر انہین
علامتون سے ہمکو وہابی ٹہیراتے ہو تو ہم کیا بلکہ علمای ہفت طبقہ متقدمین ومتاخرین تمہارے نزدیک
وہابی ہوئے تو الحمد للہ کہ تمہارے ہی کہنے سے ہم لوگ غالب بڑی جماعت والے ٹہیرے اور تم لوگ اپنی
ہی تقریر سے منکر انبیاء واولیاء ومنکر شفاعت وسنت وشریعت ومنکر مذہب فقہ بخوبی سر کے
بل اوندہے منہ بلکہ چارون شانے چت گر پڑے **آٹہوین تہمت** نماز سنت نہین پڑہتے تفصیل
اسکی یہ ہے کہ یہ بالکل محض بہتان ہے ہم سنی سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جان دیتے ہین اور بدعت وبدعتیون
سے الگ رہتے ہین چنانچہ اسی سبب سے ہم لوگ بدعتیون کے نزدیک مطعون ہین ہم بھی اگر انکے مانند
تارک سنت وبدعت پسند ہوکر انسے ملے جلے رہتے تو اتنی بدنامیان کیون اٹہاتے
سدو وزن سو پرستون کے ملامت کا نشانہ کیون بنتے۔ الحمد للہ بدنام ہوتا دین کے سبب سے

اور ہر کس و ناکس کے طعنے سہنا یہ بھی عین دین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہو کہ سفینوں کی خود
بخود وارد ہوتی ہے فَلِلّٰہِ الْحَمْدُ عَلٰی ذٰلِکَ ہان ایسا تو کہتے ہین کہ اقامت ہوگئی ہو اور جماعت ہو رہی ہو
تو جماعت مین ملجاوے اور وقتیہ فرض پڑھ لیوے بعدہ سنت کی قضا کرے حدیث اور فقہ کی کتابون
مین یہ مسائل موجود ہین مگر مفتری لوگون کو وہابی کہنے کی ایسی سخت بیماری ہوگئی ہے کہ کوئی دوا
اثر ہی نہین کرتی آخر یہ مہلک بیماری انکو ہلاک کر کر چھوڑتی ہے بڑا تعجب ہے کہ ناحق تہمتین بیسروپا
تراش کر انکی نسبت ناکردہ گناہون پر کرتے ہین اور اپنا دین و ایمان برباد دیتے ہین **نوین**
تہمت قبرون پر پہول ڈالنا منع کرنے مین تفصیل اسکی یہ ہے کہ قبرون پر پہول ڈالنا کتب حدیث و
فقہ معتبرہ سے اصلاً ثابت نہین اور جو لوگ کہ سند اس حدیث کی لیتے ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے دو قبر والون کو عذاب ہوتے ہوئے دیکھکر بسبب شفقت نبوی کے ایک جریدہ گیلا لیکر اسکو
چیر کر دونو قبرون پر گاڑدیا سو شیخ عبد الحق اسحدیث کے نیچے لکھتے ہین کہ بعضے لوگ اسحدیث کو پہول و
سبزہ قبر پر ڈالنے کے لیے دستاویز بناتے ہین سو خطابی نے جو عالمون کا امام اور حدیث کی شارحون کا
سردار ہے اسکی دستاویز کو رد کیا ہے اور انہون نے کہا ہے کہ اسحدیث سے پہول و سبزہ
قبرون پر چڑہانا ثابت نہین ہوتا اور یہ بات بے اصل ہے صدر اول مین نہ تھی اور کرمانی نے کہا ہے
کہ اس گیلی لکڑی مین تاثیر نہ تھی کہ رافع عذاب ہو وہ برکت خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہاتھہ مبارک
کی تھی اور عینی شرح صحیح البخاری مین ہو وَکَذٰلِکَ مَا یَفْعَلُہٗ اَکْثَرُ النَّاسِ مِنْ وَّضْعِ مَا فِیْہِ الرُّطُوْبَۃُ
مِنَ الرَّیَاحِیْنِ وَالْبُقُوْلِ وَنَحْوِھَا عَلَی الْقُبُوْرِ لَیْسَ بِشَیْءٍ وَاِنَّمَا السُّنَّۃُ ھِیَ الزِّیَارَۃُ ترجمہ یعنی
ایسا ہی ہے جو اکثر لوگ کرتے ہین تر و تازہ پہول اور سبزہ وغیرہ قبرون پر رکہتے ہین سو کچہ نہین سنت تو
زیارت ہی اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زُوْرُوا الْقُبُوْرَ فَاِنَّھَا تُزَھِّدُ فِی الدُّنْیَا وَتُذَکِّرُ الْاٰخِرَۃَ
یعنی زیارت کرو قبرون کی کیونکہ تحقیق زیارت انکی بے رغبت کرتی ہے دنیا سے اور یاد دلاتی ہے
آخرت کو پس جو کام کہ خلاف تزہد دنیا و تذکر آخرت ہو سو زیارت قبور کے مطلب سے خارج ہوا اب
وہابی وہابی کہنے والے ہزار تقریرین کرین یہ بدعتی کہ جنکے دلین بڑی مضبوطی سے بدعت رچ رہی ہے
ہرگز نہ مانینگے بلکہ عوام الناس کو یہ مغالطہ دینگے کہ یہ رسم سالہا سال سے مسلمانون مین رائج ہے کسی
وہابی کے کہنے سننے سے ہرگز نہ چھوڑنا چاہیے **دسوین تہمت** قرآن خوانی سے منع کرتے ہین

تفصیل اسکی یہ ہے کہ مطلق قرآن خوانی سے منع نہیں کرتے ہیں کے صراحۃً تہمت ہو مگر قبر کے گرد اگرد بیٹھکر بلند
آواز سے قرآن پڑھنے کو نصاب الاحتساب میں مکروہ لکھا ہے اِنَّ خَتْمَ الْقُرْاٰنِ جَہْرًا بِالْجَمَاعَۃِ وَ
یُسَمّٰی بِالْفَارِسِیَّۃِ سِیْپَارَہ خواندن مکروہ ترجمہ یعنی میت کا ختم قرآن کا بلند آواز سے
ساتھ جماعت کے جسکو فارسی میں سیپارہ خوانی کہتے ہیں مکروہ ہے اور اگر قرآن خوانی کسی
منظور ثواب میت ہو تو بغیر مزدوری کے پڑھا جاوے نہیں تو عند البعض ثواب نہیں چنانچہ شاہان کی
عبارت یہ ہے اُجْرَۃُ الْقُرْاٰنِ مِثْلُ اَنْ یَّسْتَاْجِرَ رَجُلًا لِیَقْرَأَ الْقُرْاٰنَ عَلٰی رَأْسِ الْقَبْرِ قِیْلَ ہٰذِہٖ
الْقِرَاءَۃُ لَا یَسْتَحِقُّ بِہَا الثَّوَابَ لَا لِلْمَیِّتِ وَلَا لِلْقَارِیْ ترجمہ یعنی مزدوری قرآن کی جیسا کہ مزدور
کرے کسی شخص کو تو کہ وہ قرآن پڑھتا قبر پر کہا گیا ہے کہ اس پڑھنے کا ثواب نہیں ملتا نہ میت کو نہ
پڑھنے والے کو اور نصاب الاحتساب میں ہے کہ مقرر کرنا قاری کا قبر کے پاس بدعت ہے اور اس طرح کی
قراءۃ میں کچھ ثواب نہیں اور نہیں کیا اس طور پر کسی خلیفہ یا صحابی رضی اللہ عنہ نے اور ہدایہ کے کتاب
الاجارہ میں ہے اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ وَلَا تَاْکُلُوْا بِہٖ وَفِی الشَّاہَانِ اَیْ بِالْقُرْاٰنِ یعنی پڑھو قرآن
اور نہ کہاؤ ساتھ اسکے اور شاہان شرح ہدایہ میں ہے یعنے نہ کہاؤ ساتھ قرآن کے پس معلوم ہوا کہ یہ کام
قاریوں کے حق میں برا ہے اور میت کے حق میں بھی ثواب کا موجب نہیں اور طریقہ محمدیہ کے اخیر میں
پڑھنا قرآن کا قبروں پر بیٹھکر اور اسپر مزدوری لینا صاف حرام لکھا ہے اور رد المحتار حاشیہ در المختار میں
حرمت اسکی خوب تحقیق سے لکھی ہے اور جوہرہ والے کے قیاس کو خوب رد کیا ہے جس نے اجرت
تعلیم قرآن پر قیاس کر کے اسکو بھی روا کیا تہا جسکو منظور ہو ان دونو کتابوں میں بہ تحقیق نظر کرے
اور وہ دونو کتابیں علماے ہندوستان کی بنائی ہوئی نہیں بلکہ طریقہ محمدیہ روم کی ولایت
میں بنا اور رد المحتار شام کے ملک میں جہاں تو وہابی کا نام و نشان بھی نہوگا **گیارہویں**
تہمت قبر کے پاس صدقے کو منع کرتے ہیں تفصیل اسکی یہ ہے کہ قبر کے پاس صدقہ دینا تو
منع نہیں کرتے مگر کہانا قبروں پر عید و شب برات کو حلوا چپاتی شیرینی وغیرہ لیجانے کو البتہ منع
کرتے ہیں اور روٹی دلیہ خواجہ خضر کے نام سے جو بہادوں کے مہینے میں دریا میں ڈالتے ہیں
انکو منع کرتے ہیں قبروں پر کہانا نذر و نیاز کا لیجانا منع ہے چنانچہ اوپر مذکور ہو چکا اس زمانے کے نفسانی
علما کو خدا تعالی نیک توفیق دیوے کہ حق کو باطل کا لباس نہ پہناویں اور بدعت کی تحسین

مین لب نہ ہلاوین اور بدعت پسندون کی خوشامد سے بدعتون کے رواج کے فتوے نہ دیوین
رباعی ای آنکہ بعلم خویشتن مغروری + میدان بہ یقین کہ از حقیقت دوری + از علم غرض
صحبت دین مے باید + چون صحبت دین نباشد رنجوری + **بارہوین تہمت** پہلے پیرون
کے شجرون کو پانی مین ڈلواتے ہین تفصیل اسکی یہ ہے کہ یہ غلط ہے مگر حد سے بڑہ کر تعظیم کرنے کو
اور قرآن کے عوض اسکی تلاوت کو اور اسکے پاس عود جلانے اور اسکو عطر لگانے کو اور قبرین کہنی
کو منع کرتے ہین ہان اگر کوئی اپنے مرشدون کے نام یاد کرے یا تبرکاً اپنے پاس رکھے تو
قباحت نہین بلکہ موجب خیر و برکت کا ہے مخفی و پوشیدہ نہ رہے کہ اس عاصی نے صرف
تفصیل تہمتون کے لکہنے پر کفایت کیا مفصلاً نہ لکہا نہین تو ایک رسالہ دوسرا بنتا اور
جوابات انکے مشروحاً دوسری کتابون مین موجود ہین چنانچہ توفیق الایقان و فیض عام و
باران رحمت و تفہیم المسائل و ضیاء الایمان و رد اتہامات وغیرہ کتابون مین ہے +
فصل تیسری اس فصل مین وے مسائل ہین جو ہم مین اور انمین مختلف
ہین سائل کے سوال پر بدعت پسندون کا جواب ہے اور بدعت شکن کا اسپر رد ہے **سوال**
نیاز سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی اور حضرت غوث اور اولیا کی درست ہے یا نہین **جواب** نیاز
بزرگون کی صحنک اور شربت و کہچڑی و روٹ چونگا وغیرہ کہانے کی چیزون سے درست ہے
رد سبحان اللہ بدعت کے چلانے اور سنت کو مٹانے کی خوب تجویز نکالی ہے نیاز بغیر اللہ
جو احادیث و فقہ سے حرام ہے اور باطل اسکو جائز کر دیا اور طعامون کی تخصیص بھی درست
کر دی نیاز کے کہانون کی تخصیص کرنا اور انکی تعظیم حد سے بڑہ کر کرنا جاہلان کور و عالمان مختلف
الظاہر و الباطن کا اختراع ہے کہ حضرت بی بی کی نیاز کا نام صحنک اور اسکو مردوان نے اور نکاحی
عورتون نے نہ کہانا اور امام حسین رضے اللہ تعالے عنہ کی نیاز روٹ چونگے شربت کی سوا
دوسرے کہانون پر نہ ہو وغیرہ واہیات کا اعتقاد تو عوام سے بڑہ کر خاص بلکہ خاص الخاص کا جنکو عرف
مین بڑے حضرت کہتے ہین یہانتک پہونچا ہے کہ اگر کوئی دیندار دلیل حدیث و قرآن سے ان لوگون کو
اس بیہودہ عقائد سے منع کرے تو بجز انکار و طعن و لعن کے جواب نہین دیتے کیا مقدور کہ اپنے
آبائی و اجدائی رسمون مین جو کہ قدیم سے چلی آتی ہین فرق آجاوے بلکہ مقرر کیا ہوا بڑی بیگم

صحناجیہ وخاتم صاحبہ کی معتبر روایتون سے ہی وہی فرض و واجب ہا اسمین ذرہ بھی تفاوت نہو
بڑی حضرت کی تاکید ہوتی ہے کہ کہانے کی تخصیص مین اور مقرری دنون مین تبدیل نہو اگر
کسی نے رجب مہینے کی نیاز کنجے کے پیالے اور حضرت امام کا کونڈا اور میران کی مہندی اور حضرت
پیر کی نیاز کا کہچڑی امام قاسم کا توشہ اصحاب کہف کے چراغان سبز پری کنگنیان تیرا تیزی
کا طبق شیخ سدو کی مرغی شاہ داون کی گاے شیخ عبد الحکیم کی حلیم لعل علے قلندر کی کلگلے سید
جلال بخاری کی کہیر چپاتی سوا ہاہر کے روزہ کی نیاز کے مرمرے لال پری کے چنے کشمش خواجہ
نقشبند کا دلیہ خواجہ خضر کا گہوڑا غیبی پیر کے جہاز حضرت جبرائیل کا رنجکہ مدار صاحب
کی تہولی چار یارون کی بدہی بڑی شب برات کو دودہ بتاسے بی بی کی نیاز سوامن کا
روٹ آتش پری کی صحنک گود بہرانے کو سولی ہنگین ستو اور شادی مین قرآن خوانی بوٹن
چاٹن مین مرثیہ خوانی تیجے دسوین چالیسوین برسی مین سیویان ولیمہ کو کہچڑی بڑے بابو پن کے
نیاز مچھی وغیرہ کرے تو انکے عقیدہ مین ہرگز ادا نہ ہوگی بلکہ جسکے نام کی جو جو چیزین مقرر ہوئی ہوئی
ہین اگر وہی ہون جب ہی ہوگی بہلا یہ تو فرماؤ کہ کہانا دفن کرنا اور چراغ نہ بنانا آلاوے
مین ہاتھ دہونا تیجا دوسرے دن یا چوتھے نکرنا دسوان نوین دن نہ کرنا چالیسوین مین تین
چار کم کرنا فاتحہ دیتے وقت کہانا میوہ ناس گانجہ افیون شراب حقہ پانی کپڑے سامنے
رکہنا حیض والی فاتحہ کا کہانا نہ پکانا نہ چاجس گہر مین ہو وہان فاتحہ نہ دلوانا دیگ کو صندل لگانا
ناڑا باندہنا فاتحہ کے وقت دیگ کا منہ کہولنا فاتحہ کے بعد تسلیم کرنا یہ روایتین کونسی فقہ کی
کتابون مین ہین اور ان رسمون مین فرض و واجب جیسا اہتمام کرنا اسکی کمی بیشی سے ڈرنا کون
دین و آئین ہے یہ حرکتین تو ازبسکہ مشابہت کفار نا ہنجار کے ہین عاقل مسلمان ایسے بیہودہ
حرکات سے باز رہیگا علاوہ برین ان رسمون کے جواز پر کوئی دلیل کتابی ہوتی تو جو انکے کہنے والا
البتہ سرخرو ہوتا مومن کامل وہی ہے جو مٹی ہوئی سنت کو جلاوے اور بدعت رواجی کو مٹاوے
اس تقریر سے کوئی خام و مفتری یہ نہ جانے کہ بزرگون کی ثواب رسانی سے منع کرتے ہین حاشا
وکلا ایسا نہین ہے بلکہ تراشی ہوئی تخصیصون سے جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے منع کرتے ہین اتنا ہی کہ اگر
کوئی بزرگون کے ارواح مبارک کو ثواب پہونچانے کی نیت سے طعام پکا کر مستحقون کو کہلاوے

اور یہ نہ سمجھے کہ فلانا ہی کہانا ہو یا فلانا ہی دن ہو یا فلانے ہی لوگ کہاوین یہ سب قیدین
اٹھا دیوے تو بالکل درست ہے اور جانے انکار نہین خداوند عالم سمجھ دیوے آمین سوال
عرس کا دن مقرر کرنا کیسا ہے جواب عرس کا دن مقرر کرنا بزرگون کا عمل ہے موافق حدیث
شریف کے مَارَاٰہُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰہِ حَسَنٌ یعنے جس کو مومن نیک سمجہیں
سو وہ اللہ تعالے کے نزدیک نیک ہے مگر عرس مین ناچ وغیرہ اور صندل وعود بدعت نامشروع
حرام ہے رد مقرر کرنا عرس کا اور ثابت ہونا اسکا حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم سے اور
خلفاے راشدین رضی اللہ عنہم اور ائمہ مجتہدین اور فقہاے معتبرین رحمۃ اللہ علیہم سے
نہین ہے اور جو کام کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم اور مجتہدین رحمۃ اللہ علیہم
سے متحقق نہ ہووے اسکو موقوف رکہا چاہیے شرع کے مقدمہ مین ہمکو اعتبار امام اعظم ابو حنیفہ
کوفی رحمہ اللہ کا ہے نہ مشائخان صوفی کا قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے تفسیر مظہری مین لکہا ہے جسکا
معنے یہ ہے کہ درست نہین ہے جو کرتے ہین جاہل لوگ اولیا اور شہدا کی قبرون کے ساتھ سجدہ
کرنا انکو یا طواف کرنا انکا یا روشن کرنا وہان چراغ یا بنانا مسجد کا اس مقام مین اور جمع
ہونا وہان آدمیون کا برسون دن عید کے وضع پر اور نام رکہنا اُس کا عرس لنتہے
اور تعجب ہے کہ جواب دینے والے نے کہا ہے کہ عرس مین ناچ وغیرہ نہ ہووے سو واضح ہو
عرس اُسی کا نام مشہور ہے کہ جسمین ناچ باجا ازدحام عوام عود صندل وغیرہ مجمع فساق چیزین
موجود ہووین اُنکے بغیر عرس کہان ہوتا ہے مثلاً اگر اسدن سب ملکر لاکہہ بار کلمہ طیبہ
پڑہیں اس بزرگ کو ثواب بخشیں یا لاکہہ بار استغفار اُس بزرگ کے واسطے کرین اُسکا نام
ہرگز عرس نہ کہیں گے اور اگر عرس کے معنے قبر پر لوگون کا جمع ہونا ہے تو اسکا منع بھی حدیث صحیح
ثابت ہے چنانچہ مشکوۃ شریف مین نسائی کی روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے ثابت ہے
لَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِیْدًا یعنے مت بناؤ میری قبر کو عید کہ اجتماع سرود ولہو ولعب کا ہے اور یہ
جمع ہونا موجب غفلت کا ہے پس جبکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قبر شریف پر ازدحام کی اجازت
نہ فرماوین . . . . تو دوسرے کی قبر پر کسطرح جائز
ہووے باوجود اسکے کہ ہمارے زمانہ مین ظاہر ہے کہ اہتمام عرس کا آشنا کرتے ہین کہ اسلام

کے کامون مین یعنے جمعہ و جماعت مین تو عذر ہائے نامعقول لاتے ہین مگر زرزمی زر بخش صاحب
کے عرس کو بیماری اور نوکری و قرضداری وغیرہ کا عذر لانا تو کیا اُسکے قضا کو کفر و بدعت جانتے
ہین اور عرس کی جگہ ایسے بُرے کام ہوتے ہین کہ اُسکا ذکر لکھنے سے قلم کو بھی شرم آتی ہے
مگر بغیر ذکر کے عرس کو جائز کہنے والے نہ شرماوینگے سو انکو شرمانے کے لیے شمہ احوال عرس
کا بیان کرتا ہون کوئی اُچکا کسی کی پگڑی چرانے کی فکر مین ہے کوئی جیب کترنے کی تدبیر مین
کوئی برقعہ والی بی بی پر ٹکٹکی لگاتا ہے کوئی بنوجی کے ٹھوکر پر غش کہا رہا ہے کوئی عاشور
کی ٹھومری پر لوٹ پوٹ ہو رہا ہے کوئی فیض جی کی درگاہ کے روبرو کانا بہوسی کر رہا ہے کوئی
بزرگ کی قبر کو سجدہ کر رہا ہے کوئی طواف ہی کرتا ہے کوئی ناک گھسنی کر کر دعا مانگتا ہے مجاور
سیرون عود جلا رہے ہین کدہر کی زیارت کہان کی عبرت نام ولی کی زیارت کا کام حظ
نفسانیت کا اور جائز کہنے والے نے عرس کی رسم کو جو مَارَاٰهُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَسَنًا
سے ثابت کیا ہے سو اسکا جواب یہ ہے کہ یہ قول علماء مجتہدین و فقہاے معتبرین کے باب مین
نہ ہیچ اجماع صوفیان صوف پوش و مشائخان دین فروش کے اور بعضے عرس کے شوقین شہوت
پرستون کی خاطر سے بڑی تلاش کر کے یہ دلیل لائے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم ہر ہر سال شہدا کے قبور کی زیارت کو جاتے تھے يَاتِيْ قُبُوْرَ الشُّهَدَآءِ عَلٰی رَاْسِ كُلِّ
حَوْلٍ یعنے آتے تھے شہیدون کی قبرون پر ہر سال کے سرے پر سبحان اللہ بڑی قابلیت
خرچ کی سنو یہ حدیث اول تو متصل الاسناد و مرفوع نہین ہے اور صحاح سے بھی نہین اور اگر
صحیح بھی ہو تو مجمل ہے معلوم نہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر ہر سال محرم کو یعنے یا ہر ہر
سال موت سے صاحب قبر کی زیارت فرماتے تھے اور اصول کے قاعدہ سے مجمل حدیث پر عمل جائز
نہین اور اگر اس حدیث کو مبین ہی فرض کرین جیسا کہ عرس کے جواز والے فرماتے ہین تو بھی
عرس پر دلالت نہین ہو سکتی بلکہ صرف زیارت قبر کی دلالت ہو سکتی ہے اور زیارت قبر کو تو کوئی
نہین منع کرتا میان صاحب تمہاری تسلی فقط زیارت سے کب ہوتی ہے اور عرس اسی کا
نام ہے جب قبر پر اوپر گذرے ہوئی لوازمے ضرور ہووین اور اگر کوئی ہفتہ عشرہ مین زیارت قبور
کیا کرے اسے عرس کون کہے گا اور یہ سب بکھیڑا عرس و میلے کا مجاور لوگون نے لگا رکھا

ہو بڑے جز اسمین ناچ ہے کہ اُسی سبب سے وہان فاسقون کا جماؤ ہوا کرتا ہے دکانین لگجاتی ہین تماشا دیکہنے کے واسطے جہنڈ کے جہنڈ چلے آتے ہین اور اسی سبب سے مینڈہ لی زیادہ آتی ہے پہلا ناچ موقوف کرکے اس سال مجاور صاحب سے پوچہو کہ مینڈہ لی کا کیا حال ہے وہ واعظون کے نام سے روکر کہیگا کہ مفت مین تین سیر عود جل گیا اور خاک بہی نہ ملی

نظم

عرس مجلسہا بکردند شیخہا

مثل دامے تا بگیرند خلق را
میکنند قوال را ملان در آن
بے تامل بہر دانہ مشرک اند
صلح با ہر نیک و بد مردم نہند
کہ سیاد امر دمان زان بد برند
مکر و حیلہ مے کنند از بہر مال
مردمان صدہا فریب از وی خورند
ناریان مر ناریان را جا دہاند
اہل حق از اہل حق خوش میشوند

مے نہند ولے چراغان اندران
دانہ اندازند سبزک اندر آن
بیشتر تسبیح و فقیران زاہدان
تا کہ نیک و بد ثنا خوان شان کنند
از کلام اولیا سخنے کنند
نقش خود را مے نمایند از کمال
تا بدانند خلق ایشان کاملند
نوریان مر نوریان را طالب اند
طیبات آمد زبہر طیبین

میدوند جہلا چو پروانہ بر آن
اہل دنیا مثل حیوان غافلند
مے نہند اخلاص با نیکان بد ان
نہ کسے را نہی از منکر کنند
تا کہ با مکر و دغا ندمے دہند
سخن شیرین و ملایم مے کنند
نذر و ہدیہ زر بایشان آورند
اہل باطل با طلا نرامی کشند
للخبیثین الخبیثات است این

سوال برسی کے فاتحہ درست ہی یا نہین **جواب** بعض فتاوون سے جائز ہوتی ہے اور بزرگون نے اسپر عمل کیا ہے اگرچہ بدعت ہی مگر بدعت حسنہ ہی اور دسوین چالیسوین کا کہانا لغو ہے شرع سے ثابت نہین مگر جبکہ تصدق نافع ہے بشرطیکہ غربا کو کہلاوین رہ دستو صاحبو برسی جائز رکہنے والے کی ملمع باتین دریافت کرو کہ برسی کو جائز اور دسوین چالیسوین کو لغو ٹہیرایا ہے کیسا فریبی ہے جسمین برسی جائز ہے اُس فتاوے کا نام تو لکہا ہوتا تو شائد جائز کہنے والے کے پاس اسکی بزرگون کی کوئی کتاب ہوگی جسمین سب بدعتی کہانے جائز ہین اور یہ عبارت اُسی کتاب کی ہوگی البھنک چکتہ بین العصر والمغرب حلال وکل مسکر حرام الا علولہ مگر اسکا رد ہماری سنت و جماعت کی کتاب کشف الغطا و جامع البرکات مین یون ہے کہ آنچہ بعد سالے یا ششماہی و چہل روزہ درین دیار طعام می پزند و آنرا بہا جی گفتہ بخشیش مے کنند چیزے داخل اعتبار نیست پس معلوم ہوا کہ جیسے دہم و چہلم بے اصل ہے ویسے ہی برسی بھی بے اصل ہے اور وہ جو لکہا ہو کہ جبکہ تصدق

باقی ہے بشرطیکہ غربا کو کہلاوے تو انصاف کیجیے کہ ہمارے زمانہ مین جو تیجا و دسوان و چہلم وغیرہ کا
کہانا کرتے ہین سو رسم ادا کرنے اور حصہ برادری مین بانٹنے اور فخر اور نام کو کرتے ہین یا تصدق
اموات کی نیت سے اور غربا کو کہلاتے ہین یا تونگرون کو تو ڈر سے بہیجتے ہین جب تصدق کی نیت
نہ ہوا اور مستحقون کو نہ ملا تو بدعت حسنہ ہوا یا سیئہ اسکا جواب تم کچہ نہ دے سکوگے ہم سے سنو
کہ فتاوی بزازیہ مین ہے کہ مکروہ ہے طعام پہلے دن اور تیسرے اور ساتوین اور کہانا قبر کے
پاس مقرری دنون مین اور دعوت کرنی قرآن پڑہنے کی اور جمع ہونا نیک لوگون اور قاریون کا
ختم قرآن کو اور مکروہ ہے ضیافت لینا مصیبت والے سے کیونکہ یہ درست ہے خوشی کے ایام مین
نہ غمی مین سو یہ بڑی بدعت ہے اور ایسا ہی ہے مستملی اور فتح القدیر اور نوادر فتاوے مین کہ
قبول کرنا مردے کے واسطے جو کہانا کرتے ہین بیشک مکروہ ہے تیسرے دن کرین یا ساتوین یا
مہینے یا برس مین کہانا اسکا علما و فضلا کو مکروہ ہے اور ایسا ہی نوادر ہشام و قرآن خوانی وغیرہ
معتبر فتاوون مین ہے اور کہا بزازی نے کہ اگر مسکین و فقرا کو کہلاوین تو جائز ہے اور فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہانا مردے کے نام کا مارتا ہے دلکو اور جامع البرکات مین ہے خیرات کی
نیت سے مردے کو ثواب پہونچانے کو واسطے جو پکاوین اُسکا کہانا سوای فقرا کے دوسرے کو جائز نہین اور کچہ
پڑہنا کہانے وغیرہ پر اور ہاتہ اُٹہانا اُسپر بطریق رسم فاتحہ کے کہانے کے اول یہ طریق علمائے
سلف سے ماثور نہین سلف کا یہ دستور تہا کہ کہانے کے بعد مغفرت کی دعا اہل ضیافت
کے لیے کرتے تہے اسی طرح ہے شرح شرعۃ الاسلام مین یہ فاتحہ دینا جو عرف مین مشہور ہے
اس دستور اور ترتیب کے ساتہ جو عوام نے معمول کر رکہا ہے کہ نذر و خیرات کی شیرینی کہانا
لاکر سامنے رکہہ ملا کو کہڑا کرکے کچہ الفاظ مقرری کے بعد الحمد و قل ہاتہ اُٹہوا کر پڑہاتے
ہین اور اسکو فاتحہ کہتے ہین اور بغیر اس رسم کے کہانا اور بانٹنا اُس کہانے کا جائز نہین
رکہتے بلکہ نقصان کا سبب جانتے ہین سو یہ طریقہ شرعًا بدعت و مشابہت ہندون کی
ہے اور اگلے لوگون کا یہ رواج نہین تہا کما فی نصاب الاحتساب اَنَّ مُعَبِّرًا فَانَّ یَقُوْمُ
فِی صَفِّ النِّعَالِ وَیَقْرَأُ بَعْدَ الْخَتْمِ اٰیَۃً مِّنَ الْاِخْلَاصِ ثَلَاثًا وَمِنَ الْفَاتِحَۃِ مَرَّۃً وَھُوَ قَائِمٌ
وَالنَّاسُ قُعُودٌ فَاِنَّہٗ بِدْعَۃٌ وَلَمْ یُنْقَلْ ھٰذَا الصُّنْعُ مِنَ السَّلَفِ اور زاد الآخرۃ مین ہے

کہ فاتحہ جو عوام کرتے ہین جیسے زمین کو لیپ کر شیرینی یا کہانا وہان رکہکر خوشبو جلاتے ہین
اور وہان ادب سے کہڑے ہوکر یا بیٹہکر ہاتہہ اُٹہاکر الحمد وغیرہ پڑہتے ہین اور بدون کرنے
ان رسمون کے ثواب نہیوپنچنے کا اعتقاد رکہتے ہین یہ بُری بدعت ہے فاتحہ دلانے والے مجتہد
کے نقل ہے مالی گاؤن مین ایک عورت نے بدعتیون کے تراشے ہوے عرفے کے دن
ملا کو بلا کر کہا کہ میرے خاوند کو مردون مین ملاؤ ملا نے کہا اسکو مرکے تو دس مہینے ہوے
اب مردون مین کیسا ملاؤن خفا ہوکر بولی تم نہین جانتے تو خیر چلو فاتحہ دو بیچارہ ایک لیپی
ہوئی جگہ پر کئی قسم کا کہانا اور پانی اور میوہ اور حقہ رکہا ہوا دیکہہ کر حیران ہوا پر چار پانچ پیسے
کے لالچ سے فاتحہ دینے لگا سو وہ مجتہدہ لہنگا اُٹہاکے اُس اسباب کے پاس بیٹہہ گئی ملا صاحب
نے بہتیرا ہی ہون ہون کیا مگر وہ نہ اُٹہی ملا بیچارہ جون تون ختم کو ختم کرکے پانچ پیسے لیکر وہان
سے بہاگا واللہ اعلم مگر قیاس تو اچہا دوڑایا غرض کہ بدعت کے کام کرنے سے یہ فضیحتے و
رسوائی ہوتی ہے بعضے پلاؤ کے لالچی کہتے ہین کہ اگر تیجے دسوین کا دن مقرر کرنا روا نہین
تو جمعہ وعیدین کا دن مقرر کرنا بھی جائز نہین ماشاء اللہ خوب قابلیت جہاڑی اور خود مجتہد
بنکر شرع مین عقل نامعقول کو داخل کرکے خوب دخل در معقولات کیا میان صاحب ذرا ہوش سنبہالکر
بات کرو جمعہ وعیدین وغیرہ تو شریعت کے مقرر کیے ہوے ہین تم بھی شریعت کی کتابون سے
تیجے دسوین وغیرہ کے دن مقرر ہونا ثابت کردواے حضرت یہ قیاس مع الفارق ہے کنوے
مین گرے ہوئے کو تو رسی پکڑاکر اوپر کی طرف کہینچ لیا جاتا ہے بہلا بلندی پر جو اٹکا ہوا اُسکو
نیچے کی طرف کیونکر کہینچینگے ایسے ہی قیاس دوڑانے والون نے شراب اور باجے اور شیخ سدو کا
بکرا اور قصاب و ضیافت کا بکرا برابر کیا شیطان بھی ایسا ہی قیاس کرکر آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کرکے
ملعون ہوا نعوذ باللہ منہا **سوال** بسم اللہ جو چار سال چار مہینے چار دن کے بعد بچے کو پڑہاتے
ہین سو کیا حکم ہے **جواب** بسم اللہ اس مدت پر پڑہانا بدعت حسنہ ہے رد اس جواب دینے
والے کی نئی شریعت نکالنے اور مجتہد بننے پر صد آفرین ہے اس بزرگ کی پاس بدعت حسنہ
وہ ہے کہ جو خود کرتا ہے اور احسن جانتا ہے نہین تو بدعت حسنہ کیسی ہوگی مجمع البحار کے خاتمہ
مین مذکور ہے وَقَدْ كَتَبَ اِلَى شَيْخِنَا الشَّيْخِ عَلِيِّ الْمُتَّقِيْ فِيْمَا جَرَتْ عَلَيْهِ عَادَةُ اَكْثَرِ اَهْلِ الْبِلَادِ

أَنَّهُمْ يَبْتَدِؤُونَ بِتَعْلِيمِ الصِّبْيَانِ لِلْقُرْآنِ حِينَ يَمْضِي عَلَيْهِ أَرْبَعُ سِنِينَ وَأَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَأَرْبَعَةُ أَيَّامٍ هَلْ لَهُ أَثَرٌ فِي الْحَدِيثِ أَوْ فِي السَّلَفِ فَكَتَبَ أَنَّهُ لَمْ يُوجَدْ لَهُ شَيْءٌ يُعْتَمَدُ عَلَيْهِ یعنے لکہا میرے شیخ کو شیخ علی متقی نے اس بات مین کہ یہ جو اکثر لوگون مین رواج پایا ہے کہ شروع کرتے ہین بچون کو قرآن کی تعلیم چار سال چار مہینے چار دن پر آیا ہے اسکے لیے کوئی نشان حدیث مین یا سلف کی کتابون مین پس لکہا شیخ نے کہ مقرر پایا نہین گیا اس باب مین کچہ کہ اعتبار کیا جاوے اسپر اور جو عمدۃ الامر اور معرفۃ الحقوق مین ہے کہ چار سال چار ماہ چار دن کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسین رض کو مکتب مین بٹہلایا سو اسکی کچہ اصل نہین مجمع البحار کی روایت سے معلوم ہوا اور اگر اسکے اصل یعنے حسین کو حضرت رسول مقبول کا اس بدعت پر مکتب مین بٹہلانا ثابت ہو تو اے سنت کے منکر پہر تو بسم اللہ سنت ہو گی بدعت حسنہ کیسی ہو گی سبحان اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول و فعل تو بدعت حسنہ ٹہیرا اور باپ دادون کی رسم و رواج سنت ہوا ای بدین دانش و اجتہاد سنت کے منکر ایسے ہی الزام مین مبتلا ہوتے ہین اور حقانی لوگوپر انکار سنت کی تہمت لیکر آپ ہی منکر سنت ٹہیرتے ہین ہان اتنا تو ثابت ہوا ہے کہ جب کوئی لڑکا عبد المطلب کی اولاد مین سے پہلے بات کرنے لگتا تہا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکو کلمہ توحید اور قل ہو اللہ کی تعلیم فرماتے اور لڑکو کی گویائی کچہ چار سال چار ماہ چار دن پر موقوف نہین بعض دو برس مین بعض کم و زائد مین بات کرنے لگتا ہے مومن کو چاہیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیرو رہے خدا کا قرب حضرت رض ہی کی پیروی مین ملتا ہے اور اس سیدہی راہ سے جتنا ادہر ادہر ہو گا اتنا ہی راہ سے دور ہو کر آخر گمراہ ہو گا ۵ خلاف پیمبر کسے راہ گزید * کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کے ساتہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کا تصدیق کرنا اسی لیے فرض ہے اور سنی مسلمان کو بہت ضرور ہے کہ ہر امور مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اقتدا کرے اور یہ بہی جانے کہ جس کام سے سنت قوت پکڑے وہ کام سنت سے تعلق رکہتا ہے اور جو کام کہ بدعت کو قوت دیوے وہ بدعت سے تعلق رکہتا ہے اصول کا قاعدہ ہے كُلُّ مَا يَنْجَرُّ إِلَى الْحَرَامِ حَرَامٌ یعنے جو چیز کہ حرام کی طرف کہینچنے والی ہے وہ حرام ہے غرضکہ پیروی سنت کی بڑی دولت ہے اسی دولت کو ہاتہ آنیسے عقدے اور پیچ کلام اللہ و کلام الرسول و اقوال فقہا کے کہلجاتے ہین اور سنت کی خلاف کے اور قول صحابہ و مجتہدین کو پس پشت ڈالنے سے بہتر فرقہ والون مین ہوتا ہے

اسی واسطے بہتر فرقے والون کو اہل سنت وجماعت والے اہل ہوا اور ناجیہ فرقہ کو سنی کہتے ہین شیخ مجدد فرماتے ہین کہ بدعت کدالی ہے اسلام کے اُکھاڑنے کی بدعتی جو یہ سب نابینائی کے بدعت کو ترو تازہ دیکھتا ہے کل کو جب نظر تیز ہوگی تو دیکھے گا کہ نتیجہ اسکا سوا خسارت اور ندامت کے کچھ نہین ہے بوقت صبح شود ہمچو روز معلومت ٭ کہ با کہ باختہ عشق در شب دیجور ٭ بزرگان دین فرض و واجب تو ایک طرف مستحبات و مباحات مین بلکہ عادات مین سایہ کی طرح سنت کو ساتھ رہتے تھے اور بدعت سے بہت دور تھے غرض حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل کے عاشق تھے حضرت امام زین العابدین نے چاہا کہ پاخانے مین جانے کے لیے ایک جوڑا کپڑون کا جدا بنا رکھین پھر جب دریافت کیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی لباس پہنتے تھے بیت الخلا کے واسطے لباس مخصوص نہ تھا فوراً اپنے ارادہ سے باز آئے شیخ محی الدین ابن عربی رح فرماتے ہین کہ امام احمد حنبل رح نے عمر بھر تربز نہ کہایا تاکہ صحیح کسی حدیث سے معلوم نہ ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو کسطرح کہایا ہے تقلید ان دنون مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کے موافق اسلام غریب ہوا اسلام کا پایہ بدعت کی کدالے کی برداشت نہین کرسکتا اور چراغ سنت کا باد تند بدعت کا متحمل نہین ہوتا یہانتک تو نوبت پہونچی کہ بدعتی لوگ مسلمان سنی پر برملا طعن کرتے ہین غمزدے مسلمان سنت پہ عمل کرنے سے عاجز و مطعون ہین ایسے غربت کے وقت کوئی بہادر دندان شکن ضرور ہے کہ سنت کو نصرت اور بدعت کو ہزیمت دے اس زمانے مین ہندوالون کی آبائی بناوٹی طریقہ کا پایہ عجیب پختہ بحیر اور شیبن سے بنگیا ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کی ٹکر سے ٹوٹتا نہین اور طریقہ محمدیہ کے زور سے پیچھے ہٹتا نہین بلکہ اس دین کے تخ کو بیس پار کردیا ہے اور یہ ناخلف ایسے پیدا ہوئے ہین کہ سلف کی چال کو نیا مذہب اور اپنی تراشی ہوئی چال کو پرانی رسوم کہتے ہین اور اس بناوٹی طریقہ کے مدد پہونچانے والے گمراہ جابجا موجود اور اس باطل راہ کے مددگار ہر جگہ ہویدا ہین اور دین محمدی کا نہ کوئی غمخوار نہ مددگار رہے بلکہ اگر کوئی ایماندار شریعت کے حکمون کو ظاہر کرنے لگے تو ہر طرف سے مشرک اور بدعت پسند لوگ اسکو مار مار کرتے ہین حتے کہ اُس غریب کو کہین امن کی جگہ نہین ملتی سوائے قبر کے یا اس کام سے باز آنے کے برخلاف بدعت کے کہ ہر کہین اُسکے حمایتی موجود ہین پہلا امتحان کے واسطے بدعت یا

بدعتیون کی مذمت کرکر دیکہو تو سہی کہ کسطرح بدعتیون کے طرف دار لوٹ پڑتے ہین اور چو طرف سے الکسلونسنگ کرتے ہین کہ یہ فسادی جماعت مین پہوٹ ڈالتا ہے ہیہات ہیہات کوئی سننے والا اور انصاف کرنے والا نہین اللہ و رسول کے احکام ظاہر کرنا فساد ٹہیرا اور ہندؤن کی چال چلنا اسلام اور اتفاق ہوا عجب دور اندھا دہندی ہی کہ بد نیکون پر چیبگا دین بدین بیندار دنکو دبا دین مشرک توحید والون پر طعن کرین بت پرست خدا پرستون کو ڈرا دین جاہل علماء سے بیجا بحث کرین عالم جاہلون سے ذلیل رہین نام کے مسلمان کام کے مسلمانون کو کافر کہین بدعتی سنیون کو نام رکہین پوری پوری توحید بیان کرنیوالون کو شفاعت و کرامت کا منکر ٹہیرا دین صاف صاف طریقہ سنت پہ چلنے والون کو منکر رسول ع بد مذہب تارک سنت کہین ٹہیک ٹہیک اماموں کے قول پہ چلنے والون کو منکر بولین اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ رباعی چکنم چشم آسمان کورست ۔ چکنم گوش روزگار کرست ۔ ہر کجا عالم ست مغلوب ست ۔ ہر کجا جاہل است معتبرست ۔ حقتعالے مومنون کو خصوصًا علما کو توفیق دیوے کہ ایسے زمانہ پر آفت میں بدعت کی خوبی پہ لپٹ ہا دین کہ شیطان اسی دستاویز سے بنا اسلام کی اُکہاڑتا ہے اور سُنی مسلمان کو ہدایت فرما دے کہ ایسے امتحان کیوقت مین بدعتیون کے ڈرانے اور تنگ کرنے سے سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو چہوڑ کر بدعتی نہ بنین اور سو شہیدون کی ثواب سے محروم نہ رہین حتی المقدور سنتونکو جلا دین بدعتون کو مٹا دین مگر اتنا بہی خیال رکہین کہ تہوڑی نیکی بہت بدی کی طرف نہ کہینچے اور فتنۂ خفتہ کو بیدار نہ کرے کیونکہ آخری زمانہ ہے اور اسلام غریب اور اہل اسلام ضعیف ہین اور افراط او تفریط مین گرفتار نہ ہووے خَیْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَطُہَا پر عمل کرے نہین تو مطلب فوت ہوگا اور سُنی بنے سے نکل کر بدعتی بنے گا ہمارے زمانہ مین بدعت کا ایسا زور ہے کہ سنت کے نام سے لوگ بہاگتے ہین سنت کا بیان کرو تو اُٹہتے وہابی معتزلہ کہتے ہین اور بدعت پر بدعت کیے جاؤ تو خاصے سُنی بلکہ ولی بن جاتے ہین اول کے زمانے مین ایک سُنت چہوٹی سی چہوڑنے سے تارک سنت و بدعتی کہلاتے تہے اور اب سُنت بجا لانے اور بدعت چہوڑ دینے سے بدمذہب کہلاتے ہین کوئی مسلمان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم و صحابہ و تابعین و تبع تابعین و امامان دین و اولیا رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے قول و فعل کی تحقیقات نہین کرتا اور اتنا نہین جانتا کہ اُن حضرات کے قول و فعل

کے مطابق جسکا عمل ہووے سرتاج ہے وَلَوْ كَانَ عَبْدًا حَبْشِيًّا اور اگر مختلف ہو تو مخالف اگرچہ
لَوْ كَانَ سَيِّدًا قُرَيْشِيًّا اے مسلمانو باپ دادا کی رسمون کے بدلے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کی سنت مہنگی نہین ہے بلکہ سنت رسول تو وہ نعمت ہو کہ اگر دو نوجہان کے بدلے ملجاوے تو بہی سستی
ہے ابن مسعود رضہ کا فرمودہ ہے کہ بدعتین ظاہر ہونگی یہانتک کہ جب انمین سے کسی بدعت کو بدل
ڈالینگے تو لوگ کہینگے کہ سنت بدلگئی حضرت علی رضہ سے روایت ہو کہ فرمایا رسول علیہ السلام نے کہ اسلام
مین میری پیٹھ کسی نے نہ توڑی مگر بدکار عالم اور بدعتی پرہیزگار نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت
ہو کہ کسی امت نے اپنے نبی کے بعد اختلاف نہ کیا مگر یہ کہ اس امت کے باطل والے حق والونپر غالب آگئے
ابو حذیفہ رضہ فرماتے ہین کہ لوگونپر ایک زمانہ آویگا کہ سچا عالم انمین مُوئے گدہے کی مانند رہیگا لوگ اسکی
طرف ہو کر نہ نکلینگے اور موسن بے ایمانون گونڈے سے بہی زیادہ خوار و ذلیل ہیگا بہایو یہ وہی
وقت ہو کہ جس کی خبر مخبر صادق نے اول ہی دیدی ہے صَدَقَ اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ وَ
وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ الْكَرِيْمُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ التَّحِيَّةُ وَالتَّسْلِيْمُ **سوال** بزرگون
کی منت و مراد کے کونڈے و کندوری وغیرہ کہانا حلال ہے یا حرام **جواب** منت مراد کا
کہانا جائز ہے رد مطلق جائز کہنا خود رائی و خود پسندی ہے منت کے مضمون پر تو خیال کرنا
تہا کہ جاہل کہا کرتے ہین اے سید جلال الدین بخاری اے رجب ٹیلے ای امام اگر تم میرا
فلانا کام کردو تو تمہاری منت کے کونڈے کندوری و کہرا روٹ کرونگا یہ منت تو مخلوق
کی ہے بحر الرائق مین ہے اِنْعَقَدَ الْاِجْمَاعُ عَلٰى حُرْمَةِ نَذْرِ الْمَخْلُوْقِ وَلَا يَنْعَقِدُ نَذْرُ
الْمَخْلُوْقِ وَاِنَّهٗ حَرَامٌ بَلْ سُحْتٌ وَلَا يَجُوْزُ اَخْذُهٗ وَاَكْلُهٗ یعنے علما کا اتفاق ہے
مخلوق کی نذر حرام ہونے پر اور یہ نذر درست نہین ہوتی اور حرام ہے بلکہ حرام سے بدتر اور
جائز نہین اسکا لینا اور کہانا اور دلیل الصالحین مین ہے اَلنَّذْرُ لَا يَكُوْنُ اِلَّا لِلّٰهِ تَعَالٰى
فَمَنْ نَذَرَ لِنَبِيٍّ اَوْ وَلِيٍّ لَا يَلْزَمُ عَلَيْهِ شَيْءٌ فَاِنْ اَعْطٰى ذٰلِكَ الشَّيْءَ لِاَحَدٍ مِنَ النَّاسِ عَلٰى
ذٰلِكَ النِّيَّةِ لَا يَجُوْزُ اَخْذُهٗ اِنْ عَلِمَ الْاٰخِذُ بِذٰلِكَ فَاِنْ كَانَ طَعَامًا لَا يَحِلُّ
اَكْلُهٗ وَاِنْ كَانَ ذَبِيْحَةً فَهُوَ مَيْتَةٌ فَاِنْ اَكَلُوْا وَسَمُّوا اللّٰهَ تَعَالٰى عَلَيْهَا كَفَرُوْا جَمِيْعًا
وَاِنْ نَذَرُوْا لِلّٰهِ تَعَالٰى فَاَكَلُوْا ثُمَّ وَهَبُوْا ثَوَابَهٗ لِاَحَدٍ مِنَ النَّاسِ فَتِلْكَ يَجُوْزُ

یعنے نذر نہین ہوا کرتی سوا اللہ تعالے کے پہر جو شخص نذر مانے کسی پیغمبرؑ یا ولی کے واسطے نہین
واجب اُسپر دینا کسی چیز کا پس اگر دیوے وہ چیز کسی کو لوگون سے اس نیت پر تو جائز نہین
لینا اُسکا اگر جانے لینے والا اسکو اگر طعام ہے تو حلال نہین اُسکا کہانا اور اگر حیوان ذبح
کیا گیا ہے تو وہ مردار ہے پہر اگر اُسکو کہاوین اور اُسپر بسم اللہ پڑہین تو کافر ہوئے سبکے سب
اور اگر نذر اللہ کے واسطے مانین پہر کہاوین پہر ثواب اُسکا کسی کو بخشین آدمیون سے سوئہ
جائز ہے پس جو کوئی نذر کرے نبی یا ولی کے واسطے لازم نہین ہوتا اُسپر کچہہ پس اگر دیوے
وہ چیز کسی کو اسی نیت پر تو لینا روا نہین اگر جانتا ہے پس اگر کہانے کی چیز ہے تو اسکا
کہانا حلال نہین اور اگر جانور مذبوح ہے تو وہ مردار ہے پس اگر کہاوین اور بسم اللہ کہین
اُسپر تو کافر ہووین اور اگر نذر کرین خدا تعالے کی اور کہاوین اور بخشین اُسکا ثواب کسی کو تو
یہ جائز ہے **سوال** مولانا و بالفضل اولنا حاجی الحرمین الشریفین جناب نواب قطب الدین
خان صاحب دہلوی دام مجدہ کا اَلطَّعَامُ الْمَنْذُوْرُ لِغَيْرِ اللّٰهِ حَلَالٌ اَمْ حَرَامٌ
وَاِنْ كَانَ حَرَامًا فَبِاَيِّ سَبَبٍ حَرَامٌ بَيِّنُوْا تُوْجَرُوْا یعنے طعام منت مانا گیا غیر
اللہ کے لیے حلال ہے یا حرام اور اگر حرام ہے تو کس سبب سے حرام ہے بیان کرو تو اجر دیے
جاؤ گے **جواب** اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا۔ حَرَامٌ بَاطِلٌ
كَمَا فِيْ عَامَّةِ الْكُتُبِ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى اَعْلَمُ اَمَرَ بِرَقْمِهٖ الْمُقَصِّرُ عَبْدُ اللّٰهِ
ابْنُ مُحَمَّدٍ مِيْرْغَنِيُّ الْحَنَفِيُّ مُفْتِيْ مَكَّةَ الْمُتَبَرِّكَةِ كَانَ اللّٰهُ لَهُمَا حَامِدًا مُصَلِّيًا
مُسَلِّمًا | عَبْدُ اللّٰهِ | یعنے طعام نذر لغیر اللہ کا حرام ہے اور باطل ہے جیسا کہ اکثر کتابون مین
موجود ہے اور اللہ تعالے خوب جانتا ہے حکم کیا لکہنے اسکے کا قصوروار عبد اللہ بن محمد میرغنی
حنفی مفتی مکہ معظمہ نے اللہ تعالے مددگار انکا ہو حمد کرکے اور درود اور سلام کہکر پس معلوم
ہوا کہ جواز کا حکم دینے والا عجب خود پسند ہے معلوم نہین کہ یہ مسئلہ اپنے اجتہاد سے تراشتا
ہے یا سینہ بسینہ اُس تک پہونچا ہے دین کے کامون مین تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی تابعداری چاہیے چنانچہ فرمایا اللہ تعالے نے سورہ نسا مین فَلَا وَرَبِّكَ لَا
يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا

فِیْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ؕ سو قسم ہے تیرے رب
کی انکو ایمان نہو گا جب تک تجہی کو منصف نسمجہین جو جہگڑا اٹھے آپسمین پہر نہ پاوین اپنے
جی مین خفگی تیرے فیصلے سے اور قبول رکہین مانکر یعنے جب کسی عبادت یا دنیا کے معاملے
یا رسم یا عادت کی بات مین لوگون کو آپسمین جہگڑا اٹھے ایک کہتا ہو کہ یون کیا چاہیے دوسرا
کہے یون نہین تو ایسے وقت مین چاہیے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو منصف و حاکم ٹہیراوین
پہر جو حکم کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے ثابت ہو اسکو بجان و دل قبول کرین خواہ
مرضی کے موافق ہو یا مخالف تب مسلمانی کا دعوے سچا ہے اور حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ
وسلم کے انصاف پر راضی نہو کر چون و چرا کرے وہ مسلمان نہین کافر و منافق ہے اس
زمانے مین اکثر ہندوستان کے مسلمانون مین ہزار ہا نئی باتین اور نئے عقیدے اور رسمین
رائج ہین اور ایک جہان اس مین گرفتار ہے ؎ عام کا کیا ذکر کیجے اسجگہ ٭ خاص
لوگون کا ہوا ہے حال یہ ٭ پوجنے لاگے کرشن اور رام کو ٭ رہ گیا اسلام باقی نام کو ٭
مثلاً لڑکا پیدا ہوتے بکرا ذبح کرنا زچا کی چارپائی پر تیر و کلام اللہ رکہنا چہٹی کرنا سالار بخش
مدار بخش پیر بخش خواجہ بخش نام رکہنا زچا کا خون چالیس دن سے کم مین بہی اگر بند ہو
تو بہی اسکو چلہ تک ناپاک سمجہنا چار برس چار ماہ چار دن پر بسم اللہ پڑہانا ختنہ والے
کے ہاتہہ مین بالون کا کنگنا باندہنا شادی مین کنگنہ جلوہ سہرا مقنع تیل بری سانچق
آتشبازی سہرہیان ٹٹیان ناچ کسم کے کپڑے مہندی رت جگہ ٹونے ٹوٹکے جوتے
جمعہ کے سوا الاکہہ اشرفی کا مہر وغیرہ حرکتین کرنا محرم مین گوشت پان چارپائی پر سونا ترک کرنا
تعزیہ علم شدا مہندی ٹٹی پیچ نال صاحب ڈہال صاحب بنانا صفر مین تیرہ دن کو تیز سمجہنا
آخری چارشنبہ کے دن سیر کو جانا ربیع الآخر مین حضرت پیر کی مہندی و چراغان کرنا جمادی
الاولے مین شاہ مدار کے چلے کو پوجنا رجب مین ہٹیلے کی نیاز کندوری و سید جلال بخاری
کے کونڈے کرنا شعبان مین نیا عرفہ ٹہیرا کر نئی میت کو مردون مین ملانا آتشبازی کرنا
حلوے چپاتے کے سوا کسی دوسرے طعام پر فاتحہ نہ دلوانا چراغ بہت جلانا ہندوؤن کی مانند
گنیش کی پوجا کرنا ذیقعدہ کے مہینے مین شادی نہ کرنا میت کے ساتہہ توشہ لیجانا سہاگن

سہاگن کے جنازے پر لال چادر ڈالنا کنواری کے جنازے کے پاؤن مین لال ناڑا باندہنا میت کے
چارپائی کو منحوس جانکر اُسپر نسونا عزرائیل کے نام کو اور سورہ لیس کو نحس جاننا قبر مین شجرہ رکہنا تیجا
دہم بستم چہلم چہ ماہی برس عرس مقرر کرنا قبر و پیر غلاف ڈالنا بیٹی کو حصہ نہ دینا شگون لینا فال
دیکہنا گنڈے تعویذ کرنا قرآن کی آیتین اور قل ہو اللہ اُلٹے پڑہنا ہولی دیوالی دسہرہ وغیرہ رسوم
کفار مین شریک ہونا چہوٹون نے بڑون کو السلام علیکم کہنے کو بے ادبی سمجہنا ہمہ اوست کہنا
جبر و قدر کے مسائل مین حجتین کرنا صحابہ کے مقدمون مین افراط و تفریط کرنا اہل بیت کی محبت
مین سُستی کرنا اپنے حسب و نسب پر فخر کرنا بیوہ کے نکاح کو بیعزتی سمجہنا اور اسکے سوا ہزار رسم
جو جاری ہین اور لوگ منع بہی کرتے ہین تو ایسے وقت مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو منصف و حاکم ٹہیرا
دریافت کرنا چاہیے پہر جب حضرتؐ کے قول و فعل اور صحابہ کی چال اور تابعین اور مجتہدین کے اقوال
و احوال سے قطعاً ان کامون کا برا ہونا ثابت ہو جاوے تو خوشی سے چہوڑ دینا چاہیے اور جو دریافت
کر کر ناخوش ہو اور اپنی آبائی و اجدادی رسم پر اڑا رہے اور نہ چہوڑے وہ ہرگز مسلمان نہین بلکہ کافر و
منافق ہے اور اسمین شک نہین کہ یہ سب رسمین تینون زمانون مین نہین اور جو دین کے بات ان
زمانون مین نہ ہو وہ بات مردود ہے افسوس کہ اکثر تقریری مسلمان بے علم جو کہ ہندؤن کی
رسم کرتے ہین اور اپنے آپ کو مسلمان جانتے ہین وہ سب خاص دین پر چلنے والون کو
بے دہرک وہابی کہتے ہین اور طرفہ بات یہ ہے کہ یہ تو انکو فقط وہابی ہی کہتے ہین سو بہی بے
دلیل ہے اور وے انکو دلیلون سے ملحد مرتد زندیق ہوائی اپنی بناوٹی مذہب والے بدعتی تو آپ ہی
ہر وہابی انکو بہی کہتے ہین کیونکہ یہ اسلام و کفر کو کہچڑی کرنے والے اور جمیع اللہ و معبود کہنے والون
کو ولی جانتے ہین اور انکے عرس و میلے مین شریک رہتے ہین ہندؤن کی جاترا دہولی دیوالی
مین اور بدعت والون کے ساتھ تیجے دسوین وغیرہ مین شامل رہتے ہین انکے ساتھ تو میل ہے
فقط خالص دین نبوی پر چلنے والے انکے دشمن ہین ہان سچ تو ہے کہ یہ انکی بناوٹی دین کو بگاڑ
دیتے ہین اس سبب سے دشمن نہ سمجہین تو کیا کرین جو انکے ساتھ شرک و بدعت کے کام مین شریک
و مددگار رہین وے انکے دوست اور جو شرک و بدعت سے الگ رہے اور اس رسم کی برائی ظاہر
کرے وہ دشمن ہے خیر دشمنی انکی بجا ہے لیکن یہ جو بہتان لگاتے ہین سو برا کرتے ہین یعنی

عام کو یہ کہکے بہکادیتے ہین کہ یہ وہابی پیغمبر و صحابہ عظام و اولیا کے اور شفاعت و شفقت و
کرامت کے منکر ہین صدقہ و خیرات و ثواب رسانی کو منع کرتے ہین سید صادق یعنی جناب
سید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ و عبد الوہاب کو پیغمبر سمجھتے ہین مولوی اسمعیل غازی شہید فی سبیل
اللہ کو مجتہد و امام مذہب جانتے ہین انکی کتاب تقویۃ الایمان کو قرآن و حدیث سمجھتے ہین
درود نہین پڑہتے لا الہ الا اللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ نہین پڑہتے ایسے ایسے خرافات
و واہیات اپنے لال بجہکڑ جاہلون کو سنا سنا کر علماء حقانی کے دشمن بناتے ہین اور سر جھوٹ
بنا بنا کر کے سنی دینداروں کو بدنام کرکے دونو جہان مین اپنا مُنہ کالا کرتے ہین سو تنکے چلا لی
سے خصم کو مارتے ہین ہان صاف ایسا کہدین کہ تم کتاب پر چلو ہم بناوٹی رسمو پر چلتے ہین اگرچہ
تم سچے ہو پر ہم تمہاری نہین مانتے تو مضائقہ نہین دنیا کی عداوت دین کا نام لیکر ظاہر کرنا
مسلمانون کا کام نہین جیسا مُلا لڑکے کو مارتا ہے روٹی یا تنخواہ نہ لانے کے سبب سے اور بہانہ کرتا ہے
سبق نہ یاد کرنے کا لاکن وہ بچہ بھی اُس مُلا کو مکار جان لیتا ہے ایسا ہی بدعتی سنیون کو مارے
حسد کے برا کہتے ہین اور دین کا نام لیکر انہیں ہتھین باندہتے ہین سو دیندار تو اُنکے فریب سے
واقف ہین مگر جاہل لوگ دیکھتے ہین کہ یہ تو شرک و بدعت مین اپنے شریک ہر دم
اور بڑی کتابون مین سے بدعت کے کہانے کے جائز ہونے کے فتوے اور عرس تیجا
تیجا چالیسوان ہلدی مہندی ناچ باجا بیاج شطرنج افیون بہنگ گانجہ نذر و نیاز بغیر اللہ
شیخ سدو شاہ داول کی نیت مراد کونڈی کندوری فال گنڈا وغیرہ کو ساج بنا کر کہانے
والے مین تماشے مین ہمارے ساتھ رہتے ہین اور وہ لوگ ہمکو برا ملکہ کافر و مشرک و بدعتی بولتے
ہین اور یہ ہمارے خوشامدی و طرفدار ہوکر حلوا زہر آمیز کہلاتے ہین کسی کام مین حرکت نہین کرتے
فضل الٰہی سے سُنیون کو سچے اور بدعتیون کو جہوٹے تو وے جاہل جان ہی لیتے ہین مگر کام
مین اپنے شریک رہنے سے اپنے طرفدارون کی طرف ہو جاتے ہین اور حق بولنے والون کو
فسادی دین کے بگاڑنے والے ٹہیر لیتے ہین ظاہر ہے کہ یہ فسادی بناوٹی مذہب لے اگر الیجی
ہوتے تو کافرون کی قدمبوسی نکرتے فقرا بے شرع اور سندہ درافضی و خارجی و خوجی وغیرہ جو
کہ صاف رسول کی شریعت اہانت کرتے ہین انسے ملے جلے نہ رہتے اُن سب سے تو شیر و شکر

ہین اور اُن سب کو اپنے حمایتی و وسیلے بناکر بدعت شگنون سے لڑتے ہین واہ رے دینداری
مینڈکی کی چٹ چہینکا مکروہ سراسر حماقت و جہالت و بے دینی و عداوت و خوشامد و طرفداری
و نفسانیت ہے اور افسوس ہے کہ مچہر کے کانٹے سے بچہو کی پناہ لیتے ہین ای صاحبو اگر تمہارے
نزدیک یہ لوگ بد مذہب ہی مقرر ہوئے تو خیر جیسا دوسرے بدمذہبون کی پشم کنی نہین کرسکتے
ہو اور دم داب چپ چاپ بیٹھے ہو ویسا ہی انسے بہی درگذر کرو جانے دو خدا کو سونپو اللہ
تعالے ان لوگون سے آپ ہی سمجھ لے گا اور لوگون سے تو گرم جوشیان کرتے ہو انپر
رد کہی پہیکی ہی مہربانی رکہو گے تو تمیں ہے مگر کیسا درگذر کروگے دوسرے بدمذہبون سے تو تمہاری خاطر
ہی ہم مشربی کا ناتا رکھتے ہین وے انکے مددگار یہ انکی طرفدار انکی چہٹی چلے ہین وے سو جو وہ
انکو دہرانے ہاتھ پہرانے ہین وہ حاضر انسے بگاڑ کر کیا اپنی روزی بند کرینگے دیندارونکی طرف ہونیسے
انکو کیا ملیگا اور وہی انکو کیون شریک کرینگے اور خدا نخواستہ تم انکی سنی مجلسون مین آکر کیا سنی ہوگے
یہ لوگ بیچارے حقیقت سب بدعتیون کی چال سے الگ رہتے ہین

یہ نہین قائل ورنگے بیباک کے | ایک کے ہین ایک کی ہین ایک کے | انکی ہر یک کام مین نیت بخیر
غیر سے ہین مانگتے اُسکے بغیر | رات دن رب سے کرین عجز و نیاز | غیر سے ظاہر کرین اپنا نہ راز
سنت نبوی پہ پروانے ہین وے | اہل بدعت سے تو بیگانے ہین وے | رات دن اُسّے کرین ہین التجا
گاہ ہین در خوف و گاہی در رجا | حسد و کبر و بغض سے ہین دور دور | خاکساری پر نہین ہے کچھ غرور
امر پر حق کے ہین دائم یکہ تاز | ہر مناہی سے کرین ہین احتراز | شرع پیغمبر صراط المستقیم
اسپہ رہتے ہین ہمیشہ مستقیم | شاہ راہ مصطفے کیا خوب ہے | راہ یہ موصل الی المطلوب ہے
عالم اسکے فیض سے ہے کامیاب | رحمة للعالمین ہے وہ جناب | ہادی گم گشتگان ہے مصطفے
اور شفیع مذنبین ہے مصطفے | مرسلونکا وہ نبی سرتاج ہے | جسکا ادنے مرتبہ معراج ہے
دین اُسکا ناسخ ادیان ہوا | نازل اسکے واسطے قرآن ہوا | سنیون کا دین ناسخ پر عمل
بدعتی کا رسم و بہوت پر عمل | سنی ہے اخلاق نبوی پر سدا | بدعتی نفسانی ہے اہل ہوا
سن تو اے اہل ہوا و بیوفا | کتنے دل توڑے ہین تونے سچ بتا | کسکے کسکے دل کو آزردہ کیا
اور کتنی سنتین ضائع کیا | کوئی بھی دل تونے ظالم خوش کیا | بلکہ پیغمبر کو تو ناخوش کیا

حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے پہلے کفار ناہنجار حضرت کے ثناخوان تہے جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسلام کی حکومت کرنے لگے تب کافرون نے دیکہا اس پیغمبر کی شریعت قبول کرنے سے اور اسکی دین مین آنے سے گہربار وطن چہٹتا ہے بیدین دوستون آشناون خویشون سے لڑنا پڑتا ہے اچہے کہانے اچہے لباس اور سب مزیکے کام اور باپ دادا کی رسمین چہوٹتی ہین بڑے لوگون سے رئیسون سے بگاڑنا پڑتا ہے سو نامردون کے ہمت نہ پڑی کیونکہ یہ لوگ توہے کے چنے نامردون سے چبائے نہین جاتے زن مرید دین کو بگاڑنے والے نذر بغیر اللہ اور بلاوے کے عاشق کیا دین پر چلین گے نجاست کی مکہیان پڑانے پر کیا جلین گی جو رسول اللہ کے جان نثار ہوتے ہین انکو محبت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی جورو بچون وطن جاگیر مان باپ دوست آشنا مال و زر عزت و جان سے بڑہ کر ہوتی ہے اونے سنت پر عمل کرنیکے شوق مین دنیا و مافیہا پر لات مارتے ہین اور یہ فریبی ملا نے اپنے ہم مذہبون کو رو بابازیون سے شب و روز بہکاتے ہین اور حقانی لوگون پر جان بوجہکر تہمتین باندہ کر انکو وہابی ٹہیرلتے ہین اور کہتے ہین کہ وہابی قرآن و حدیث کے معنے غلط کرتے ہین اور فقہ کو نہین مانتے رسول کی شفاعت اور ولیون کی کرامت کے منکر ہین سو اسکا سبب یہ ہے کہ سیلے دلون مین صاف عقیدے جمتے نہین رسوم جاہلیت کی محبت مین ایسے چکنا چور ہین کہ فنا فی الرسوم ہو گئے سچے دین کی باتین قبول کرنا بہت دشوار معلوم ہوتا ہے اگرچہ سب کچہ جانتے ہین مگر نفس غالب کی حکومت سے زیر ہین جب جاہلون کے الزام سے ڈرتے ہین تو دیندار قرآن و حدیث پیغمبر و صحابہ اجماع و فقہ و تابعین کے تابعدارون کو وہابی کہنے پر زور مارتے ہین تو اصل کافر ہین کہ بارہ سو بہتر برس کے سب محمدی مسلمانون کو گویا کہ اپنے نزدیک وہابی سمجہتے ہین کیونکہ وے بہی قرآن و حدیث و فقہ کے تابعدار تہے اور الوہی بناوٹی رسمون سے بیزار تہے اب یہ بے تمیزی انہین اندہون کو نصیب ہے کہ خدا و رسول و فقہا کو چہوڑ کر ہر کسی کو اپنا نبی و ولی و امام و مجتہد ٹہیرا کر اسکی پیروی کرنے لگتے ہین یہ سچے مسلمان اسی سے تو بدنام ہین کہ بجز قرآن و حدیث و ائمہ فقہا کے ہر کس و ناکس کے تابعدار نہین ہوتے غلام علی گنگار رام نہین کہ دین اور باپ دادون کی رسمون کو ملا دین یہ لوگ خاصے

تتمہ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احدث فی امرنا ہذا ما لیس فیہ فہو رد رواہ البخاری ومسلم روایت ہے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص نئی بات نکالے ہمارے اس دین میں جو اس مین نہین ہے پس وہ مردود ہے روایت کیا اسکو بخاری و مسلم نے

حنیف ملت ابراہیمی پر مضبوط پکے سنی صحابہ و اہل بیت کے پیرو اور جان نثار ہین
اگر اسمین شک ہو تو امتحان کر دکہ دین کی حرارت اور سنت رسول کے رواج دینے کا
شوق اور پوری مسلمانی پر چلنے کا ذوق کنکو ہے اور عقائد کنکا درست ہے کام کے مسلمان وہابی
کہلانے والون کا یا نام کے مسلمان وہابی کہنے والون کا جنکو تم وہابی کہتے ہو اُنکا اعتقاد یہ ہے
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ یعنے معبود و مسجود و قادر و دانا و نفع و نقصان پہونچانے والا
مشکل کشا حاجت روا غیب دان روزی رسان مارنے جلانے والا سب پر غالب کوئی
نہین مگر فقط اللہ اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول صاحب معراج شفاعت کے لیے
مختار ہین اور ساری خلقت کے سردار سب کے پیشوا اور سب سے افضل و اعلے ہین اور جنکو یہ لوگ
بدعتی کہتے ہین اُنکے یہ اعتقاد ہین **ابیات** نظام الدین میرا ایمان و دین ہے ٭
وہ ایمان بلکہ رحمن بالیقین ہے ٭ پنجہ در پنجۂ خدا دارم ٭ ماچہ پروائی مصطفے دارم ٭ بمعہ
اور ست کے قائل ہین۔ الغرض یون قبرون کو سجدہ کرتے ہین شیخ سدو اور داول اور شاہ مدار
کو نفع نقصان پہونچانے والے غیب دان مشکل کشا حاجت روا جانتے ہین اور ان عقیدون
کو سنی بننے کی علامت و تصوف و اجماع اسلام سمجھتے ہین اور شرک فی التصرف و شرک فی العبادت
و شرک فی العلم کو مسلمانی سمجھتے ہین انمین سے ایک بات بھی ایمان کہونے کو بس ہے اور رسول
کی اطاعت کا یہ حال ہے کہ سنت کی نام سے تو چڑہ بلکہ اسکی ضد مین سیکڑون بدعتین کرتے ہین
کسی کا عقیدہ رافضی کا سا کسی کا خارجی کا کسی کا قدریہ کا کسی کا جبریہ کا کسی کا معتزلہ کا سا ہے
پہر خاصے سُنی کے سنی واہ رے ایمان اتنے باطل عقیدون سے اور صد ہا کفر کے کلمہ بکنے سے
ایمان کو ذرہ جنبش نہین ہوتی غرض قرآن اور حدیث اور شریعت اور خدا اور رسول اور قیامت
اور شفاعت اور اولیاؤن اور کرامت اور اماموں کے خود منکر ہو کر بیچارے غریب
مسلمانون پر ناحق تہمت لگاتے ہین عجب تماشا ہے کہ اوپر دیکھ کر چلین کتے کا سر کچلین اور کتے
ہی کو اندہا کہین **نقل** ہے کہ ایک عالم کسی گاؤن کی مسجد مین نماز کو گیا دیکھتا ہے کہ وہان
ہر نمازی کے سامنے ایک ایک چہری کہڑی کی ہوئی ہے اور اُنکے ساتھ ایک ایک چوہا
بندہا ہوا ہے چوہے چین چین کر رہے ہین نماز مین خلل انداز ہو رہے ہین اس

عالم نے حیران ہو کر اُنسے کہا کہ یہ کیا حرکت بیجا ہے سبھون نے جواب دیا کہ واہ صاحب رسول اللہ
کے حکم کو بیجا حرکت کہتے ہو اُس بیچارے نے دریای حیرت مین غوطہ کہا کر اُنسے کہا کہ کونسی
فقہ مین یہ بات ہے ذرا بیان تو کرو وے جاہل اپنے اجہل اُستاد کے سکہائی ہوئی باتین بکنے
لگے کہ فقہ تو ہم جانتے نہین مگر حدیث مین یہ مضمون ہے تب عالم نے کہا کہ تم عجب مسخرے ہو کہ دین
ہو کر فقہ کو حدیث کے خلاف جانتے ہو خیر حدیث ہی بتاؤ پھر وے جاہل سب اپنے معلم
الملکوت کے پاس دوڑے گئے اُس نیم ملا نے ایک کتاب حدیث کی لاکر یہ حدیث اس
عالم کو بتائی کہ عَلَیْکُمْ بِالسَّکِیْنَۃِ وَالْوَقَارِ یعنے تم پر لازم ہے کہ چین و آرام سے نماز
کیطرف جاؤ دوڑ کر مت جاؤ سو وہ خر بے سم و سگ بے دم اسکو یہ سمجھ بیٹھا تہا کہ عَلَیْکُمْ
بِالسِّکِّیْنِ وَالْفَارِ یعنے لازم کر لو چہری اور چوہے کو تب اس عالم نے کہا کہ ای کمبخت کیون
حدیث کی عبارت خراب کرتا ہے اور اسی علم کے بہروسے پر قاضی طل بوق بنکر فقہ کا منکر ہو کر
محدث بن بیٹھا ہے تو تو آپ بھی گمراہ ہوا اور تو نے ان نادانون کو بھی گمراہ کیا حق بات سننے سے
اور جاہلون مین آبرو جانے کے سبب سے وہ اجہل اور اسکے شاگرد جاہل سب کے سب ملکر اُس عالم
پر لوٹ پڑے اور اسکو حدیث کا منکر ٹہیرا کر وہانسے نکال دیا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم فرما چکے ہین کہ
جب لوگ بے تمیز ہونگے عالم اور جاہل کو نہ پہچانینگے تو جاہلون کو اپنا سردار بناکر اُنسے مسئلے پوچھینگے
اور وے جاہل بغیر علم کے فتوے دینگے سو خود گمراہ ہونگے اور دوسرون کو بھی گمراہ کرینگے ای
یارو اسی مین خیر ہے کہ دین کے مسئلے دیندار بے طمع حقانی عالم سے پوچھکر عمل مین لاؤ
اور جو جماعت کہ حضرت و صحابہ و مجتہدین کے پیروی کرتے ہو اسی جماعت مین مل جانا
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی یہی نشانی ہے حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم
فرماتے ہین کہ علما امانت دار ہین رسولون کے جب تک کہ دنیا مین نگھسین اور بادشاہون سے
نملین پھر جب دنیا مین گھسین اور بادشاہون سے ملا کہین تو بچا کرو اُنسے کیونکہ وے دین کے
چور ہین سو اسوقت کے بعضے علما حضرت رسالت پناہ کی امانت داری چھوڑ کر اور اہل دولت
کی خاطر داری مین مشغول ہو کر عوام کے اسلئے تلاش کرتے ہین اور اُنکی خاطر اُن کے مطلب کے
موافق مسئلے بتاتے ہین تا کہ وے معتقد بنے رہین اور مردون زندون کے کہانے دانی

میوہ مٹھائی مالیدہ صدقے وغیرہ سے انکو یاد و شاد کیا کرین اسی واسطے جو کچھ کہ شرک و
بدعت و فسق و فجور عوام لوگون سے ہوتا ہے سبھی یہ حضرات روا رکھتے ہین اور اُنسے راضی
اور اُنکے شکر گذار رہتے ہین اور اُنکے افعال ناشایستہ کو الٹی سیدہی دلیلون سے جواز بتاتے
ہین ادنے بات یہ ہے کہ تمام ہند کے مولوی تارک الصلوۃ کو پکے مسلمان اور کہرے
با ایمان ٹہیراتے ہین اگر کوئی غریب مسلمان قرآن و حدیث و فقہ سے نمازیون کی فضیلت
اور بے نمازیون کی مذمت وعظ مین بیان کرے تو اُس واعظ کی فریاد بے نمازی اپنے
علما کے پاس لے جاتے ہین تب وہان سے ارشاد ہوتا ہے کہ اجی وہابی لوگ بے نماز
کو کافر کہتے ہین وہی تو قرآن و حدیث کے معنے غلط کرتے ہین نماز کا تارک کیسی کافر ہوگا
ہان گنہگار ہے اور تم بڑے بے حیا ہو کہ اُنکے وعظ بدل جا نکر کافر بکر آئے ہو سبحان اللہ عجب ہے
فرض نماز نہ پڑہنے والا مسلمان رہا اور نماز کی تاکید کرنے والا تو کیا بلکہ اُسکے وعظ سننے والا کافر
ہوا افسوس ہے کہ حقانی لوگ تو بیچارے ناواقفون کو نماز پر مستقل اور بپار رہنے کے واسطے آیت
اور حدیثین بیان کر کر اُنکو اپنی نماز پر مضبوط رہنے کے لیے سناتے ہین اور یہ شیاطین نام
کے علما کہ جنکے حق مین اللہ صاحب نے سورہ جمعہ مین فرمایا ہے مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ
ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا یعنے مثل انکی جنپر لادی توریت پہر نہ اُٹھائی اُنہون
نے جیسے مثال گدہے کی پیٹھ پر لے چلتا ہے کتابین اور سورہ مائدہ مین فرمایا وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ
بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ یعنے اور جو کوئی حکم نہ کرے اللہ کے اُتارے پر سو وہ
ہی لوگ ہین کافر جو لوگ کہ امرا و فقرا کے خوشامدی ہین حق کو باطل اور باطل کو حق بتلاتے
ہین خدا کے خوف سے ڈرتے نہین اتنا نہین سمجہتے کہ نماز پڑہنے اور شرک سے بچنے
کی تاکید مین قرآن شریف مین جابجا آیتین موجود ہین اور بے نماز کو خدا ہی تعالی
سورہ روم مین فرماتا ہے وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ
یعنے قائم رکہو نماز کو اور مشرکین سے مت بنجاؤ اور صحیح مسلم مین جابر سے رضی اللہ تعالی عنہ سے
روایت ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ درمیان بندہ کے اور درمیان کفر کے
یعنے فرق چہوڑ دینا نماز کا ہے اور احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ مین بریدہ

رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو عہد درمیان ہمارے اور درمیان منافقون کے ہے نماز ہے پس جسنے چہوڑ دی پس وہ تحقیق کافر ہوا اور ترمذی مین عبد اللہ بن شقیق رضے اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ تہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے نہین دیکہتے تہے کسی چیز کو اعمال مین سے چہوڑنا اسکا کفر سواے نماز کے اور احمد اور دارمی اور بیہقی نے شعب الایمان مین عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت کی ہے کہ اُسنے نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ انہون نے ذکر کیا نماز کا ایک دن پس فرمایا جو کوئی محافظت کرتا ہے نماز پر ہوگی واسطے اُسکے سبب نورانیت کا اور دلیل اور سبب مغفرت کا دن قیامت کے اور جو کوئی نہین محافظت کرتا اُسپر نہ ہوگا واسطے اُسکے نور اور نہ دلیل اور نہ بخشش اور عذاب کیا جائیگا وہ شخص دن قیامت کے ساتہ قارون اور فرعون اور ہامان اور ابی بن خلف کے یعنے جو کوئی کہ نماز کبہی ترک نہ کرے اور فرائض و واجبات اور سنتین اور مستحبات اُسکے ادا کرے ہوگا وہ شخص قیامت کو دن ساتہ نبیون اور صدیقون اور شہداؤن اور صالحین کے اور جو کوئی ترک کرے حشر اسکا ان بڑے بڑے کافرون مشہور کے ساتہ ہوگا کہ جنکا سخت کفر اللہ تعالے نے کلام مین بیان فرمایا ہے یعنے قارون اور فرعون اور ہامان جو کہ وزیر فرعون کا تہا اور ابی بن خلف مشرک تہا دشمن نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا کہ اسکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جنگ اُحد مین اپنے دست مبارک سے قتل کیا تہا اور وہ اشقیا امت سے کہلاتا ہے اور اللہ کی ان سب پر پیشکار ہے پناہ دے اللہ اُن سب کافرون سے بے نماز بہی قیامت کے دن انہین سبکے ساتہ ہوگا اور ابن ماجہ مین ابی درداء سے روایت ہے کہا کہ وصیت کی مجہکو دوست میرے نے یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ نہ شریک کر تو ساتہ اللہ کے کسیکو اگرچہ ٹکڑے ٹکڑے کیا جاوے تو اور جلایا جاوے تو اور مت چہوڑ نماز فرض کو جان بوجہ کر پس جو کوئی ترک کرے اسکو جان بوجہکر پس تحقیق بری ہے اُس سے ذمہ اور نہ پی شراب پس تحقیق وہ کنجی ہے ہر برائی کی یعنے جو کوئی ترک کرے اسکو جان بوجہکر بری ہوا اُس سے ذمہ یعنے عہد اسلام کا اور خارج ہوا وہ شخص دائرہ اسلام سے اور معجم کبیر مین ہے کہ تارک نماز جولاف اسلام کی مارتے ہین

تتمہ

فاتبعوہ الآیۃ سورہ

رواہ احمد و النسائی والدارمی

[illegible]

سو کہاتے ہین ہمارا ذبیحہ اور نہین پڑہتے ہماری نماز سو کچہ اعتبار نہین اُنکا مُنہ پہیر نا ہمارے قبلہ کی طرف نماز کے نال سکے سوا اور حضرت عمر بن الخطاب اور ابن مسعود اور ابن عباس اور معاذ بن جبل اور جابر بن عبد اللہ اور ابو الدرداء رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین اور سوا ان صحابہ کے حضرت امام احمد بن حنبل اور ابو داؤد اور عبد اللہ بن المبارک اور امام نخعی اور حکم بن عیینہ اور ابو ایوب السختیانی اور سوا اسکے بہت سے تابعین رح اور تبع تابعین رح تارک الصلوۃ کو کافر کہتے ہین اور حضرت امام شافعی رح اور امام مالک رح اُسکو قتل کا حکم دیتے ہین اور امام اعظم رح اُسکو قید ہمیشہ کی لازم گنتے ہین یہانتک کہ توبہ کرے اب یہان اکثر بہیر زادے جیسکہ حقانی لوگون سے یہ حدیثین سنتے ہین تو فوراً کہہ بیٹہتے ہین کہ کیا امام اعظم رح کو اتنا علم نہ تہا جو کہ اُنہون نے بے نماز کو کافر نہ کہا جواب حضرت امام اعظم رح نے بالفرض اگر کافر نہین فرمایا تو نماز کا ترک کرنا بھی نہین فرمایا بلکہ اُنہون نے بے نماز کو ہمیشہ کی قید کا حکم دیا ہے یہانتک کہ توبہ کرے خیر تارک نماز اگر اتفاقی کافر نہین تو اختلافی کافر تو ہے اب دیکہو کہ باوجود اسقدر نماز کی تاکید کے قرآن و حدیث و فقہ سے ہوتے ہوئے اسکو سبک اور سہل جانکے چہوڑ دینا اور علماء جہول نے اُنکی خاطر سے اُنکو برا کہکر بے نماز کی مذمت کرنے والے کو وہابی و کافر کہنا سراسر حماقت و عداوت ہے

بدعتیون نے وہابی کی نشانیان ٹہرائی ہین

جو کرتے کا چاک سامنے رکہے ڈاڑہی نہ چڑہاوے پاجامہ ٹخنے کے اوپر رکہے بغیر ہلدی کہیکری شادی کرے تیجا دسوان چالیسوان چہ ماہی برسی کا دن مقرر نہ کرے ثواب پہنچانے کی نیت سے اللہ کہانا مسکینون کو کہلاوے تونگرون قاضیون مفتیون مصنفون امیرون مولویون سالہ دارون صبح بیدارون کو نہ کہلاوے یا کہانا کہلا کر نقد نہ دیوے یا کپڑے بانٹے یا کسی کا قرض ادا کر کر ثواب پہونچاوے عرس میلا گونڈا کندوری روٹ چونگ کہچڑا حلوا چپاتی سیویان نہ کرکر اُسکے عوض اور کچہ کہلاوے جہینی جلیبہ سون بسم اللہ مقرری دنون مین سالگرہ نہ کرے بچون کو چوٹی بدہی بڑی پیرون کے نام کی نہ ڈالے نفل نماز بیٹہ کر نہ پڑہے نماز کے بعد یعنی فاتحہ نہ پڑہے صلوۃ کو اول جمعہ کی سنتین یعنی کہانا پانی سامنے رکہہ کے فاتحہ نہ پڑہے جماعت سے وقت فرض کے فوت ہونیکے سبب اول کی سنت نہ پڑہ کر فرض ادا کرنیکے بعد پڑہے تراویح کی تسبیحین چلا کر نہ پڑہے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فقط گنہگارون کا شفیع سمجہکر کفار و مشرکون کا بھی

شفیع بنجانے بزرگون سے حاجات نہ طلب کرے بزرگون کی نذر نہ کرے اللہ صاحب کی نذر کرکے
ثواب بزرگون کو پہونچا دے اور انبیا اولیاء کو غیب دان مشکل کشا حاجت روا نفع وضرر پہونچانے
والے دور و نزدیک سے برابر سننے والے نہ جانے شیخ سدو شاہ دولہ وغیرہ کی نذر کا بکرا حرام کہے
اول وقت نماز پڑہے ساری سر کے بال کہے آداب بندگی کورنش تسلیم مجرا نہ کرے فقط السلام
علیکم کہے سالار بخش مدار بخش پیر بخش خواجہ بخش امام بخش ڈہونڈو گہرو نتہو کے نام بدلکر رکہے نکاح
کے بعد ولیمہ کرے تعزیہ علم شدے بغل ڈنال بیج ٹٹی بنانا فقیر ہونا تعزیون کے پاس قبرون کے
پاس کہچڑی شربت لیجانے اور پیر پرستی گور پرستی چلہ پرستی طاقچہ پرستی سے منع کرے شب برات
کا حلوا چپاتی رمضان کی سیویان محرم کے روٹ صفر کی گہنگیان گلگلے ربیع الاول کے کہیر
چپاتی رجب کے کونڈے پیر کی گیارہوین میت کی جنازے کے سرہانے دو روٹیان رکہنا قبر پر
پہولون کی چادر و غلاف ڈالنا قبرون پر چراغ جلانا طواف و سجدہ کرنا منتین ماننا سہاگن
کے جنازے پر لال کپڑا ڈالنا عرس کرنا منع کرے بیوہ کے نکاح ثانی کی تاکید کرے نشہ کی چیزین
نہ کہاوے بیوی گنجفہ چوسر شطرنج نہ کہیلے غرض جو شخص کہ سنت کے کام کرے اور بدعت سے دور
رہے وہ شخص ان خدا فراموشون کے نزدیک وہابی ٹہیرا اور جو ڈاڑہی منڈا دے یا چڑہا ہوے
پائجامہ ٹخنون کے نیچے لٹکاوے شادی مین حلوا جلوا سہرا دسوان بیسوان چہٹی چہٹی وغیرہ
واہیات کرتا رہے بلکہ سنت طریقہ اور اسلام کا رکن سمجہے تو ان نفسانیون کی عقیدے مین وہ
پکا اہل سنت و جماعت ہوا اور بڑی جماعت والا کیونکہ بہت سارے لوگ یہہ سب کام کرتے ہین
اگرچہ کفر و شرک و بدعت و گناہ ہین اچہا کام کرنے والے خدا و رسولؐ کے تابعدار تہوڑے ہین مگر
انکے مجتہدون کے فتوے سے یہہ لوگ چہوٹی جماعت والے ہین اور انکی جماعت سے خارج ماشاء
اللہ آفرین برین مسلمانی و ایمانداری مرحبا تو کیا بلکہ زوف برین حق پوشی و طرفداری خدا لعنت
کرے ایسے لوگون پر جنہون نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کو اُلٹ پلٹ کر دیا افسوس ہے کہ ان نیا و فی اللہ
مذہب والون کو سنت پر عمل کرنے اور شرک و بدعت کی چہوڑنیکے واسطے اگر کوئی حقانی از روے
خیرخواہی کے انکو کہے تو بہت ہی برا مانتے ہین جیسے **نقل** ہے کہ ایک بیمار کے آس پاس کئی
حکیم جمع ہوکر اُس بیمار کے واسطے کڑوی کسیلی دوائین اسکے مفید مرض کہ جنسے اُس بیمار کو فائدہ پہونچے

تجویز کر رہے تھے وہ بیمار ان دواؤن کے نام سُن سنکر کڑوا ہوتا تہا اس اثنا مین کسی احمق نے کہا کہ اسکو
بادام کا حلوا کہلاؤ وہ بیمار اُس بات کے سنتے ہی کہنے لگا کہ ذرا اس حکیم کی بات تو سُنو دیکہو تو
اسنے اچھی دوا تجویز کی ہے سو اُس بیمار نے بادام کا حلوا اپنے واسطے پسند کیا اگرچہ اُسکے حق مین
مضر تہا سو ویسے ہی ان جاہل مشرک اور بدعتیون کو جہالت کی بیماری ہے نصیحت کی کڑوی دوا
سے کڑوے ہو جاتے ہین اور شرک و بدعت کی رسم کو جائز بتلانے والے کو میٹھا بادام کا حلوا سمجھکر انکو اپنا
خیر خواہ جانتے ہین **بیت** حق کو باطل مت کرو یارو خدا کے واسطے ✤ بغض و کینہ چھوڑ دو
یارو خدا کے واسطے ✤ بعضے احمق جو اپنے قیاس پر مسائل دینی مین اجتہاد کر رہے ہین سو کہتے ہین کہ
کسی مقدس کے روح کے نام سے کسی جانور کو مشہور کرنا جائز ہے جیسا کہ یہ گائی سید احمد کبیر کی
ہے یا مُرغا رجب سالار کا یا بکرا خواجہ احمد بسوی کا کیونکہ سعد رضہ صحابی نے کنوان کہدوا کے
اپنی والدہ مرحومہ کے نام سے مشہور فرمایا تہا **جواب** اس قیاس پر تم جو فلانے بزرگ کا
جانور کہا کرتے ہو سو اپنے موئی خویشون کے نام کے جانور کیون نہین کرتے کوئی تم مین کا یہ
نہین کہتا کہ امان کا بکرا باوا کی گائی دادی کا مرغا دادا کی مرغی دوسرا یہ کہ سعد بن عبادہ
خزرج کے قبیلے کے سردار تھے وہ دومۃ الجندل کی لڑائی کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمراہ گئے تھے
اُنکی والدہ عمرہ مسعود کی بیٹی قیس کے پوتے تھے جو مسلمان ہو کر حضرت کی بیعت سے مشرف ہوئی تہین سو
مدینہ منورہ مین یکایک گذرنے لگے حاضرون نے کہا کہ وصیت کیجو تب اُنہون نے کہا کہ کس چیز کی
وصیت کرون مال جو ہے سو سعد کا ہے بعد ایک مہینے کے سعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ مدینہ
کو آئے حضرت نے اُس بی بی کی قبر پر جنازہ کی نماز پڑہی سعد نے اپنی ما کے انتقال کیوقت کا نہ
ہونے حضرت کی جناب مین عرض کی کہ یا رسول اللہ کیا میری خیرات اُسکو فائدہ دیتی ہے تو آپنے فرمایا
کہ ہان تب سعد نے کہا کہ فلانا باغ اُسکی جانب سے صدقہ ہے یعنے محتاج لوگ اُسکا میوہ کہایا
کرین کوئی اس باغ کو کبھی نہ بیچے نہ مالک بنے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ سعد نے کہا کہ میری
مان موئی ہے اُسکے حق مین کون سی خیرات بہتر ہے آپنے فرمایا کہ پانی یہ حدیث مشکوۃ کے باب
فضل الصدقہ کے دوسرے فصل مین سعد بن عبادہ کی روایت سے ہے کہ تب سعد نے ایک کنوان کہدوایا اور کہا
کہ یہ کنوان سعد کی مان کے لیے ہے یعنے انکی نیابت سے کہدوایا انتہی ان روایتون سے غرض یہ ہے کہ اہل بدعت

جو مردون کے باب مین رسمین تراشا کرتے ہین اور قصہ کی سند غلطی سے لاتے ہین سو گنجایش رکھتے
اور اہل سنت کو تو اب پہونچانیکا ڈھب بھی معلوم ہوگیا اور یہ بھی دریافت ہوگیا کہ کسی روایت مین
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سعد کو کنوان کہود کر اپنی والدہ کا کر کے شہرت دینے کو واسطے نہین فرمایا
نیم ملاؤن نے جو اس بہتان کو اختیار کیا ہے اسکا سبب شاید یہ ہے کہ ایک بڑے محدث کی فارسی
کتاب مین اس قصے مین کاتب کی غلطی سے گفت کی جگہ بگو لکھا گیا ہے سو نیم ملاّ ن دہوکہا کہا
ہنستے حضرت پر کر بیٹھے ہین سو اسحدیث سے تیجا دسوان بیسوان چالیسوان سہ ماہی ششماہی ماہی
برسی حاضری توشہ صحنک سال بسال کا عرس کہان سے نکلا اور یہ جو نیم ملا هٰذِهٖ لِاُمِّ سَعْدٍ سے
مردون کا کہانا کہانا جائز کہتے ہین اگر ام سعد کا کنوان کرکے فرض کرین تو بھی مردے کا کہانا کہملانے
اسپر قیاس نہین ہوسکتا ہان اگر کسی برتن مین پانی لیکے اسکو چہونا اور تبرک اور ام سعد کا روح
اسپر آتا مانکے اور اس پانی کو یہان بانٹنے سے وہان ام سعد کو چڑہتا ہے کرکے یا ام سعد کے کسی مراد
بر آنیکے واسطے پانی چڑہانے کی منت مانکے ام سعد کا پانی کہا جاتا تو مردے کا کہانا کہملانیکا قیاس
اسپر صحیح ہوتا تامل کیا چاہیے کہ هٰذِهٖ لِاُمِّ سَعْدٍ کی عبارت مین لام ملک کے معنے سے نہین ہوسکتا
بنانیکے معنی سے نہ ہبہ کو قبض و تصرف کے معنے نہ چہینی کی خصوصیت کے واسطے نہ منت چڑہانیکی خصوصیت کے واسطے
پہر جب منت نہین تو باقی رہی وہ خصوصیت کہ انکے ذمے جو نذر تہی اسکے ادا کے واسطے بہلا هٰذِهٖ
لام سعد کے قیاس پر کس صحابی نے عمل کرکے کسی کہانے یا کپڑے کو یا جہنڈی کو یا نقشے کو یا کسی پرندے
یا چوپائے کو اپنے سوے باپ دادا یا بہن یا بیٹا بیٹی کا کرکے ٹہیرایا اور شہرت دیا ہان مردے کی
جانب سے محض اللہ جل شانہ کی خوشی کے واسطے پیغمبر کے فرمودے کے موافق کچھ خیرات دینی مستحب ہے تا بہ اسکے
رسم و عادت ٹہیرلیکے ناموری اور لوگون کے بتانے اور سنانے کو واسطے عمل مین لانا بیشک شیطانی
کام ہے ام سعد کے قصہ کو اس سے کیا نسبت پہر نیم ملایان خطرہ ایمان جو اسحدیث سے دن تیو ہار مردون کا
کرنیکا اور منتون کے حرام کہانے کا فتوی لوگون کو دیتے ہین سو ان حدیثون کا مضمون انپر درست
آتا ہے اَجْرَأُكُمْ عَلَى الْفَتْوٰى اَجْرَأُكُمْ عَلَى النَّارِ یعنے تم مین کا جو بڑا ڈہیٹھ ہے فتوی پر سو بڑا
ڈہیٹھ ہے آگ پر اور اَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا یعنے فتوی دیو بے علم سو آپ گمراہ ہوئے
اور دوسرون کو گمراہ کیا پہر کسی صحابی اور تابعی اور کسی دوسرے عالم بلکہ جاہل نے بھی اس کنوئین کے

پانی کو تبرک نہین ٹھیرایا اور کسی طرح آداب اسکا بجا نہین لاے برخلاف بدعتیون کی جو پیر پیرون کے نام کے
کہانون کو تبرک سمجھتے ہین اُسکے آگے ہاتھ باندھ کر عود جلاکے پیچھے پیٹھ سر جھکاکے آداب بجا لاکر
کہاتے ہین پیران اور واحدون کو چڑھاتا تو بعینہ ہندون کے رسم سے اسی کو دیکھے اپنے بزرگون کے
ارواح کا پوجا کرتے ہین یہ شرک بدعتی شعار اُسکا نام ظاہر مین ایسا نام رکھے جا بے اوپر کو بہتلاتے
ہین سو کہتے ہین کہ یہ فاتحہ ہے تبرک ہے نیاز ہے نوشتہ ہو جھنگ ہے واللّٰہ اعلم بما یعملون
یعنے اللہ صاحب اچھا جانتا ہے جو بہرا ہے اُنکے دلون مین مسئلہ جو جانور کہ اللہ کے سوا اور کے
نام کا مشہور ہوا اُسکا کہانا حرام ہے جناب قدوة المفسرین زبدة المحدثین حضرت مولانا شاہ عبد العزیز
قدس سرہ العزیز نے لکھا ہے استفتا مین جو کہ زبدة النصائح فی مسائل الذبائح مین موجود
فرماتے ہین مدار حل وحرمت ذبیحہ بر قصد و نیت ذابح ست اگر بہ نیت تقرب الی اللہ یا بوی
اکل خود یا برای تجارت و دیگر امور مباحہ ذبح مے کند حلال است والا حرام گفت در تفسیر پوری
زیر قول تعالے وَمَآ اُھِلَّ بِهٖ لِغَیْرِ اللّٰہِ گفتہ علما اگر بہ تحقیق مسلمانے ذبح کرد ذبیحہ را و
قصد کرد بذبح آن تقرب بسوے غیر خدا گردد آن مسلمان مرتد و ذبیحہ او ذبیحہ مرتد ست انتہی
ذبح کرد کسے براے آمدن امیر و مانند آن مثل یکے از بزرگان حرام مے شود آن ذبیحہ چراکہ
شہرت دادہ شد بآن غیر خدا اگرچہ ذکر کرد نام خدا را بر آن یعنے بسم اللہ گفت واگر ذبح
کرد براے مہمان حرام نشود زیرا کہ مہمانی سنت ابراہیم خلیل اللہ ست و بزرگی کردن مہمان
بزرگی کردن خدای تعالے ست و وجہ فرق درمیان ہر دو صورت آنست کہ اگر کسے پیش کرد
آن ذبیحہ را تا کہ بخورد از گوشت آن باشد ذبح براے خدا و نفعی براے مہمان یا براے ولیمہ یا
برای فائدہ تجارت واگر پیش نہ کرد آن ذبیحہ را تا بخورد بلکہ دفع کرد او را برای غیر خدا باشد یا براے
بزرگی غیر خدا پس حرام شود ویا کافر شود دو قول اند ہمچنین ست در بزازیہ و شرح وہبانیہ
گویم و در کتاب صیدیہ مذکور ست کہ بتحقیق آن ذبیحہ مکروہ میشود و کافر نمے شود فاعلش زیرا کہ بتحقیق
ما بد گمانی نمے کنیم بمسلمان کہ بتحقیق تقرب میکند آن مسلمان بسوی آدمی باین ذبح کردن باشد آن
در شرح وہبانیہ از ذخیرہ مذکور ست و نظم کرد او را پس گفت و فاعل آن ذبیح ہمہ فقہا گفتہ اند
کہ کافر ست و فضلی و اسماعیل کافر مے گویند و ہمچنین ست در مطلوب المومنین و اشباہ النظائر

و در حدیث ست نفرین کرد خدا کسے را که ذبح کرد برائے غیر خدا رواه احمد و نیز ملعون ست هر که ذبح
کرد برای غیر خدا رواه ابو داؤد و در غرائب ابی عبید و بستان فقیه و کنز العباد مذکورست که
به تحقیق جائز نیست ذبح کردن گاؤ و گوسفند نزد گورها برائے قول آنحضرت که لَا عَقْرَ فِي
الْاِسْلَامِ نیست عقر در اسلام یعنے ذبح نزد قبور و همچنین ست در کتاب سنن ابی داؤد و همچنین
جائز نیست ذبح کردن به عمارت نو و نزد یک خریدن سرای چه به تحقیق پیغمبر صلے الله علیه وسلم منع
فرموده اند از ذبیحه های جن برای اینکه به تحقیق او شان را بزرگی بکروند پس باطل کرد پیغمبر خدا او
منع فرمود از ان و همچنین ست در کتب شافعیه رحمهم چنانچه گفته است امام نووی در شرح صحیح مسلم
در تفسیر حدیثی که روایت کرده است آنرا از قول آنحضرت صلی الله علیه وسلم نفرین کرد خدا کسے را که نفرین
کرد پدر خود را و نفرین کرد خدا کسے را که ذبح کرد برای غیر خدا و اما ذبح کردن برای غیر خدا پس مراد بان
ذبح اینست که ذبح کرده شود بنام غیر خدا مانند کسے که ذبح کرد برای بت یا صلیب یا برای موسے
و عیسے و کعبه و مانند آن پس همه اینها حرام اند و حلال نشود این ذبیحه برابرست که باشند ذابح
مسلمان یا نصرانی یا یهود چنانچه تصریح کرده است بر و شافعی رحمه و اتفاق کرده اند بر آن اصحاب ما
پس اگر اراده کرد ذابح با وجود آن بزرگی مذبوح را برائے غیر خدا و عبادت را بغیر خدا باشد آن
کفر پس اگر باشد ذابح مسلمان پیش ازین ذبح کردن گردد بسبب ذبح مرتد و ذکر کرد شیخ ابراهیم
مروزی از اصحاب ما که چیزے که ذبح کرده شود نزد استقبال پادشاه برای تقرب بسوی او به تحقیق
فتوی دادند اهل بخارا به تحریم آن مذبوح چرا که او از جمله ما اهل لغیر الله ست و گفت رافعی جز این نیست که
ذبح میکنند این برای طلب خوشنودی وقت آمدن پادشاه پس آن ذبح کردن مانند ذبح عقیقه است
برای پیدائش مولود و مانند این کفایت نمیکند حرمت را والله اعلم پس اگر گفته شود که قوله تعالے وَمَا لَكُمْ اَنْ لَا
تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ یعنے
چیست مر شمارا که نمیخورید از گوشت چیزے که یاد کرده شد برے نام خدای تعالے و حالانکه تفصیل کرد خدای
تعالی برای شما آنچه حرام شده بر شما مگر آنچه لاچار شوید بسوی خوردن آن و همچنین قوله تعالے فَكُلُوْا مِمَّا
ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ یعنے پس بخورید از آنچه یاد کرده شد نام خدای تعالی بروے
اگر بقرآن ایمان آورده اید عام ست شامل چیزے را که قصد کرده شود با تقرب بسوی خدا و غیر او پس

میباشد همه حلال گوییم این آیات عام اند مخصوص بآیت دیگر و او قوله تعالی است در سوره مائده
حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ
وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ یعنی حرام کرده شد بر شما مردار و خوردن خون
روان و گوشت خوک و آنچه آواز بر آورده شد بغیر خدا تعالی را بآن و آنچه بخفه بمرد و آنچه بسنگ زدن یا مانند
آن بمرد و آنچه از بلندی افتاده بمرد و آنچه بشاخ زدن حیوانی دیگر بمرد و آنچه درنده او را بخورد مگر آنچه ذبح
کنید آنرا از حیوانها مذکور یعنی آنرا اگر زنده در یابید و ذبح کنید حلال باشد و نیز حرام است آنچه ذبح کرده شد بر نصب
یعنی نشانها پس اگر به تحقیق مردی مسلمان خفه کرد گوسفند را و بسم الله گفت بر آن حلال نشود گوسفند با وجود
که نام خدا بر وی مذکور شد و همچنین وقتی که ذبح کند گوسفندی را بر نشانی از نشانها یا بر قبری از قبرها
و اراده کند بآن ذبح تقرب را بسوی صاحب قبر یا صاحب نشان و بسم الله گوید بر آن گوسفند حلال
نشود باین آیت صریح و بنای همه آن بر اراده تقرب است بسوی غیر خدا یا تبدیل کردن طریق که مشهور است در
ذبح از استعمال آله تیز کرده شده و مانند آن پس دانستیم که به تحقیق قوله تعالی قَدْ فَصَّلَ لَكُمْ حواله است
بر چیزیکه مذکور است در آیات دیگر مانند آیه سوره مائده و غیره و بود وجه نزول این آیت اعتراض مشرکین که
میگفتند بمسلمانان بطور الزام که شما نمیخورید مردار را و حالانکه کشته است او را خدا و میخورید چیزی را که میکشید از دستهای
خود پس ترجیح دادید کشته خود را بر کشته خدا پس جواب داد خدای تعالی از آن باینطور که به تحقیق مردار مذکور شده
است با او نام خدا پس برای همین حرام کرده شد و همچنین بسنگ مرده شده و از جای بلند افتاده شده
کشته نشد بطوریکه پروانگی داده شد در آن از جانب خدا پس حرام کرده شد و جانوری که کشتیم او را
بدستهای خود جز این نیست که گردید حلال برای آنکه کشتن آن واقع شده است بحکم خدا و موافق طریقه
مشروع بطوریکه بر آمد از آن خون مسفوح و یا ذکر نام خدا پس حلال کردن این و حلال کردن بعینه تعظیم است برای
حکم خدا و اما تقریر قتل پس مغالطه وهمی است چرا که همه ما کشته خدا اند برابر است که باشد قتل از دستهای ما یا غیر ما یا بمیرد خود
چه نیست موت نزد ما مگر بحکم خدا و برای همین اتفاق کردند اهل سنت و جماعت که به تحقیق مقتول مرده
است بسبب اجل خود والله اعلم و آنچه واقع شده است در بیضاوی و غیره آن از تفاسیر که مفسران گفته اند
وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللهِ ای آنچه بلند کرده شود آواز بآن نزدیک ذبح او برای بت پس مبنی است بر جاری
بودن عادت مشرکین در آن زمانه و برای همین فرق نکردند مفسران در تفاسیر قدیمه میان آنچه ذکر کرده شود

نام غیر خدا بر وی درمیان آنچه کرده شود بذبح آن نزدیکی بسوی غیر خدا چرا که مشرکین آن وقت بودند
خالص در کفر بودند وقتی که قصد می کردند تقرب را بذبح جانوری بسوی غیر خدا ذکر میکردند بر آن
نزد ذبح نام آن غیر بخلاف مشرکان مسلمانان پس اینها آمیزش میکنند میان کفر و اسلام پس قصد
میکنند تقرب را بسبب ذبح بسوی غیر خدا و ذکر میکنند نام خدا را بر آن عند الذبح پس اول کفر است
صریح و دوم کفریست که در صورت اسلام است و اعتقاد میداشتند که نیست راهی برای ذبح کردن مگر
این برابر است که باشد ذبح برای خدا یا برای غیر خدا و البته جاری شده است این عادت در زمانه
ما نیز پس بتحقیق ایشان مشهور میکنند که فلان ذبح میکند گاو را برای سید احمد کبیر مثلا برابر است که بسم الله
دیگر گویند نزد ذبح یا گذارند کار یابند و آنچه واقع شده است در هدایه و مکروه است آنکه ذکر کند با نام خدا تعالی
چیزی دیگر را و آن اینست که بگوید وقت ذبح اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ عَنْ فُلَانٍ الهی قبول کن از فلان
و این سه مسئله اند یکی آنکه ذکر کند بطریق اتصال نه بطور عطف پس مکروه میشود و حرام نمیشود ذبیحه و
او مراد است با آنچه گفت و مثالش آنکه گفته شود بِسْمِ اللّٰهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ چرا که شرکت یافته
نشد پس نشد ذبح واقع برای غیر خدا اگر آنکه مکروه است ذبیحه جهت موجود شدن نزدیکی از
روی صورت پس متصور میشود بصورت حرام دوم آنست که ذکر کند بطور وصل بر طریق عطف
و شرکت باینطور که بگوید بِسْمِ اللّٰهِ وَاسْمِ فُلَانٍ یا بگوید بِسْمِ اللّٰهِ وَفُلَانٍ یا بِسْمِ اللّٰهِ وَ
مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ بکسر دال پس حرام میشود ذبیحه چرا که بتحقیق شهرت داده شد بآن غیر خدا
و صورت سوم آنست که بگوید ذابح کلامی را که علیحده باشد از نام خدا از روی صورت و معنی
باینطور که بگوید پیش بسم الله گفتن و پیش از افگندن ذبیحه را بر زمین یا بعد ذبح و این باکی نیست
برای آنکه مرویست که پیغمبر صلی الله علیه وسلم فرموده بعد ذبح اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ هٰذِهٖ عَنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ
مِمَّنْ شَهِدَ لَكَ بِالْوَحْدَانِيَّةِ وَلِيْ بِالْبَلَاغِ یعنی بارخدایا قبول کن این ذبیحه را از امت محمد صلعم
از کسانیکه گواهی داده اند ترا بوحدانیت و مرا برسانیدن رسالت و شرط ذبح آن ذکر خالص است
صرف بنابر آنچه ذکر کردیم از آنکه بتحقیق اراده تقرب بسوی غیر خدا حرام کننده است مر ذبیحه را
برابر است که باشد تقرب بطور استقلال یا بطور شرکت و هرگاه شناختی معنی این کلام را شناختی
که البته صاحب هدایه بنا نهاده است مسئله را در صورتیکه چون نباشد مذکور نزدیک

بقصد تقرب بسوی غیر خدا بلکہ باشد ذکر خالص پس آن وضع مسئلہ علیحدہ است از مسئلہ یا کہ نہادہ شدہ
است در صورتیکہ مقصود تقرب بسوی غیر خدا باشد پس البتہ آن صورت حرام ست مطلق و منشاء خبطی
نیز این کہ آنچہ واقع شدہ است در تفسیر احمدی از تفریع قول وے بر آنچہ واقع شدہ است در ہدایہ و
نقل کردہ است در تفسیر ہمچنانکہ ذکر کردیم و آن تفریع قول وی ست وَمِنْ هٰهُنَا عُلِمَ اَنَّ
الْبَقَرَةَ الْمَنْذُوْرَةَ لِلْاَوْلِيَاۤءِ كَمَا هُوَ الرَّسْمُ فِيْ زَمَانِنَا حَلَالٌ طَيِّبٌ لِاَنَّهٗ لَمْ يُذْكَرِ
اسْمُ غَيْرِ اللّٰهِ عَلَيْهَا وَقْتَ الذَّبْحِ وَاِنْ كَانُوْا يَنْذِرُوْنَهَا لَهُمْ اِنْتَهٰى مبنی ست
بر غفلت از کلام صاحب ہدایہ و آن قول وے ست وَالثَّالِثَةُ اَنْ يَّقُوْلَ مَقْصُوْدًا عَنْهُ صُوْرَةً
وَّمَعْنًى الخ پس البتہ انفصال معنوی چگونہ متصور خواہد شد چون باشد نذر برائے اولیا پس البتہ
بعینہ تقرب ست بسوی غیر خدا پس نیت او شان ہمیشہ است تا وقت ذبح پس نیست انفصال
از روئے معنے ہرگز برائے آنچہ ثابت شدہ است در قواعد فقہ از ہمیشہ ماندن نیت تا
آخر عمل و نیز مبنی ست بر نہ فرق کردن میان ذکر خالص کہ نہادہ است صاحب ہدایہ مسئلہ را
در آن و میان چیزے کہ مقصود باشد بوی تقرب بسوی غیر خدا کہ نہادیم ما مسئلہ را در آن و کجا است
این از آن واللہ اعلم اور تفسیر فتح العزیز مین فرماتے ہین وَمَا اُهِلَّ بِهٖ یعنے دیگر
آن جانور کہ آواز بر آوردہ شد و شہرت دادہ شد در حق آن جانور کہ لِغَيْرِ اللّٰهِ یعنے برائے غیر
خدا ست خواہ غیر آن بت باشد یا روح خبیث کہ بطریق بہوک کہ بنام او بدہند و خواہ
جنی مسلط بر خانہ یا سرائے کہ بدون دادن جانور از ایذائے سکنہ آنجا دست بردار نشود و
یا توپ وانہ کردن نمے دہد و خواہ پیرے یا پیغمبرے را باین وضع جانورے زندہ مقرر کردہ
دہند این ہمہ حرام ست و در حدیث صحیح وارد ست مَلْعُوْنٌ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ یعنے ہر کہ
بذبح جانور تقرب بغیر خدا نماید ملعون ست و خواہ در وقت ذبح نام خدا بگیرد یا نہ زیرا کہ چون
شہرت داد کہ این جانور برای فلانیست ذکر نام خدا وقت ذبح فائدہ نکرد چہ آن جانور منسوب
بآن غیر گشت و خبثے در وے پیدا گشت کہ زیادہ از خبث مردار ست زیرا کہ مردار بے
ذکر نام خدا جان دادہ است و جان این جانور را از آن غیر خدا قرار دادہ گشتہ اند و آن عین
شرک ست و این خبث در وے سرایت کرد دیگر بذکر نام خدا حلال نمے شود مانند سگ

وشوک که اگر بنام خداوند ذبح شوند حلال میگردند که این مسئله آنست که جان برای غیر جان آفرین
نثار کردن درست نیست و ماکولات و مشروبات و دیگر اموال را نیز اگرچه از راه تقرب بغیر الله
دادن حرام و شرک است اما اگر از راه تقرب الی الله تعالی بفقرا و مساکین داده ثواب آن که عاید
بانبنده میشود از آن غیر ساختن جایز است زیرا که انسان را میرسد که ثواب عمل خود را بغیر خود بخشد
چنانکه میرسد که مال خود را بغیر خود میدهد و جان جانور مملوک آدمی نیست تا او را بکسی تواند
بخشید و نیز دادن مال ازین جهت مستوجب ثواب است که آدمیان بوی منتفع میشوند و
چون مردها بعد از مفارقت اینجهان قابل انتفاع بعین مال نمانده اند طریق نفع رسانیدن
بآنها در شرع چنین قرار یافت که ثواب اموال را که بمستحقان برسانند بآنها عاید سازند چون
جان جانور اصلاً قابل انتفاع آدمی نیست در زندگی پس از مردگی نیز قابل انتفاع او نباشد
آری اضحیه از طرف مرده کردن در حدیث صحیح آمده است لیکن معنیش همین است که دادن جان
برای خدا و ثواب یکدارو بآن مرده بخشیده شود نه آنکه ذبح برای مرده کرده آید و بعضے جهال مسلمین در
این مقام کج فهمی میکنند و میگویند که گوشت را پخته بنام مرده ها دادن بلاشبه جایز است
و ما نیز از ذبح کردن جانور بنام آن مرده همین قدر قصد می نماییم برای فهمانیدن ایشان
یک نکته کافی است که بایشان باید گفت که هرگاه شما ذبح کردن جانور بنام غیر خدا نذر میکنید اگر
عوض آن جانور گوشت بهمان مقدار خریده و پخته بفقرا بخورانید در ذهن شما آن نذر ادا میشود
یا نه اگر میشود راست میگویید که مقصود شما از ذبح نیز از گوشت خورانیدن برای ثواب
آن مرده نبود و الا تقرب بذبح نذر او کرده آید و شرک صریح لازم می آید و در لفظ این آیت
کریمه که در چهار جا از قرآن مجید وارد شده تامل باید کرد که مَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَیْرِ اللّٰهِ فرموده اند
مَا ذُبِحَ بِاسْمِ لِغَیْرِ اللّٰهِ پس ذبح کردن بنام خدا همراه شهرت دادن و آواز بر آوردن
بانکه فلانے گاؤ و فلانے بز و فلانے می کنند هیچ فایده نمی کند و گوشت آن جانور حلال نمی
گردد و اُهِلَّ را بر ذُبِحَ حمل کردن خلاف لغت و عرف است هرگز اهلال در لغت عرب و عرف
آن دیار و آن وقت بمعنے ذبح نیامده در هیچ شعر و هیچ عبارت بلکه اهلال در لغت عرب بمعنے
بلند کردن آواز و شهرت دادن است چنانچه اهلال هلال و استهلال طفل که تولد شود و اهلال

بمعنے تلبیہ حج وغیر ذلک مستعمل ست واگر کسے بگوید أَهْلَلْتُ لِلّٰهِ ہرگز معنے ذَبَحْتُ لِلّٰهِ فہمیدہ
نخواہد شد ونیز آنکہ اہل را بمعنے ذبح حمل کردہ شود پس ذُبِحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ مراد خواہد شد ذُبِحَ بِاسْمِ غَيْرِ
اللّٰهِ از کجا فہمیدہ شود تا مدعاے این مردم حاصل شود پس درین عبارت اہلال را بمعنے ذبح
گرفتن باز لغیر اللہ را بجای باسم غیر اللہ ساختن قریب بتحریف کلام الٰہی میرسد در نیشاپوری
میگوید أَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ لَوْ أَنَّ مُسْلِمًا ذَبَحَ ذَبِيحَةً وَقَصَدَ بِذَبْحِهَا التَّقَرُّبَ إِلَىٰ غَيْرِ اللّٰهِ
صَارَ مُرْتَدًّا وَذَبِيحَتُهُ مُرْتَدَّةٌ انتہی یعنے اجماع کردند علماء برانیکہ اگر مسلمانی ذبح کرد
حیوانی را وقصد کرد بذبح او نزدیک شدن وقرب جستن سوی غیر خدا تعالی آنکس مرتد گشت و
حکم ذبیحہ او حکم ذبیحہ مرتد باشد فقط وکافران در جاہلیت در وقت برآمدن از خانہ در راہ بنام بتان
آواز میکردند وچون بمکہ معظمہ میرسیدند طواف خانہ کعبہ می نمودند این طواف ایشان بخانہ خدا
ہرگز از ایشان مقبول نبود ولہذا حکم شد فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا
یعنے پس نزدیک نشوند مشرکان مسجد حرام بعد ازین سال پس در اینجا نیز چون آواز
برآوردند وشہرت دادند کہ این جانور از فلانے ست وبنام فلانیست وبرای او می کنیم در وقت ذبح
بنام خدا ذبح کنانیدند اصلا موجب ترتیب حلت گشت وسرش آنست کہ نزد عوام طریق
ذبح جانور بہر گونہ کہ مقررست متعین ست برای رسانیدن جان برای ہر کہ منظور باشد
چنانچہ فاتحہ وقل ودرود خواندن متعین ست برای رسانیدن ماکولات ومشروبات
بارواح خواہ بقصد رسانیدن ثواب بآن ارواح نمایند یا بقصد تقرب ودفع شر وچاپلوسی وتملق
آری ذکر نام خدا بر آن جانور وقتے فائدہ میدہد کہ قصد تقرب بغیر خدا را از دل دور کردہ وخلاف آن
شہرت وآواز شہرت آواز دیگر دہند کہ ما ازین کار برگشتیم انتہی کلام المحدث الدہلوی واللہ اعلم بالصواب

استفتا

ما قولہم رحمہم اللہ در صورتیکہ کسے جانداری را برای تقرب لغیر اللہ ذبح سازد وعند الذبح تسمیہ ہم
گوید آن جاندار بسبب ذکر تسمیہ حلال میشود یا بسبب تعظیم وتقرب لغیر اللہ حرام میشود بینوا توجروا

جواب ذبیحہ کہ تقربا وتعظیما لغیر اللہ ذبح کردہ شود حرام گردد وذکر تسمیہ بر خلاف نیت مفید
نیست بلکہ اینچنین ذابح را اکثر علما نسبت بکفر کردہ اند چنانچہ در تفسیر نیشاپوری مذکورست

اَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ لَوْاَنَّ مُسْلِمًا ذَبَحَ ذَبِیْحَۃً وَّ قَصَدَ بِذَبْحِہَا التَّقَرُّبَ اِلٰی غَیْرِ اللّٰہِ صَارَ مُرْتَدًّا وَّ ذَبِیْحَتُہٗ مُرْتَدًّا انتھے لیکن اگر کسے جانداری را برای ذبح لغیر اللہ مقرر سازد و عند الذبح قصد تقرب بغیر خدا از دل دور کند و خالصًا لِلّٰہ آنرا ذبح سازد آرے الآن نیت سابقہ حکم عدم و بطلان خواہد گرفت و ذبیحہ بیشک حلال خواہد شد زیرا کہ درین باب معتبر وقت ذبح نیت ولہذا اکثر مفسرین در تفسیر وَمَآ اُہِلَّ لِغَیْرِ اللّٰہِ بِہٖ قید عِنْدَ الذَّبْحِ بیان کردہ اند قَالَ فِی الدُّرِّ الْمُخْتَارِ ذُبِحَ لِقُدُوْمِ الْاَمِیْرِ وَنَحْوِہٖ کَوَاحِدٍ مِّنَ الْعُظَمَاءِ یَحْرُمُ لِاَنَّہٗ اُہِلَّ عَلَیْہَا بِہٖ لِغَیْرِ اللّٰہِ وَلَوْ ذُکِرَ اِسْمُ اللّٰہِ تَعَالٰی وَاَیْضًا ھٰکَذَا فِیْ جَامِعِ الرُّمُوْزِ وَ قُرَّۃِ الْاَنْظَارِ وَ ھِدَایَۃِ الْمُبْتَدِیْ وَ الْاَشْبَاہِ وَغَیْرِہِمَا

نذیر حسین سید محمد	محمد صدر الدین صدر الصدور	قطب الدین محمد	سید محبوب علی جعفری	کریم اللہ ۱۲۴۱ محمد	فقیر احمد سید
ابو عبد الخالق	محمد حافظ سید	مخصوص اللہ محمد	عفی عنہ مملوک علی	عفی عنہ حیدر علی	علی احمد
محمد بن بارک اللہ	فقیر غلام اللہ خادم شرع علی	بٹالوی محمد حسین	احمد اللہ	عمر الدین حافظ	محمود حافظ

مہر علمائے دہلی

مہر علمائے پنجاب

مِنْ زُبْدَۃِ النَّصَائِحِ وَمَا قَالَ مِنْ اَنَّ النِّیَّۃَ لَا دَخْلَ لَہَا فِیْ حِلَّۃِ الْاَشْیَاءِ وَ حُرْمَتِہَا فَفِیْہِ اَنَّہٗ یَلْزَمُ عَلَیْہِ حِلَّۃُ الذَّبِیْحَۃِ لِقُدُوْمِ الْاَمِیْرِ وَالْعُظَمَاءِ وَلَوْ ذُکِرَ اِسْمُ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَھُوَ مُخَالِفٌ لِمَا فِی الدُّرِّ الْمُخْتَارِ وَ قَالَ یَحْرُمُ لِاَنَّہٗ اُہِلَّ بِہٖ لِغَیْرِ اللّٰہِ وَاَیْضًا یَلْزَمُ حِلَّۃُ مَا یُؤْخَذُ مِنَ الدَّرَاہِمِ وَالشَّمْعِ وَالزَّیْتِ وَغَیْرِہَا وَیُنْقَلُ اِلٰی ضَرَائِحِ الْاَوْلِیَاءِ تَقَرُّبًا اِلَیْہِمْ مَعَ اَنَّہٗ حَرَامٌ بِاِجْمَاعِ الْمُسْلِمِیْنَ کَمَا ھُوَ مَنْصُوْصٌ فِی الْبَحْرِ الرَّائِقِ وَغَیْرِہٖ فَانْصِفْ وَلَا تَکُنْ مِّنَ الْمُجَادِلِیْنَ ✽ تراب علی عفی عنہ

استفتاء علماء دہلی و پنجاب و پشاور در باب

مسئلہ شَیْئًا لِلّٰہِ چہ مے فرمایند گروہ حق پژوہ علماء ورثۃ الانبیاء در معنے این عبارت یا شیخ عبد القادر جیلانی شَیْئًا لِلّٰہِ و آیا ورد ساختن این عبارت و اسمائی دیگر صلحا و مثل یا بہیکہ و یا مجدد وغیرہ موجب ثواب است یا موجب کفر و ضلالت یا گناہ صغیرہ

یا کبیره و در پس مجوز این امور نماز باید خواند یا نه یا مانع این امور از فرق ضاله و مبتدعه است از
کتب تفاسیر و احادیث و فقه معتبره افتار ارقام فرمایند جواب درصورت مرقومه باید دانست
که از خواندن یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً لله و یا بہیکہ که ندا بغائب است قباحت شرک
بچند وجه لازم می آید اول اشتراک فی العلم دوم اشتراک فی التصرف که این دو وجه
بعبادت متعلق است سوم اشتراک فی العبادت اما بیان وجه اول و دوم پس احاطه علمی
چه از دور و چه از نزدیک سراً و جهراً آن از هر داعی و ذاکر بالسنه مختلفه دانستن خاصه خدای
تعالی است که باین صفت موصوف و مختص است همچنین صفت تصرف فی الامور باعتبار
جلب نفع و دفع ضر و نقصان بلا خاصه ذات باری است چه اصول شرک سه است یا بذات
او سبحانه و تعالی بباشد یا در عبادت یا در صفات مانند علم و سمع و بصر وغیره و کسی از مخلوق باری
تعالی شارک نیست درین چیزهای مذکوره و عالم الغیب مطلق اوست جل شانه کما قال الله تعالی وعنده
مفاتح الغیب لا یعلمها الا هو کما فی سورة الانعام قال فی المدارک واراد انه هو المتوصل
الی المغیبات وحده لا یتوصل الیها غیره انتهی ما فیه وهکذا فی التفسیر النیشاپوری وقال
الله تعالی قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا الله الایة لیکن هرگاه کسی از
مقبولان درگاه خود را احیاناً بر مغیبات مطلع گرداند اطلاع میشود والا نه اولی تعالی آنحضرت صلی الله علیه و
آله و سلم را با وجود فضل و کمالات اشرف المخلوقات و سید الاولین و الاخرین گردانید باین همه تعلیم فرمود
قل لا املک لنفسی نفعا ولا ضرا الا ما شاء الله ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت
من الخیر وما مسنی السوء ان انا الا نذیر و بشیر لقوم یؤمنون الایة پس ازین آیت
کریمه صاف واضح گردید که قدرت بنده قاصر و علم وی قلیل و صفت بنده همین است چه هر که بنده باشد صفتش
همین خواهد بود به ندانستن علم غیب را نقصان و عیب نیست بآن بنده کامل و تحمل امر نبیه باظهار العبودیة
حتی لا ینسب الیه نقص ولا یعاب من قبل عدم العلم بالغیب فقال قل لا املک لنفسی نفعا
ولا ضرا الی اخر الایة وفیه ان قدرتنا قاصرة وعلمه قلیل وکل من کان عبدا کان کذلک فی القدرة
الکاملة والعلم المحیط لیس الا لله تعالی وقال الکلبی ان اهل مکة قالوا یا محمد الا اخبرک ربک
بالسعر الرخیص قبل ان یغلوا فتشتری فتربح وبالارض التی ترید ان تجدب

فنزلت عنها الی ما اخصبت فانزل اللہ تعالی هذه الایة المراد بالخیر فی قوله تعالی و لو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر هو جلب منافع الدنیا و خیراتها من الخصب و الارباح و الاکساب و قیل المراد به ما یتوصل بامر الدین یعنی لو کنت اعلم الغیب لکنت اعلم ان الدعوة الی الدین الحق تؤثر فی هذا او لا تؤثر فی ذلک فکنت اشتغل بدعوة هذا دون ذلک الی اخرما فی النیشاپوری و عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنهما هکذا فی معالم التنزیل مثل قول الکلبی و یلزم من کون غیره غیر متصرف فی ملکه بوجه من الوجوه الا بامره کونه عالما بالکل و کون غیره غیر عالم بالکل الا باعلامه الی اخرما فی التفسیر النیشاپوری و قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم واللہ لا ادری و انا رسول اللہ ما یفعل بی و بکم رواه البخاری و الحکم بطریق الاعم هو الوجه الاتم والمراد من الامور الدنیویة بالنسبة الیه صلی اللہ علیه وسلم وهی الجوع و العطش و الشبع و الری و المرض و الصحة و الفقر و الغنی و کذا حال الامة الحاصل انه صلی اللہ علیه وسلم یرید نفی علم الغیب عن نفسه و انه لیس بمطلع علی المقدر له و لغیره و المکنون من امره و امر غیره لانه متردد فی امره غیر متیقن بنجاته لما صح من الاحادیث الی اخرما فی المرقات شرح المشکوة للملا علی القاری و هکذا فی الطیبی ثم اعلم ان الانبیاء لم یعلموا المغیبات من الاشیاء الا ما اعلمهم اللہ تعالی احیانا و ذکر الحنفیة تصریحا بالتکفیر باعتقاد ان النبی صلی اللہ علیه وسلم یعلم الغیب لمعارضة قوله تعالی قل لا یعلم من فی السموات و الارض الغیب الا اللہ کذا فی المسایرة للشیخ الهمام کذا فی شرح فقه اکبر للملا علی القاری و فی الخانیة و الخلاصة لو تزوج بشهادة اللہ و رسوله لا ینعقد النکاح و یکفر باعتقاد ان النبی صلی اللہ علیه وسلم یعلم الغیب انتهی ما فی البحر الرائق فی کتاب النکاح و مولانا شاه عبد العزیز قدس سره در تفسیر سوره مزمل میفرماید که متفرق الیه او چیز باید اول احاطه علمی باذکار قلبیه و لسانیه ذکر این با وصف تخالف امکنه و ازمنه و مدرکه و السنه تا ذکر قلبی و لسانی هر ذکر را معلوم کند دوم قوت نزدیک در بدر که او در آمدن و آنرا پیدا کردن حکم صفت او پیدا کردن که در عرف شرع آنرا دنو و تدلی و نزول و قرب خوانند و این دو صفت خاصه ذات پاک او تعالی است هیچ مخلوق را حاصل نیست آری بعضے کفره در حق بعضے از معبودان خود و بعضے پیر پرستان از زمره مسلمین در حق پیران خود هر دو ان اثبات می کنند و در وقت

احتیاج بہمین اعتقاد بآنہا استعانت می نمایند انتہی ما فی التفسیر العزیزی پس ازین معلوم شد
کہ وردیا شیخ عبد القادر جیلانی شیئا للہ و یا بہیکہ بجہت حاجت خواستن و در دفع مرض و بلا جستن ازین
بزرگان رحمہم اللہ تعالی از مسافت بعیدہ قطع نظر از نزد قبر کہ بیانش خواہد آمد جائز نیست کہ درین
شرک لازم مے آید کہ علم غیب بمخلوق ثابت کردن ست و ازین اشتراک فی العلم میشود بہر حال اینچنین ہرگز
نباید کرد کہ ازین شرک پیدا می شود چنانچہ از آیات کریمہ و احادیث و کتب عقائد ہویدا گردید پس ہر کہ
اینچنین اعتقاد در بزرگان دارد کہ ندای من از دور میشنوند در ہر آن ازین جہت وظیفہ این
کلمہ مے دارد مشرک ست پس او نماز نباید خواند کہ عقیدہ شرکیہ دارد اگرچہ بظاہر خود را مسلم میگوید
زیرا کہ صفت علم غیب از اماکن قریبہ و بعیدہ سرًا و جہرًا ہر آنکہ خاصہ او عالم الغیب و الشہادت
است باعتقاد فاسد خود در جناب انبیا و اولیا ثابت می کنند کہ ازین اشتراک فی العلم لازم
می آید بنا بر رد دعوی باطلہ اہل باطل او تعالے در سورہ یوسف می فرماید وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُم
بِاللّٰهِ إِلَّا وَهُم مُّشْرِكُونَ ۝ الآیۃ و در تفسیر بیضاوی سورہ احقاف تحت این آیت کریمہ وَمَنْ
أَضَلُّ مِمَّن يَدْعُو مِن دُونِ اللّٰهِ مَن لَّا يَسْتَجِيبُ لَهُ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهُمْ عَن دُعَائِهِمْ
غَافِلُونَ ۝ نوشتہ لانہم اما جماد و اما عباد مسخرون مشتغلون باحوالہم انتہی ما فی البیضاوی پس ازین
آیت ہم ندا کردن بغائب از دور اصلًا جائز نیست و ہم از نزدیک ایشان باحوال خود مشتغل اند
از ندا و دعا و داعی محض غافل اند کما اتضح من البیضاوی ولہذا قال العلامۃ التفتازانی
فی شرح المقاصد ولا نزاع فی ان المیت لا یسمع انتہی ما فی شرح المقاصد +
و در فتح القدیر و کافی و کفایہ و عنایہ و عینی و غیرہ کتب فقہ ازین کہ میت نمی شنود مشحون اند
پس نزدیک فقہا ندا کردن بدرخواست دعا از ایشان مفید و جائز نشد و از اینجہت بسیاری
از فقہا طلب دعا از میت انکار کردہ اند چنانچہ در کشف الغطا شیخ الاسلام نوشتہ لان المراد
من الکلام الاسماع والمیت لیس باہل للاسماع الا تری قولہ تعالی انک لا تسمع الموتی
والی قولہ وما انت بمسمع من فی القبور انتہی کلام المحمود العینی فی حاشیۃ الہدایۃ
فی الجملہ ہر کہ باین اعتقاد از مسافت بعیدہ اولیاء اللہ را ندا کند کہ از احوال ما مطلع میشوند و ارواح
ایشان ندای من علم میدارند و کشایش رزق و فراخی آن و دفع بلا و نقصان و رفع تنگی میکنند

ویا گور و یا مکان نشست و برخاست ایشان صورت ایشان برزخ سازد او بیشک از زمرهٔ مشرکین
است چنانکه مولانا شاه عبد العزیز قدس سره در تفسیر فَلَا تَجْعَلُوا لِلّٰهِ اَنْدَادًا مینویسند چهارم
فرقهٔ پیر پرستان گویند چون مرد بزرگ به سبب کمال ریاضت و مجاهده مستجاب الدعوات و مقبول
الشفاعت عند الله شده بود ازین جهان میگذرد روح او را قوتے عظیم و وسعتے بس فخیم بهم میرسد
هر که صورت او را برزخ سازد یا در مکان نشست و برخاست او یا بر گور او سجود و تذلل تمام
نماید روح به سبب وسعت و اطلاق بر آن مطلع شود و در دنیا و آخرت در حق او شفاعت نماید
تمام شد عبارت تفسیر عزیزی وَلِهٰذَا قَالَ فِي الْبَزَّازِيَّةِ وَغَيْرِهَا مِنْ كُتُبِ الْفَتَاوٰى مَنْ قَالَ
اِنَّ اَرْوَاحَ الْمَشَائِخِ حَاضِرَةٌ تَعْلَمُ يَكْفُرُ كَذَا قَالَ الشَّيْخُ فَخْرُ الدِّيْنِ اَبُوْ سَعِيْدٍ عُثْمَانُ
الْجَيَانِيُّ بْنُ سُلَيْمَانَ الْحَنَفِيُّ فِي رِسَالَتِهٖ وَمَنْ ظَنَّ اَنَّ الْمَيِّتَ يَتَصَرَّفُ فِي الْاُمُوْرِ دُوْنَ اللّٰهِ وَ
اعْتَقَدَ بِذٰلِكَ كَفَرَ كَذَا فِي الْبَحْرِ الرَّائِقِ و استعانت بفراخی رزق و دفع بلا و طلب ولد و غیره
ازین کلمه از آن بزرگان هرگز روا نیست چه استعانت از غیر خدا تعالی درین امور جائز نیست قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِذَا سَاَلْتَ فَاسْئَلِ اللّٰهَ وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ اِلٰى اٰخِرِ
الْحَدِيْثِ كَمَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ كَذَا فِي الْمِشْكٰوةِ پس آن حضرت صلی الله علیه وسلم
این را بکلمه شرط و جزا ارشاد فرمودند پس استعانت که از مخلوقات کرده میشود و لا محاله مقارن
باستعانت بالله خواهد بود چه جزا لازم شرط است و شرط ملزوم او و قاعدهٔ کلیه از معقول و منقول
مقرر شده که وجود ملزوم بدون لازم محال است کذا فی المسلم والچلپی وغیرهما پس خواه نخواه
استعانت درین امور مذکوره بمقارنت استعانت خدا تعالی می باید و از غیر وے تعالی
هرگز جائز نیست اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ هم مشعر این معنی است و تقریر بسیط در اثبات
و در تحقیق استعانت رساله جداگانه نوشته شد در اینجا اشاره از آن کرده شد و اگر کسے گوید که
او تعالی مفتاح علم همه اشیا است کلیه و جزئیه در هر آن از مسافت بعیده اولیاء الله را داده حواله
ایشان کرده بنا برین میدانند و مے شنوند پس این را در تفسیر نیشاپوری تحت همین آیت
کریمه وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا هُوَ الاية نوشته و لا يمكن ان يكون هذه
المفاتح عند شئ من الممكنات لان المحاط لا يحيط بمحيطه فلا يحيط دون الواجب

بِالْوَاجِبِ فَلَا يَكُونُ مِفْتَاحُ الْعِلْمِ بِجَمِيعِ الْمَعْلُومَاتِ إِلَّا عِنْدَهُ انتهى ما فى التفسير النيشاپورى
واما بیان اشراک فی العادت یعنے چنانکه معامله از الله تعالی بعادت خود میکنند چنانکه یا الله یا کریم
میگوید همچنین یا علی یا حسین مے گوید بعادت خود وقطع نظر از ندا کردن پس اگر این کلمه یا [illegible] شیخ
عبد القادر جیلانی شیئا لله را قطع نظر از شنیدن و دانستن ایشان بطور عادت جبلی میگوید از ین هم
پرهیز کنند که موهم شرک ست اگر اراده سفارش و شفاعت کردن الله تعالی از ایشان میخواهد یعنے
او تعالے را شفیع و سفارش کننده دانسته همچنین مے گوید تاهم جائز نیست که شان او تعالے عظیم و
بس فخیم ست و شانی مطلق و فعال لما یرید و بفعل با یشار ست و کسے از بندگان مقبولین خود را
مختار علے الاطلاق نکرده و اختیار نداده که ترا مختار خزانه رحمت خود گردانیدم که هرچه خواهی [illegible]
و بهر که بخواهی بده که بعد ازین حاجت شفاعت خدائے تعالے را گردد از آن بنده مختار کل
او که تو اگر سفارش کنی از فلان بنده که حاجت روای من کرده دهد تا سر انجام کار من راست
آید سبحانه ما اعظم شانه آن جل جلاله را آن چنان نباید فهمید که پادشاه دنیا از وزیر ذی الاقتدار
والاختیار خود در بعضے امور برائے کسی ادنے نوکر خود سفارش و شفاعت میکند چونکه آن
وزیر عالی قدر مختار کل را بهر حال اختیار نظم و نسق و سیاست ملکی و حفاظت مالی داده است
که اگر خود آن پادشاه در رکاب این امور مذکوره بے اذن وزیر دخل دهد در ملک او خلل واقع شود بنابر
مصلحت از سوئی مزاجی و تندخوئی و شفاعت ادنی نوکر خود میخواهد از آن وزیر ظهیر سلطنت خود
پس این طور در جناب الٰهی اعتقاد نباید داشت که او قهار و مالک الملک و شانی و مختار علے
الاطلاق ست که درین اعتقاد تنقیص در شان عظمت نشان او لازم مے آید تعالی الله
عنه علوا کبیرا چنانکه ابو داؤد از جبیر بن مطعم روایت کرده قَالَ اَتَى رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ جُهِدَتِ الْاَنْفُسُ وَجَاعَ الْعِيَالُ وَنُهِكَتِ الْاَمْوَالُ وَهَلَكَتِ الْاَنْعَامُ
فَاسْتَسْقِ اللهَ یعنی طلب باران کن از خدای تعالے فَاِنَّا نَسْتَشْفِعُ بِكَ عَلَى اللهِ یعنی که
ما طلب شفاعت میکنیم تو بخدا یعنے ترا شفیع مے گیریم وَنَسْتَشْفِعُ بِاللهِ عَلَيْكَ وطلب شفاعت
می کنیم بر تو یعنے خدا را شفیع مے آریم نزد تو تا طلب باران کنے از وے قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللهِ سُبْحَانَ اللهِ فَمَا زَالَ يُسَبِّحُ حَتَّى عُرِفَ فِي وُجُوْ

اصحابہ پس ہمیشہ تسبیح میکرد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تا آنکہ شناختہ شد اثر غضب در روئے و
اصحاب و بکے یعنی صحابہ بغضب آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم متاثر شدند تا در روئہا ایشان نیز اثر آن
ظاہر شد ثم قال ویحک بیشتر فرمود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وای بر تو وعجب از تو انہ لا یستشفع
باللہ علی احد بدرستی کہ شان اینست کہ طلب شفاعت کردہ نمی شود بخدا از احدے یعنی او تعالی
شفیع گردانیدہ نمیشود بر کسے کہ شفاعت از ان کس خواہد زیرا کہ مرتبہ شفیع کمتر مے باشد از آن کسے کہ
از و شفاعت می خواہد اتدری ما اللہ یعنی تو میدانی کہ چیست خدا و صفت وعظمت او چیست
ان عرشہ علی سمواتہ ہکذا وقال باصابعہ مثل القبۃ علیہ وانہ لیئط بہ اطیط
الرحل بالراکب یعنی بدرستی کہ عرش بار بر داشت عظمت وسعت او ہر آینہ آواز میکند
مانند آواز پالان شتر بسوار یعنی عاجز مے آید عرش از بر داشت او تعالے و این تقریر و تمثیل
عظمت الہی ست بقدر فہم اعرابی پس برائے قبولیت دعا و طلب حاجت روائی از کسے بزرگ
ولی و شہید خدائے تعالی را شفیع آوردن باین طور نشاید کہ از آن بزرگ شفاعت خدا تعالی خاستن
خواستن ہمچنانکہ جملہ نستشفع باللہ علیک تا آخر بر آن مشعر ست کہ درین محض بے ادبی او میشود
از خدا خواہیم توفیق ادب بے ادب محروم گشت از لطف رب ومشہور لامع النور وما
قدروا اللہ حق قدرہ نیز برین برہان قاطع ست بہر صورت ازین کلمہ گفتن قباحت در
قباحت پیش مے آید کہ اجتناب از آن ضرورست و باین اشارہ در در مختار از شرح وہبانیہ آوردہ فا
قال شیئا للہ اعنی بعض یکفر ویخشی علیہ الکفر عند بعض انتہی ما فیہ بقدر الکفایۃ وحاشیہ پس مناسب
اینست کہ بدین طور بگوید یا اللہ شیئا للشیخ عبد القادر یعنی یا خداوند اعطا کن و دہ مرا
ببرکت شیخ عبد القادر رحمۃ اللہ چہ این طور جواز ست چہ در دعا خواستن از خدای تعالی بحرمت
فلان یا ببرکت فلان مباحست وبحق فلان نشاید کہ حق کسے بر خدای تعالے نیست چنانچہ در
ہدایہ و شرح وقایہ و دیگر کتب فقہ حنفیہ مذکورست واللہ اعلم بالصواب فاعتبروا یا اولی الالباب
فقط کتبہ العبد الضعیف طالب الحسنیین فی الدارین محمد نذیر حسین عفی عنہ
رب المشرقین و المغربین بجاہ سید الثقلین امام القبلتین جد الحسن والحسین رضی اللہ
علیہ وعلیہم فی الملوین عبارت مولوی نور الحق صاحب دہلوی الجواب

وظیفه بذا اجتناب ست و استمداد از غیر الله است و استعانت و استمداد مذکور نوعی از کفر ست رد آن در سوره فاتحه و در تمام قرآن و حدیث مشحون و مخزون ست فقط وَاعْلَمْ اَنَّ الْاُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلٰی اَنْ یَّنْفَعُوْكَ بِشَیْءٍ لَمْ یَنْفَعُوْكَ اِلَّا بِشَیْءٍ قَدْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكَ عبارت مولوی غلام رسول صاحب مدرس امرتسر استعمال کلمه بذا در اصل معنے خود بطریق مذکور بنیت ممنوع بلکه کفر ست لیکن بطرق ندبه و شوق چنانچه علامه در شرح تلخیص در بحث انشاء می نویسد ممنوع نیست اما ترک اولی ست لایهام الشرک عبارت مولوی غلام العلی صاحب قصوری جماعه فقهاء رحمهم الله تعالی خصوصاً حنفیه نفعنا الله ببرکاتهم و برکات علومهم به بعضے از کلمات و افعال حکم بکفر کرده چنانکه سوگند بغیر خدا مانند مادر و پدر و جز آن یا بگوید این ماتم سخت ست یا گوید چیزے برای خدا ابده و امثال آن از آنچه در کتب ایشان مذکور ست مدارج النبوة تصنیف عبد الحق دهلوی رح و حاصل آنکه اینچنین کلمات موهم شرک اند اجتناب از آنها موجب تقوی فقط

سید محمد نذیر حسین | محمد عبد الخالق | محمد عبد الرب | محمد قطب الدین | محمد عبد القادر | برکت الله

رحمت الله | عبید الرزاق | حفیظ الله | عبد الحکیم | نور الحق | اسد علی

احمد الدین بگوی | عبد القادر | عبد الله | غلام رسول قصوری | خادم شرع غلام علی | محمد عبد الله مبتاباری مخدومی

احمد الله | مسکین محمود عفی عنه | مدرس غلام محی الدین | سید حسن شاه قادری | سید شهاب الدین | سعد الله

مفتی محمد احسن الله | مفتی برکت الله | محمد عالم | یار محمد | نصیر احمد | نیاز محمد

ملا جلال الدین اخون پیشاوری | سید عبد الغیاث | مولنا محمد | فقیر باشا گل | جان محمد | قاضی منصور جان

استفتا متضمن بر سه سوال حامداً و مصلیاً سوال اول یا رسول الله گفتن باعتقاد حضور روح شریف در هر مکان و هر موضع و ناظر بودنش بحال همه کس

و تأنس بجا نیست یا نه سوال دوم ورد یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ بعمل آوردن
چنانکه معمول جهال مشایخ این زمان است که روح شریف شیخ را عالم بعلم محیط و متصرف الامور
پنداشته از آن روح بتوسل و شفاعت خدای تعالی انجاح مطالب خود میخواهند و وظیفه
این کلمات میکنند جائز است یا نه سوال سوم عبد النبی و عبد الرسول نام نهادن درست
است یا نه بینوا توجروا جواب سوال اول آنکه یا رسول الله باعتقادی که در سوال مذکور
است گفتن بیشک شرک و کفر است زیرا که مفاد اعتقاد مذکور اثبات علم محیط با نحضرت صلی
الله علیه وسلم است و العلم المحیط لیس الا لله تعالی کما فی التفسیر الکبیر و النیشا بوری
و اثبات آن بحضرت صلی الله علیه وسلم یا با نبیاء و اولیاء دیگر شرک در صفتی از صفات باری تعالی که علیم
است فی البیضاوی انه من یشرک بالله فی عبادته او فیما یختص به من الصفات و الافعال
فقد حرم الله علیه الجنة یمنع من دخولها کما یمنع المحرم علیه من المحرم فانها
دار الموحدین و ماویه النار فانها المعدة للمشرکین انتهی و آنچه در بعض اوقات
انبیاء و اولیاء از بعض مغیبات خبر داده اند مستلزم آن علم محیط و حصول قوت دریافت مغیبات
نبوده بلکه اعجاز و کرامت که فعل باری تعالی است بخرق عادت موجبش گردیده شیخ عبد الحق
دهلوی در ترجمه مشکوة بذیل و الله انی لاری من خلفی کما اری من بین یدی می نویسد
بدانکه این دیدن آنحضرت صلی الله علیه وسلم از پس بطریق خرق عادت بود بوحی یا الهام و این
گاه گاه بود نه دائم و موید آنست آنچه در خبر آمده که چون ناقه آنحضرت صلی الله علیه وسلم گم شد و در یافت منافقان
گفتند محمد خبر آسمانها میگوید و نمیداند که ناقه او کجاست پس فرمود آنحضرت صلی الله علیه وسلم والله من نمی
دانم مگر آنچه بدانانید مرا پروردگار من اکنون نمود مرا پروردگار من که وی در فلان جای است و مهارش
در شاخ درختی بند شده است نیز فرموده است من بشرم نمیدانم که در پس این دیوار چیست
یعنی بی دانانیدن حق انتهی و بذیل من نسی الصلوة فلیصلها می نویسد اگر گویند چرا کشف
و وحی و الهام در نیافت گوییم که این فعل باری تعالی است اگر در آن وحی نفرستاد و کشف نکرد
چه توان کرد انتهی و آنچه در بعضی ادعیه ندا و خطاب با نحضرت صلی الله علیه وسلم در حضور شریف
واقع شده بود و الی الآن عمل بر آن همچنان جاری مانده وجهش آنست که آن ادعیه را ابقاء علی

پیچیان دانستہ اند و تغییر آنہا نہ پرداختہ کہ بعنوان اجرای ہذا الطرز محض حکایت می باشد بمقصود از آن
انشا نیست و شیخ عبد الحق دہلوی در رسالہ مسمی بتحصیل البرکات فی بیان معنی التشہد می نویسند
اگر گویند کہ خطاب مر حاضر راست و آن حضرت در مقام ما حاضر نیست پس توجیہ این خطاب چہ
باشد جوابش آنست کہ چون وارد این کلمہ در اصل یعنی در شب معراج بصیغہ خطاب بود تغییر
ندادند بہمان اصل گذاشتند و در شرح صحیح بخاری میگوید کہ صحابہ در زمان حیات آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم بصیغہ خطاب گفتند و بعد از زمان حیات الشق سحین میگفتند السلام علی النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
بلفظ خطاب انتہی و در شرح حصن حصین مولانا محمد حنفی مرقوم است وقد یقال فی وجہ خطاب النبی
فی السلام علی النبی نحن نتبع لفظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین علم الحاضرین من الصحابۃ
کیفیۃ التسلیم ومن ذہب الی الغیبۃ تحری ما یؤذن بہ اللفظ بحسب مقام الغیبۃ وفیہ
منہ وقولہ تعالی قل للذین کفروا ستغلبون بالتاء والیاء التحتانیۃ اللفظ المتوعد
والفوقانیۃ مع ان ذلک بحسب مقام الغیاب ویعضد ہذا التاویل ما رواہ البخاری عن ابن
مسعود انہ علمنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم التشہد کما یعلمنی السورۃ من القرآن
التحیات للہ الی قولہ السلام علیک وہو بین اظہرنا فلما قبض قلنا السلام علی النبی انتہی
ودر تفسیر خازن یوم یجمع اللہ الرسل فیقول ماذا اجبتم قالوا لا علم لنا انک انت علام
الغیوب مسطور است والوجہ الرابع فی الجواب انہم قالوا لا علم لنا الا علم یتعلق بہم وقت
حیاتنا ولا ندری ما کان منہم بعد وفاتنا والجزاء والثواب انما یحصلان علی الخاتمۃ و
ذلک غیر معلوم لنا فہذا المعنی قالوا لا علم لنا فقولہ تعالی انک انت علام الغیوب یشہد
بصحۃ ہذین الجوابین انتہی وقاضی حمید الدین ناگوری در توشیح می نویسند منہم الذین یدعون
الانبیاء والاولیاء عند الحوائج والمصائب باعتقاد ان ارواحہم حاضرۃ تسمع النداء و
تعلم الحوائج وذلک شرک قبیح وجہل صریح قال اللہ تعالی ومن اضل ممن یدعوا من دون
اللہ الآیۃ ودر قاضیخان می نویسد رجل تزوج المرأۃ بشہادۃ اللہ ورسولہ کان باطلا لقولہ
صلی اللہ علیہ وسلم لا نکاح الا بشہود فکل نکاح یکون بشہادۃ اللہ ورسولہ فہو فی الشرع
لغو وبعضہم جعلوا ذلک کفرا لانہ یعتقد ان الرسول صلی اللہ علیہ وسلم یعلم الغیب وہو کفر

ودر محیط السرخسی می نویسد فی الملتقط لو تزوج امرأة بشهادة الله ورسوله لا ینعقد النکاح
وقال الشیخ الامام ابو القاسم الصفار هذا کفر محض لانه اعتقد ان رسول الله صلی الله
علیه وسلم یعلم الغیب انتهی ودر بحر الرائق شرح کنز الدقائق می نویسد لو تزوج بشهادة الله و
رسوله لا ینعقد النکاح ویکفر لاعتقاد ان النبی صلی الله علیه وسلم یعلم الغیب کذا فی العینی
والهندیة وتحفة القلوب والعقائد السنیة ودر فتاوی بزازیه مرقوم ست من قال ان ارواح
المشائخ حاضرة تعلم یکفر انتهی وملا حسین خباز در مفتاح القلوب می نویسد واز کلمات کفرست ندا
کردن اموات غائبات را بگمان آنکه حاضر اند مثل یا رسول الله یا عبد القادر و مانند آن انتهی ودر
فتح العزیز بذیل ورتل القرآن ترتیلا مسطور ست در نوع تقرب متقرب الیه را دو چیز می آید اول احاطه
علمی باذکار قلبیه ولسانیه ذکراین باوصف تخالف امکنه وازمنه ومدرکه والسنه تا ذکر قلبی ولسانی
هر ذاکر را معلوم کند دوم قوت نزدیک شدن وی در مدرکه او ودر آمدن و آنرا پر کردن و حکم صفت
او پیدا کردن که در عرف شرع انرا دنو و تدلی ونزول وقرب خوانند واین هر دو صفت
خاصه ذات پاک او تعالی ست هیچ مخلوق را حاصل نیست آری کسیکه در حق بعضی از
معبودان و بعضی پیرپرستان از زمره مسلمین در حق پیران خود امر اول را اثبات میکنند ودر وقت
احتیاج بهمین اعتقاد با نها استعانت می نمایند اما مطروسه یابند ودر حقیقت او شتباه واقع
شده اند که بیان آن اشتباه در مقام اجنبی ست انتهی وجواب سوال ثانی آنکه یا شیخ عبد القادر
جیلانی شیئا لله گفتن از دو وجه ناجائز ست اول بجهت اشتمال بر ندای غائب باعتقاد احاطه
علمی وی که شرک فی العلم ست دوم بجهت احتوای این کلام بلفظ شیئا لله که مفادش شفیع و
متوسل گردانیدن خدا بجناب شیخ عبد القادر جیلانی و متوسل الیه و مقصود قرار دادن شیخ ست واین
تنقیص ذات باری ست و آن صریح کفرست لیکن چون کلمه شیئا لله نص لفظ محتمل معنی دیگر هم ست
بعض فقها عدم کفر او خشیت کفر را ترجیح داده اند و بعض علما وجه تکفیر چنان بیان کرده اند که
مفاد شیئا لله طلب شی ست برای خدا و آن اثبات احتیاج خداست واین کفرست اخرج
ابوداود عن جبیر بن مطعم قال اتی رسول الله صلی الله علیه وسلم اعرابی فقال جهدت الانفس
وجاع العیال ونهکت الاموال وهلکت الانعام فاستسق الله لنا فانا نستشفع بک علی الله

وَنَسْتَشْفِعُ بِاللهِ عَلَيْكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللهِ سُبْحَانَ اللهِ فَمَا زَالَ يُسَبِّحُ
حَتَّى عُرِفَ ذَلِكَ فِي وُجُوهِ أَصْحَابِهِ ثُمَّ قَالَ وَيْحَكَ إِنَّهُ لَا يُسْتَشْفَعُ بِاللهِ عَلَى أَحَدٍ شَأْنُ اللهِ أَعْظَمُ
مِنْ ذَلِكَ وَيْحَكَ أَتَدْرِي مَا اللهُ إِنَّ عَرْشَهُ عَلَى سَمٰوٰتِهِ لَهٰكَذَا وَقَالَ بِأَصَابِعِهِ مِثْلَ الْقُبَّةِ وَإِنَّهُ
لَيَئِطُّ أَطِيطَ الرَّحْلِ بِالرَّاكِبِ۔ و در طیبی شرح مشکوۃ بذیل این حدیث مرقوم ست ولما قال ان الشفاعة
الانضمام الى آخر ناصرا له وسائلا عنه الى ذي سلطان عظيم منع صلى الله عليه وسلم
ان يستشفع بالله تعالى على احد انتهى و فى المرقات شرح المشكوة لما كان ظاهر هذه العبارة
موهما للتساوي في القدر والتساوي في الامر والحال ان الله سبحانه منزه عن الشرك
مطلقا وقال تعالى ليس لك من الامر شيء وقال من ذا الذي يشفع عنده الا باذنه
وقال ولا يشفعون الا لمن ارتضى انكر النبي صلى الله عليه وسلم واستعظم الامر لذلك
وتعجب من هذه النسبة اليه فقال النبي صلى الله عليه وسلم سبحان الله تنزيها له عن المشاركة
انتهى وفي الدر المختار كذا قول شيء لله قيل بكفره وفي فيد الزائد ونظم الفرائد من قال
شيئا لله عند بعض يكفر ويخشى عليه الكفر عند بعض وفي شرحه ووجه التكفير انه
طلب شيئا لله وهو جل وعلى غني عن كل شيء والكل محتاج اليه وفي طوالع الانوار حاشية
الدر المختار اصل ابن الناظم ذكر خلافا في مسئلة من قال شيئا لله فبعضهم جزموا بالكفر
وبعضهم قال يخشى عليه الكفر وقد علمت ان الراجح عدم الكفر انتهى و قاضی ثناء الله پانی پتی
در ترجمہ ارشاد الطالبین میفرمایند جہال میگویند کہ یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئا للہ یا خواجہ شمس الدین
ترک پانی پتی شیئا للہ جائز نیست انتہی واگر روح حضرت شیخ را متصرف الامور اعتقاد میکند
کفر دیگرست فی البحر الرائق من ظن ان الميت يتصرف في الامور دون الله واعتقد
بذلك يكفر انتهى جواب سوال ثالث آنکہ در تسمیہ عبد النبی و عبد الرسول قصد معنی
اضافی بانست ابن تیمیہ کفر بود والا غیر جائز فی شرح الاکبر لعلی القاری واما ما اشتهر من التسمية
بعبد النبي فظاهره كفر الا ان اراد بالعبد المملوك انتهى و في شرعة الاسلام ولا يسميه حكما
ولا ابا الحكم ولا ابا عيسى ولا عبد فلان انتهى و في مختصر الانوار اتفقوا على تحريم كل اسم معبد لغير الله
كعبد عمرو وعبد الكعبة و اشباه ذلك انتهى و في التحفة لابن حجر المكي و يحرم ملك الملوك لان لا يليق لغير الله

تعالی وکذا عبد النبی او الکعبۃ او الدار او علی او الحسین لایہام الشرک انتہی
وفی المرقات شرح المشکوۃ ولا یجوز نحو عبد الحارث ولا عبد النبی ولا غیرہ
مما شاع فیما بین الناس انتہی وفی حجۃ اللہ البالغۃ وسمی نفسہ عبداً لاولئک
کعبد المسیح وعبد العزی وھذا مرض جمھور الیھود والمشرکین وبعض
الغلاۃ من منافقی دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم یومنا ھذا انتہی ونیز
حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ در ترجمہ فارسی قرآن مجید میفرمایند کہ شرک در تسمیہ نوعیست
از شرک چنانچہ اہل زمان ما نام فلان وعبد فلان نام می نہند انتہی وحضرت مولنا شاہ عبد العزیز
قدس اللہ سرہ العزیز در فتح العزیز در بیان انواع مشرکان می فرمایند واز آنجملہ اند کسانیکہ در نام
نہادن خود را بندہ فلان وعبد فلان مے گویند واین شرک در تسمیہ است انتہی کتبہ عبدہ المسکین
محمد بشیر الدین عفی عنہ — استفتار در بارہ آن کہ شخصے لفظ یا رسول اللہ
ویا علی ویا بہیکہ بگوید — چہ مے فرمایند علماے دین ومفتیان شرع متین
در بارہ آنکہ شخصے لفظ یا رسول اللہ یا علی ویا بہیکہ بار بار یا یک بار می گوید واعتقاد
میکند کہ بعلم طبعی جزئیے اگر او شان را بحال من خبر شود ممکن ست واگر نشود این ہم متصور
علم ذاتی کلی در حق سبحانہ ست تعالی شانہ پس بحصول این گمان گفتن این لفظ جائز ست یا نہ وبکدام
اعتقاد دیگر گفتن این لفظ روا است یا نہ جواب باید دانست کہ علم غیب خاصہ حق سبحانہ است
کلیہ باشد یا جزئیہ وعلیہ یدل قولہ تعالے قُل لَا یَعلَمُ مَن فِی السَّمٰوٰتِ وَالاَرضِ الغَیبَ اِلَّا اللّٰہُ وَ
مَا یَشعُرُونَ اَیَّانَ یُبعَثُونَ وَعِندَہٗ مَفَاتِحُ الغَیبِ لَا یَعلَمُھَا اِلَّا ھُوَ وَلَو کُنتُ اَعلَمُ الغَیبَ
لَاستَکثَرتُ مِنَ الخَیرِ وَلَا اَدرِی مَا یُفعَلُ بِی وَلَا بِکُم اِن اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوحٰی اِلَیَّ وَمَا اَنَا اِلَّا
نَذِیرٌ مُبِینٌ وقصہ عدم علم یعقوب علیہ السلام از حال یوسف علیہ السلام وقصہ عزیر علیہ السلام
وعدم علم او شان از مکث خود واز حمار خود واحیاے خود وگرد نواح خود وقصہ اصحاب الکہف ع
از عدم علم مدت خواب وقصہ قذف عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا وعدم علم آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم بطہارت او شان مگر بعد مدت دراز نزول وحی وعدم قصہ استطاعت جواب سائلان حقیقت روح و
اصحاب الکہف وذی القرنین وانقطاع وحی تا مدت دراز وغیرہ از قرآن مجید ونشان نزول آن ثابت است

و آیات بینات و مرویات احادیث و روایات کتب عقائد متقدمین و متاخرین ازان مملو و مشحون
هستند دگاه گاهے او سبحانه تعالی هر کرا از مقربان درگاه خود از انبیا علیهم السلام بوحی و الهام
از اولیا رض بکشف و الهام بر بعضے امور غیبیه اطلاع دهد معلوم مے شود و بعد از اعلام الله
تعالی این غیب من حیث الغیب غیب نمی ماند زیرا که غیب نام چیزے ست که از ادراک حواس
ظاهره و باطنه غائب باشد نه حاضر تا بمشاهده و وجدان دریافت شود و اسباب و علامات آن
نیز در نظر و عقل و فکر آن در نیاید تا ببداهة و استدلال دریافته شود و این غیب مختلف
می باشد و پیش کور مادر زاد عالم الوان غیب ست و عالم اصوات و نغمات و الحان شهاد
و پیش عنین لذت جماع غیب ست و پیش فرشته الم گرسنگی و تشنگی غیب ست و دوزخ
و بهشت شهادت و لهذا این قسم غیب را غیب اضافی گویند و آنچه نسبت بهمه مخلوقات غائب
است مطلق مثل وقت آمدن قیامت و احکام تکوینیه و تشریعیه باری تعالے در هر روز و
در هر شریعت و مثل حقائق ذات و صفات او تعالی علے سبیل التفصیل و این قسم را
غیب خاص با و تعالی مے نامند فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا اِلٰی اٰخِرِ مَا فِی التَّفَاسِیْرِ
مِنَ الْعَزِیْزِیِّ وَغَیْرِهٖ و اثبات حصول علم غیب جزئی مر ایشان را ایمان مثل است آمد قَلَّ فَمَا
مِنَ الْمَطَرِ وَ وَقَفَ تَحْتَ الْمِيْزَابِ زیرا که این چیزی هم در افراد علم غیب داخل ست پس علم غیب
کلیه جزئیه خاصه حق سبحانه تعالی باشد چنانچه احیا و اماتت خاصه او تعالی ست نه اینکه احیا و امات
کلیه برای او تعالی باشد و بعض جزئی را دیگری هم زنده و مرده میتواند کرد و هو باطل اجماعًا و قطعًا
و اگر گوئی ما طبیب می گوئیم نه ذاتی شاید و قتیکه یاد دارد یا سال اروپا بپیکهه بگوئیم حق سبحانه و تعالی بکشف
یا الهام او شان را خبر کرده باشد دلا محذور فیه گوئیم که غیب بودن این امر یقینی ست و در گمان حصول
علم بکشف یا الهام و غیرها این امر ظنی و شکی می شود و شک نیست که شک با الیقین معارض نگردد و معهذا حصول
این علم از خرق عادات و کرامات ست و بنای کدام حکم شرعی بر ظن خرق عادات مبنی نمیشود و الا نظیر
خرق عادت رد شمس من جانب الغروب احکام نماز و سنین و سال و حج و زکوة و غیره همه درهم و برهم می
شود شاید از کدامی ولی این خرق عادت صادر شود و آفتاب را اگر داند دو چهار ساعت یا یک دو روز یا
یکسال یا دو سال یا صد سال هم و نظور بر آسمان استاده دارد پس نماز ظهر و عصر هم و نوقت او اخواهم کرد

وبطن کرامت زنده شدن موتی و احکام میراث وعدت وسوگ وغیره همه مختل مے شوند وعلی هذا القیاس
جمیع خرق عادت لهذا انبیاے احکام را بر امور عادت نهاده اند نه بر ظن خرق عادت لیکن در جاے که
ظهور خرق عادت بیقینی البته احکام یافته می شوند چنانکه در ایام دجال بطوالت ایام
احکام نماز وغیره یافته مے شوند وجائی نه فرموده اند که اگر گمان باز زنده شدن کسی را پیدا
شود مال او را تقسیم کنند یا نکنند و در بیت المال داخل نکنند و بگمان سطے ارض قصر کنند و بمکاشفه
صحیحه دعوی دروغ باوجود شاهدین ابطال دعوے کنند پس وقتیکه بمکاشفه یقینیه وصحیحه ابطال مے
باوجود شاهدین وتکفیر وقتل منافق واخذ حق خود بمکاشفه بلا دلیل ورجم زانی وزانیه بلا شهود
ثابت نمی شود پس در صورت ظن بمکاشفه حکم بغیب دانی اوشان که خصوصیت بذات مقدس
دارد چگونه اثبات می کنند پس کسانیکه همین عقیده می دارند باید که بگمان زنده شدن مرده مال
او را تقسیم نکنند چرا که این گمان در حق هر مرده جاری مے شود که بکرامت کدام ولی بعد دو روز یا
سه روز یا بعد سال یا صد سال باز زنده شود و احکام عدت وغیره همه را ترک دهند و بگمان
حصول علم لدنی در تحصیل علم ایمان و اسلام و احکام باز مانند چرا که این هم بکرامت کدام ولی
در حق هر کس ممکن باشد بنا بر اعتقاد این عقیده فاسده بالحاد وزندقه می کشد عیاذا بالله
سبحانه من ذلک آری اگر باعتبار محبت بی اراده اثبات علم غیب باوشان کدام وقت یا
رسول الله ویا غوث الاعظم وغیرهما بر آید جائز خواهد بود فقط و بار بار بطور تکرار و ورد ذکر اسم
اوشان که علم باشد یا بمنزله علم مواظبت نمودن شرک است وهکذا فی التفسیر العزیزیه وجا بجا
در قرآن مجید یدعون من دون الله ویدعون من دونه فرموده اند و بر آن شرک و
کفر و وعید خلود نار اثبات نموده نصوص صریحه هستند که تاویل در آن جهل مرکب ست بل تحریف
وتبدیل کلام الهی ست یکدو آیت بطور مشتی نمونه از خرواری ذکر کرده می شود قال الله تعالی
ولا تدع من دون الله ما لا ینفعک ولا یضرک فان فعلت فانک اذا من الظالمین
وایضا قال الله تعالی قل لا املک لنفسی نفعا ولا ضرا الا ما شاء الله پس در لحاظ مجموع
آیتین معلوم می شود که آنحضرت صلی الله علیه وسلم برای نفع وضر خواندن ظلم ست وایضا
قال الله تعالی ومن اضل ممن یدعوا من دون الله من لا یستجیب له الی یوم

الی یوم القیمة وهم عن دعائهم غفلون و اگر لفظ من دون الله از بخشاده چشم انداخته گوئی
که این در حق بتان است گویم من برای ذوی العقول است و جمع بالنون و الواو هم برای او فکیف تصحیح
تواند اگر گوئی که برین تقدیر پسر و یا دختر و برادر و غیره را که قریب باشد بنام او خواندن نیز روا نباشد
گویم لفظ من لا یستجیب له و کلاهم عن دعائهم غفلون جواب شما می دهند و اگر
گوئی که در هیچ کدام از تفاسیر زیر این همه آیات بینات نوشته اند که یا آدم نگوئید و یا شیث نه
خوانید و یا ادریس کافر است و یا نوح کافر است و یا ابراهیم و یا اسمعیل و یا موسی و یا عیسی و یا رسول الله
و یا علی و یا نبی و یا حسین و یا بدار و یا سالار و یا پیر که ممنوع است گویم لفظ من دون الله سیف قاطع
است برای شما و اگر این هم التحریف و تبدیل شده می پندارید و طالب تفصیل جزئیات
شوید گویم هزاران هزار انبیاء و اولیاء و صدیقین و شهداء و ملائکه و جن و غیره را مردمان خوانده
اند و می خوانند پس بتفصیل اسمای ایشان چند مجلدات تیار می شوند و یک عمر طول صرف شود البته
اگر مفسرین چنین کار لغو میکردندی شمارا اعتبار آمدی یا نه آمدی و در قرآن مجید و تفاسیر
فقه جابجا أَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَآتُوا الزَّكٰوةَ وَآمِنُوا وغیره کلیه آمده است بر تقدیر تقریر
شما لازم می آید که زید نگوید که بر من نماز فرض نیست و عمر گوید که بر من زکوة واجب نیست و بکر گوید که بر من ایمان
لازم نیست چرا که أَقِمِ الصَّلٰوةَ یا زید وَآتِ الزَّكٰوةَ یا عمرو وَآمِنْ بِاللهِ یا بکر وَلَا
تُشْرِكْ بِاللهِ یا خالد نگفته اند و علی هذا القیاس کسی نگوید که در این تفاسیر نام دیبی و بهوانی
و بهیرون و سیتا و جسرت و رام چند و کرشن و کنهیا و شیخ سدو و میران وغیره نیامده است پس پرستش
از لات و عزی باشد و پرستش اینها جائز باشد و برین تقدیر اصول امام اعظم و امام شافعی و امام مالک و
امام احمد حنبل و جمیع مجتهدین علیهم الرحمة بلکه اجتهاد و استنباط ایشان و قیاس جمیع است غلط می شود
و علم اصول و فروع که متفرع بر آن است همه لاطائل و لغو می باشد چرا که نزد شما مورد نصوص خاص است و
و هذا العلم خلاف ذلک و نزدیک شما تا وقتیکه تفصیل جزئیات آن نشود نصوص ظاهر المعنی قابل پذیرائی
نیست و اگر گوئی که در حصن حصین در صلوة الحاجت لفظ یا محمد آمده است جوابش چیست گویم که این
صورت در حضور آنحضرت صلی الله علیه وسلم بوده است که خود موجود بودند و در آن محذور نیست
و اگر بعد هم می خوانند پس در آن تاثیری مودع است که به برکت آن اثر ظاهر می شود نه آن که

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سامع اعتبار کردہ می خوانند چنانچہ از قال اللہ یا عیسےٰ و در بعض جا یا موسیٰ
می خوانند و در ان تاثیری نہادہ اند کہ برکت آن اثر ظاہر می شود نہ آنکہ ایشان را سامع اعتبار
کردہ می خوانند۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَکَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَکْثَرُھُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ دلالت
بر نشنامی کند واللّٰہ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ + کَتَبَہٗ المجیب المصیب نصیر الدین المعروف
بغلام المحی الدین عبارت مولوی سید محبوب علی صاحب در لفظ ندا بسوی غیر حق و صنو میکہ
زندہ نباشد و آنکس یا ہم معظم بود و قبر او نیز قریب منادی نبود البتہ حرام ست و استحلال آن اندیشہ کفر
دارد و خبر دار گشتن منادی بالخبار فرشتہ کہ برای جواز النداء احتمال مے بر آرند از ظنون ست و
ظن در چنین مقام کافی نیست و لفظ یا موسیٰ و یا عیسیٰ در قرآن و السَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ
در تشہد منقول از کلام حق ست و در آن ندا بالفعل مراد نمیباشد واللّٰہ یَقُوْلُ الْحَقَّ وَھُوَ یَھْدِی
السَّبِیْلَ ؁

سید رحمت علی خان
۱۲۵۴
عدالت العالیہ سلطانی مفتی
سراج العلماء ضیاء الفقہاء

حسین ۱۲۶۷ سید محمد نذیر

محمد ۱۲۶۷ قطب الدین

احمد ۱۲۶۱ ضیاء الدین فقیر خواجہ

حسبہ سمیع ذوالتحبیر

محمد ۱۲۶۷ عبد الرب

علی ۱۲۶۱ نوازش

محمد یعقوب

حسبنا اللہ بن حفیظ اللہ

برکت احمد ۱۲ محمد

محمد ۱۲۶۷ بشیر و نذیر انا اللہ

قاضی خان محمد فضل الرحمٰن ۱۲۶۱

عبد الرحیم

جعفری علی سید محبوب

المجیب مصیب مشتاق احمد

محمد شہیر الدین

نصیر الدین

فقیر غلام علی خادم شرع العلی

بارک اللہ محمد بن مخدوم

محمد حسین بٹالوی

اللہ احمد

غلام محی الدین

المجیب مصیب سکین علاء الدین

استفتا علماء دہلی و پنجاب در باب ضرب الاقدام

نحمدہٗ ونصلی علٰی نبیہ الاکرم۔ چہ می فرمایند علماء دین رحمہم اللہ اندرین صورت کہ بعضے کسان
بعد صلوٰۃ مغرب یازدہ قدم بطرف عراق میروند برائے حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ و می
گویند کہ این عمل فرمودہ آن جناب ست و معمول بہ ست در طریقہ قادریہ چہ حکم ست فاعل آنرا

مرتکب صغیرہ ست یا کبیرہ یا کفر یا مستحب یا مباح **جواب** باید دانست کہ فضائل و کمالات حضرت
شیخ محیی الدین ابو محمد عبد القادر جیلانی و مناقب و مفاخر ایشان مثل آفتاب ست و
کرامات و کرامات ایشان بحد تواتر رسیدہ تا آنکہ گفتہ اند مَا بَلَغَ مَبْلَغَهُ مِنْ اَحَدٍ مِنَ
الشُّیُوخِ الْآفَاقِ در علم و عمل و زہد و تقوی و حقائق و معارف اکمل کاملین و مقبول بارگاہ رب
العالمین بودند عظمت و جلالت مرتبت ایشان بنا بر آن ست کہ در اتباع سنت و تمسک بکتاب الله
و رسول و تشبث بشمائل حضرت رسول و اقتفاء سیرت و اعمال صحابہ عظام و توفیق تام از محمد تا
امور توکل و اعتماد در جمیع احوال بر خدا جل شانہ و اخلاص کامل در طاعات استقامت تام
داشتند پس امر یکہ خلاف این امور قولاً یا فعلاً از آنجناب مروی و منقول شود آن را مسلم
نباید داشت کہ از اکابر دین اجتنبین نباید مثل آنکہ از آنجناب روایت کردہ اند کہ ہر کہ بعد نماز مغرب یازدہ
قدم جانب عراق بتعظیم تمام حرکت کند و دیگر توجہ بدان طرف آوردہ نام من بر زبان آرد و حاجت خود
خواہد حاجت او روا گردد چہ پیدا است کہ این فعل خلاف ما ثبت بالکتاب والسنة و طریقہ الخلفاء الراشدین
المہدیین ست کہ فرمودہ در حق آنہا رسول خدا صلی الله علیہ وآلہ وسلم عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّةِ
الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ مِنْ بَعْدِیْ و ہم بر طبق سیرت و عمل دیگرے از اصحاب رسول الله صلی الله
علیہ وسلم نیز نبودہ کہ در حق آنہا وارد شدہ اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ بِاَیِّهِمْ اقْتَدَیْتُمْ اهْتَدَیْتُمْ بلکہ از
ہیچیک تابعین و دیگر مشائخ کرام و ائمہ عظام مثل آن منقول و مروی نیست و این کہ عوام این عمل را
از اعمال مشائخ مے گویند قابل التفات نیست چہ کسی از مشائخ کرام کہ اہل علم و فقہا و ائمہ دین اند
مثل آن تصریح نکردہ و قول و فعل بعضے غیر موثوق بہ معمول نتواند شد اتباع سواد اعظم
باید و اگر ہمچو عمل موجب ثواب و قربت الی الله بودی ہر آئینہ سلف کرام بلکہ خود حضرت عبد القادر
جیلانی تقدیم آن سمت مدینہ منورہ اختیار کردندی زیرا کہ ہیچیک مزار بر صفحہ زمین بزرگ تر
از مزار فائض الانوار حضرت نبوی صلی الله علیہ وآلہ وسلم نبودہ و صحابہ رضی الله عنہم در محبت و
تعظیم آن حضرت صلی الله علیہ وسلم نسبت بما مردم غالب تر و در تحصیل ثواب و ابتغاء مرضات الله
حریص تر بودند الحاصل بعد صلوٰة مفروضہ انحراف از قبلہ کردن و تعیین سمت مزار ہیچیک از
نبی یا ولی نمودن و قدمی چند بہیئت نماز گزارندگان یا تعظیم کنندگان بآن طرف رفتن

وتذلل وخشوع تمام نمودن هرگز درست نیست اگرچه بعضے علما این فعل را شرک وکفر گفته اند چنانچه
روایات آن مرقوم میشود مگر چون حکم کفر بدین جزم این سخنے که مرتکب این فعل مرآن شخصے است که
روی التجا بسے آورده متوجه تام وحاجت روائی مستقل انگاشته طلبیده اند شد لامحاله این فعل
حرام واثم وگناه عظیم ست آری اگر صرف بدو رکعت نماز اقتصار کند وثواب آن بروح آن
جناب بخشد روا باشد که ثواب اعمال صالحه باتفاق اکثر ائمه بارواح اموات میرسد و اگر هنگام
دعا وقبله بتوسل آنجناب دعا بدرگاه او سبحانه کرده باشد هم درست باشد زیراکه توسل بصلحا
در دعا درست ست فقط فی دافع المبطلین من تصنیف الفاضل الکامل علامة
المولوی افضل المتاخرین ابراهیم بن محمود البلخی الحنفی رحمه الله ما قول
ائمة الدین رضی الله عنهم اجمعین اندر آنچه جماعت عادت خود ساخته اند و بر آن اصرار
می نمایند وممتنع نمی شوند وحجت میگیرند که در شهرها معظم چنین می کنند ما نیز هم چنین
می کنیم مثل بافلان فلان مشائخ ومثل ضرب اقدام نحو عراق بعد صلوة آیا مجرد این قول
حجت می شود یا نی واین فعل از حرمت بدر آید یا نه وایشان معذور باشند یا نه جواب فی کتبه
محمد بن محمود الکشانی رحمه الله فی کتبه ابو المفاخر بن محمود البلخی رح فی کتبه محمد بن طاهر بخاری
فی کتبه یوسف بن محمد سمرقندی فی کتبه مظفر بن منصور البلخی فی کتبه محمد بن فخر الدین الحلوائی فی کتبه
عبد العزیز بن نجم الدین شیرازی فی کتبه ابراهیم بن اسمعیل النیشاپوری فی کتبه محمد بن ابی بکر الهندی
فی کتبه علی بن محمد بن قاضی حمید الدین ناگوری هکذا فی محک الطالبین فی فصل زیارة القبور
للشیخ محمد سعید القادری المعروف بعبد السلام حسام الدین بن حبیب العلوی
الاموری الجلالی العربی ثم الکردری رحمة الله علیه قال القاضی شهاب الملة والدین
قد قررنا من قبل ان ضرب الاقدام بعد الصلوة نحو العراق کفر قائله وفاعله واقعان
فی حرمة عظیمة هکذا نقل من تحقیق احکام الفتاوی فی مدارج السالکین شرح منازل السائلین
وما افتری علی المشائخ العظام من نحو ضرب الاقدام بعد الصلوة نحو العراق فهو کفر اولئک
الذین یعلم الله ما فی قلوبهم فاعرض عنهم وعظهم وقل لهم فی انفسهم قولا بلیغا تبا لهم ما ابعدهم عن
حقیقة الایمان والله اعلم وعلمه اتم واحکم ۃ بمعونة العبد المسکین محمد صدر الدین

اعطی الله کتابه بیمینه فی یوم الدین

سید رحمت علی خان
العدالت العالیه سلطانی
سراج العلماء ضیاء الفقهاء مفتی

محمد صدر الدین	سید محمد نذیر حسین ۱۲۶۲	محمد برکت الله ۱۲۶۸
عبد الرب محمد ۱۲۶۱	الخالق الخیر مولا القادر	نوازش علی ۱۲۹۰

بشیر الدین محمد ۱۲۶۷	فقیر خواجه ضیاء الدین احمد ۱۲۶۱	قاضی محمد فضل الرحمن ۱۲۶۱	حفیظ الله حسب الله لیس	محمد یعقوب ۱۲۶۷	مسکین علاء الدین
عبد الرحیم	محمد بن بارک الله	گناهان مرا الله خدا بخش	عبد العزیز	فقیر غلام علی خادم شرع جلی	جعفر سید محبوب علی

حق ما اجاب المجیب الفقیه کتبه الاثیم احمد دین عفی عنه	اصاب من اجاب مشتاق احمد	المجیب مصیب محمد مخدوم عفی عنه	الجواب صحیح کتبه عبد الرزاق بن ہدایت النبی سہارنپوری
نعم الجواب وحبذا المجیب الراقم عبد القادر	صح المکتوب الراقم نور الدین	ہذه المسائل صحیحه غلام رسول قصوری	ہذا الجواب صحیح فقیر عبد الله

الحق ان ضرب الاقدام نحو العراق ممنوع عند الفقهاء وما نقلوه عن جناب الشیخ عبد القادر الجیلی رضی الله عنه فی بہجة الاسرار فمحمول علی السکر لانه لم یوافق السنة کما ہو القاعدة المقررة عند المحققین السکر لا یصح المسائل

فقیر غلام محمد لاہوری

استفتا آخر در باب ضرب الاقدام

سوال ضَرْبُ الْاَقْدَامِ نَحْوَ الْعِرَاقِ یعنے یازده قدم زدن بسوے عراق وندا کردن نامہاے شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ الله علیه بر ہر قدم که بعمل بعض صوفیه این زمان ست وعند السوال بعضے روایت بہجة الاسرار وغیره می آرند ملتمس از محققین ومحدثین آنکه جواز وعدم جواز این فعل مذکور بوجه تحقیق بیان فرمایند جَزَاهُمُ اللهُ عَنَّا وَعَنْ سَائِرِ الْمُسْلِمِیْنَ خَیْرَ الْجَزَاءِ **جواب** درصورت مرقومه برارباب فطانت واصحاب دیانت مخفی نیست که آنچه در بہجة الاسرار جواز ضرب الاقدام منقول ست از الحاقات بعض فسقه مبتدعین باشد برای اغوائے عوام چه بسیاری از مفترین مغوین در کتاب ثقات از طرف خود خرافات

درج کرده چنانکه در بعضے تصانیف شیخ اکبر و بعضے تصانیف شیخ عبدالوہاب شعرانی وغیرہ اینچنین
الحاقات منکره یافته شد لکنا تیقنا اَنَّ بعض الیهود افتراها علی الشیخ قدس سره
انتهى ما فی الدرر و تنبیه الغبی فلیس اول قارورة کسرت فی الاسلام
ولهذا احتر عبد القادر کابلی در رساله قادریه مصنفه خود که قریب هفت هشت جزوست
درست ضرب الاقدام از زمره مستحدثات بدعی جهل علماء ثقات بخارا و سمرقند و خوارزم و هرات وغیره نقل
کرده بلکه فاعل آن را که بوجه عبادت بعمل مے آرد و صاحب روائی و مشکل کشائی خود دران
پندارد کافر نوشته و این رساله مذکوره قبل غدر و سنجابا موجود بود در ایام غدر بتاراج رفت
و هم چنین در نافع المرشدین و مدارج السالکین و شرح منازل السالکین و مشارق شرح
رقیمه وغیره مذکورست مسئله ضرب الاقدام الی العراق کفر کما هو داب بعض المفترین
علی المشائخ الکرام قدس ارواحهم ۱۲ مدارج السالکین ۱۲ من ضرب الاقدام بعد
الصلوة علی زعم ان هذا زیارة فهو کافر و علیه الفتوی نقل من مشارق ضرب الاقدام
نحو العراق من انواع الکفر لانه عبادة والعبادة لغیر الله کفر ۱۲ نافع المرشدین ومن
اعتقد بتحلیل ضرب الاقدام بعد الصلوة للشیخ عبد القادر الجیلانی قدس سره فهو
کافر و علیه الاعتماد کذا قال ملا رشید فی شرح منازل السالکین ۱۲ قطع نظر ازین
کل قول و فعل بلا دلیل مردود علی صاحبه لقوله علیه الصلوة والسلام من عمل
عملا لیس علیه امرنا فهو رد کذا فی صحیح البخاری وغیره من کتب الحدیث و
دلیل مانعین و مکفرین اینست که این عمل کنندگان بمقابله هر قدم یک اسم مقرر کرده اند که بآن اسم ندا
می کنند و حاجت خود از پیران پیر میطلبند و باین الفاظ ندا مینمایند یا قاضی الحاجات یا دافع البلیات
یا کاشف الکربات و علی هذا القیاس ظاهرست که این صفات خاصه خدا تعالی ست بلا ریب
ازین اعتقاد شرک جلی لازم مے آید و در ورطه پیرپرستی مے افتند و از نهی لا تدعوا
مع الله احدا محض غافلند و غیر خدا را درین صفات سهیم خدا مے کنند کما قال الله تعالی
ومن اضل ممن یدعوا من دون الله من لا یستجیب له الی یوم القیمة وهم عن
دعائهم غفلون لانهم اما جماد و اما عباد مشتغلون باحوالهم کذا فی البیضاوی

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَالَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِیَآءَ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِیُقَرِّبُوْنَاۤ اِلَی اللّٰهِ زُلْفٰی وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ یَبْتَغُوْنَ اِلٰی رَبِّهِمُ الْوَسِیْلَةَ اَیُّهُمْ اَقْرَبُ وَیَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَیَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوْرًا الآیۃ

پس مومن باللہ والیوم الآخر را واجب کہ بمضامین آیات کریمہ مذکورہ بالا عمل نماید و از شرک جلی و خفی واخفی و اعمال بدعیہ بسیار حذر و اجتناب نماید تا ذائقہ ایمان و توحید خالص دریابد وما علینا الا البلاغ و از اقوال و افعال بدعیہ فرسنگہا گریزد و جہلاء و متبدعین را کہ از افترای و بہتان می بندند بسوئے ایشان التفات نکنند در باب توحید متمسک بکتاب و سنت باشد تا از دنیا سلامت برد واللہ اعلم بالصواب حررہ | سید محمد نذیر حسین ۱۲ |

ہذا الجواب صحیح لاریب فیہ و بالفرض اگر روایات جواز ضرب الاقدام ثابت ہم شوند بمقابلہ چندین روایات منع کہ بسیار اند بحسب قاعدہ اصول اذا اجتمع الحلال و الحرام غلب الحرام کہ در اشباہ وغیرہ ہست منع و عدم جواز ضرب الاقدام ثابت است پس ہیچ جای تحیر نیست فقط حررہ محمد قطب الدین عفی عنہ | محمد قطب الدین ۱۲ |

جواب صحیح ست و بجہت ترجیح عدم جواز و بود نش بدعت کفریہ کہ مختار و مفتی بہ است اقتدا بسی عامل این عمل ممنوع ست و غیر جائز هٰذا اِذَا لَمْ یُؤَدِّ الْفِسْقُ اَوِالْبِدْعَۃُ اِلٰی حَدِّ الْکُفْرِ اَمَّا اِذَا اَدّٰی اِلَیْهِ فَلَا کَلَامَ فِیْ عَدَمِ جَوَازِ الصَّلٰوۃِ خَلْفَہٗ انتہی کذا فِیْ شَرْحِ الْعَقَائِدِ ۱۲ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ | فقیر خواجہ ضیاء الدین احمد ۱۲ | محمد شاہ ۱۲ | حسبنا اللہ | حفیظ اللہ |

استفتا در بیان مسئلہ رفع سبابہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖۤ اَجْمَعِیْنَ اما بعد باعث تحریر این استفتا آن بود کہ فقیر غلام رسول بن فضیلت پناہ میان رحیم بخش بن حافظ نظام الدین خادم بعد مطالعہ رسالہ مولانا علی القاری صاحب مرقات شرح مشکوۃ و رسالہ نور الحق بن شیخ عبد الحق دہلوی و رسالہ شیخ علی المتقی و شرحین بر مشکوۃ از شیخ دہلوی و شرح سفر السعادت و شرح مولانا علی القاری بر موطا امام محمد شیبانی و تحریرات مولانا عبد العزیز محدث دہلوی و تحریرات محقق قندہاری حبیب اللہ مقبول اللہ الباری و مسوی شرح موطا از مولانا ولی اللہ دہلوی و رد المحتار شرح در مختار مشہور بشامی

وطحطاوی شرح درمختار و فتح القدیر شرح ہدایہ از شیخ ابن ہمام و عرفانی شرح مجموعہ سلطانی از عنایت اللہ
لاہوری صاحب غایۃ الحواشی بر شرح وقایہ و از کتب صحاح ستہ و غیرہا صحیح مسلم مع شرح نووی و ترمذی
ونسائی و سنن ابی داؤد و ابن ماجہ و موطا امام مالک و مشکوۃ المصابیح و سائر کتب فقہیہ حنفیہ مطالعہ
کردہ دیدہ کہ رفع انگشت را سنت زائدہ و استحباب نوشتہ اند و در احیای این سنت ترغیب دادہ اند
ہو اعید اجر جزیل بر آن با حادیث صحیحہ بثبوت رسانیدہ در خاطر این حقیر ہوس آن شد کہ بتوفیق
اللہ تعالی بترویج این سنت متروکہ و احیای این سنت مردہ احراز ثواب نماید و مردم پنجاب کہ این
را از علامات مبتدعین و روافض میدانند در رفع آن تشنیع و تقلیم و تضلیل میکنند ازین شناعت
آگاہ کند کہ عیاذاً باللہ کہ از سنت سنیہ چہ قدر تنفری پیدا شدہ و منشاء آن مطالعہ بعضے روایات
ضعیفہ است کہ در بعض کتب وارد شدہ و چونکہ فراغت تحقیق دینیات ندارند بہ تعصب میخیزند
چنانچہ مولوی کرم بخش علی پوریہ کہ اکثر از علم معقول فراغت کتب دینیہ ندارد زیادہ درین باب دست
و پا زد و بطعن و تشنیع رفع لب کشاد و بحرمت قائل شد بگمان آنکہ بزور معقول سنت را رد کردہ آید و
ندانست کہ ہیبت بوریاباف گرچہ بافندہ است نبرندش بکارگاہ حریر۔ لہذا از علمای ربانی سوال
کردہ استفتاء مرتب ساختہ تا کہ متبع سنت سنیہ بہ کسے وجہ لغزشش نخورد ✣ ✣ ✣ ✣

استفتاء

چہ میفرمایند علمای دین در باب رفع انگشت شہادت در تشہد کہ صاحب خلاصہ کیدانی مسمی بلطف اللہ
النسفی حرام نوشتہ و صاحب مسعودی از مشیخہ عدم رفع مذہب طرفین و رفع مشرب بویوسف گفتہ
و متصل می نویسد کہ رفع مذہب متقدمین است و متاخرین از آن نہی کردہ اند و ممنوع شد برای نفی
تہمت چرا کہ روافض درین غلو کردہ اند و بعضے میگویند کہ بنای نماز بر سکون و وقار است و این رفع خلاف
وقار است و بسیاری از فقہاء بر عدم رفع علیہ الفتوی نگاشتہ اند و مولانا علی القاری رسالہ در باب سنیت
رفع ساختہ بکتاب و سنت سند گرفتہ و احادیث صحیحہ آوردہ و مذہب ائمہ ثلاثہ و اصحاب ہمین گفتہ و شیخ
عبدالحق دہلوی در شرح سفر السعادت و مدارج النبوۃ و شرح مشکوۃ شریف سنیت رفع را ترجیح
دادہ و علی متقی رسالہ درین باب تصنیف نمودہ و صاحب فتح القدیر کمال الدین ابن الہمام کہ از محققین حنفیہ
است گویا روح و جان این مذہب است و نظیرش بعد او نگذشتہ در شرح ہدایہ عدم رفع را خلاف

در آنچه در روایت تحریر ساخته و اکثر محققین بعمل آن رفته اند آیا از روی دلائل شرعیه ترجیح کدام جانب است که بعضی
مردمان رفع مسبحه را فعل مکروه و ترک آن سنت دانسته رافع را کافر میگویند و رسالۂ ملا علی قاری را ہذیان گویند و قتلہ
بسبب رفع در نماز بیان نمایند و بعضی صلوٰة حنفیه حکم کنند بینوا توجروا **جواب** از علماء پشاور —

بقول العاصی بانواع المعاصی العبد الجبانی الحافظ **غلام جیلانی** غفر الله تعالی له
ولاسلافه وتجاوز عن تقصيره واسرافه ان الحق الصريح الذي لا محيص عنه ولا مناص
والصواب المليح الذي يعض عليه بالنواجذ والاضراس هو القول بسنية الاشارة بالمسبحة
في التشهد فالمؤمن يكون دائما عليها على التعهد فورد فيها اخبار كثيرة وآثار شهيرة
طويناها على غيرها ويدل عليها نصوص الائمة المجتهدين ونصوص العلماء الراسخين ويكفي
للمنصف الحق العتيد لا للمتعسف العنيد ما اكتب من كتب الثقات في صحف الاثبات قصيرة من
طويلة في التحفة الاشارة مستحبة وهو الاصح على ما ثبت في الحديث ۱۲ ومن شرح كنز عن ابي يوسف
انه يعقد الخنصر والبنصر ويحلق الوسطى والابهام ويشير بالسبابة وعن محمد انه صلى الله عليه
وسلم كان يشير ونحن نصنع بصنعه ۱۲ رمز شرح كنز مشهور بعيني ذكر ابو يوسف في الامالي
انه يعقد الخنصر والبنصر ويحلق الوسطى والابهام ويشير بالسبابة وذكر محمد انه صلى الله عليه وسلم
كان يشير ونحن نصنع بصنعه قال وهو قول ابي حنيفة ۱۲ شمني شرح مختصر ۱۲ في فتح القدير القول
بالاشارة وانه مروي عن ابي حنيفة كما قال محمد فالقول بعدمها مخالف للرواية والدراية
ورواها في صحيح مسلم عن فعله صلى الله عليه وسلم وفي المجتبى لما اتفقت الروايات وعلم من اصحابنا
جميعا كونها سنة وكذا عن الكوفيين والمدنيين وكثرة الاخبار كان العمل بها اولى بحر الرائق الظاهر
انها سنة كما في البرجندي وعند الشافعي يعقد الخنصر والبنصر ويحلق الوسطى والابهام ويشير بالسبابة
عند التلفظ بالشهادتين ومثل هذا جاء عن علمائنا ايضا ۱۲ شرح وقاية ذكر محمد في غير رواية الاصول حديثا
عن النبي صلى الله عليه وسلم في الاشارة قال هذا قولي وقول ابي حنيفة قال الفقيه ابو جعفر ان الاشارة بالسبابة
رواية عن ابي حنيفة وفي الامالي عن ابي يوسف كما تقدم وعن الحلواني يقيم اصبعه عند قوله لا اله ويضع
عند قوله الا الله ليكون النصب كالنفي والوضع كالاثبات في المحيط قيل رفع سبابة اليمنى في التشهد عند
ابي حنيفة ومحمد من السنن ۱۲ كفاية قال محمد نصنع بصنع رسول الله صلى الله عليه وسلم وناخذ بفعله وهذا قول

ابی حنیفۃ وقولنا ۱۲ عنایۃ اشارہ از امام ابی حنیفہ مروی ہے مالا بد منہ ۱۲ انہ ذکر فی الولوالجیۃ والخلاصۃ الفتوی
علی انہ لا یشیر لکنہ قال فی الملتقط والزاہدی ما یدل علی انہ یفعل الاشارۃ اتفاقا وانما الاختلاف فی الکیفیۃ
وذکر فی نسخۃ صحیحۃ من المضمرات الصحیح انہ یشیر بالسبابۃ وھو الظاہر ۱۲ شیخ الاسلام علی شرح وقایۃ
فی الملتقط عن ابی نصیر بن سلام لیس فی الاشارۃ اختلاف العلماء انتہی ولعلہ اراد اختلاف المحققین
من العلماء والمتاخرین منہم ۱۲ مفتاح الصلوۃ لاسبیل الی العمل بالرای مع امکان العمل بالنص ۱۲
فثبت بھذا ان العمل بالرای انما یکون عند انعدام دلیل سواہ شرعا ۱۲ شامی المعتمد ما صححہ الشراح
لاسیما المتاخرین کالکمال والحلبی والبھنسی والباقانی وشیخ الاسلام الجد وغیرھم انہ یشیر لفعلہ
صلی اللہ علیہ وسلم ونسبوہ لمحمد والامام بل فی متن درر البحار وشرح غرر الاذکار المفتی بہ عندنا انہ یشیر باسطا
اصابعہ کلہا وفی الشرنبلالیۃ عن البرھان الصحیح انہ یشیر بمسبحتہ وحدھا یرفعہا عند النفی ویضعہا
عند الاثبات واحترزنا بالصحیح عما قیل لا یشیر لانہ خلاف الدرایۃ والروایۃ وبقولنا بالمسبحۃ عما
قیل یعقد عند الاشارۃ انتہی ۱۲ درمختار **یقول** العاصی بانواع المعاصی احقر العبید **محمد سعید**
عفی عنہ ان الروایات فی مسئلۃ الاشارۃ ظاھرۃ فی التعارض بین النفی والاثبات غنیۃ عن
ارتکاب النقل والجمع بین الشتات لکن کان الاثبات مستنبطا من الاحادیث المفید للاعتقاد
ولم یسع للنفی وجہ تصلح للاعتداد والانقیاد لا یسوغ لنا الا القول بسنیۃ الاشارۃ ولا
یسعنا الا العمل بہا لنیل البشارۃ فالحق ان یاول العبارۃ الدالۃ علی النفی الی اثبات اصل الاشارۃ
ونفی بعض الکیفیات ویفوض الی علم خالق الارض والسموات ھذا ما ظہر لی فیما سمعتہ ورایتہ
وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمہا الا ھو **جواب** از علماء پنجاب رفع سبابہ در تشہد ثابت باحادیث ست لیکن
اختلاف واختلاف علماء فقہیہ در کیفیت عقد ست الفقیر الاثیم **احمد الدین** بگوی والاعفی عنہ اقول
وباللہ التوفیق قال علی القاری قدس سرہ فی شرح فقہ الاکبر فلا یحوجنا ربنا سبحانہ
الی رای فلان وذوق فلان ووجد فلان فی اصول دیننا ولذا نجد من خالف الکتاب
والسنۃ مختلفین مضطربین بل قال اللہ تعالی الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم
نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا فلا نحتاج الی تکمیلہ الی امر خارج عن الکتاب والسنۃ
کما قال اللہ تعالی ھذا بلاغ للناس وقال اللہ تعالی اولم یکفہم انا انزلنا علیک الکتاب یتلی علیہم وقال

الله تعالى وما آتاكم الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا والى هذا المعنى اشار الطحاوي بقوله في
اول عقيدته لا ندخل في ذلك متأولين بآرائنا ولا متوهمين بأهوائنا فانه ما سلم في دينه الا
من سلّم لله تعالى ولرسوله انتهى ١٢ وليت شعري كيف نترك ما ثبت لنا من الاحاديث المستفيضة
والروايات الصحيحة بقول احد لا نعرف دليله ولا يكلفنا الله باتباع سبيله نعم لو اتى بدليل اقوى منها
نطبق بها او نعمل بهما خصوصا بما لم يرض لها المحققون من اصحابنا وصرحوا بخلافه وانكروا على
اعتسافه ونقلوا صحته عن امامنا الاعظم وصاحبيه رضوان الله عليهم اجمعين كما صرح في فتح القدير
وقال الشيخ ولي الله المحدث الدهلوي في شرح المسوى من احاديث الموطا بعد نقل احاديث الاشارة
بالمسبحة في التشهد قلت اكثر اهل العلم على اثبات الاشارة بالمسبحة اليمنى عند كلمة التهليل يشير في
عند قوله لا اله الا الله وهو الصحيح من مذهب ابي حنيفة ذكره محمد في الموطا انتهى وقد بسط العلامة
القاري في شرح المشكوة ونقل شهادة علمائنا الحنفية على رفع الشهادة من شاء فليرجع اليه ولو لا
ضيق الوقت لبسطت بسطا والله يحق الحق ويبطل الباطل الراقم الاثيم فقير **غلام علي** قصوري تك
قوله وبسط اصابعه ذكر محمد رح في غير رواية الاصول حديثا عن النبي صلى الله عليه وسلم في الاشارة
ثم قال هذا قولي وقول ابي حنيفة رح وحكي عن الفقيه ابي جعفر يعقد الخنصر والبنصر ويحلق
الوسطى مع الابهام ويشير بالسبابة وفي الجامع الصغير المرتب وعن ابي يوسف رح في املائه
يروي الاشارة عن النبيؐ فسره بما فسر به ابو جعفر رض ثم قال وقال غيره من اصحابنا يشير ثلاثة
وخمسين ثم قال وان الاشارة رواية عن ابي حنيفة وفي الاملاء عن ابي يوسف رح كما تقدم
وفي قول المدنيين يجب ان يعقد الثلاث والخمسين ويشير بالسبابة وعن الحلوائي يقيم
اصبعه عند قوله لا اله ويضع عند قوله الا الله ليكون النصب كالنفي والوضع كالاثبات وفي
المحيط وقيل رفع سبابة اليد اليمنى في التشهد عند ابي حنيفة ومحمد والشافعي رحمهم الله تعالى
من السنن وفي ظاهر الاصول لا يرفعها كذا روي عن ابي يوسف قال العلامة نجم الدين
الزاهدي لما اتفقت الروايات عن اصحابنا جميعا في كونه سنة وكذا عند الكوفيين والمدنيين
وكثرة الاخبار والآثار كان العمل بها اولى ١٢ كفاية حاشية هداية حرره حافظ **غلام محمد**
لاهوري ١٢ مسئلہ اشارت بانگشت شہادت در تشہد نماز ثابت و متحقق ست ہم باحادیث صحیحہ و آثار

سرکشیدہ ہم باجماع صحابہ کرام وائمہ اربعہ وغیرہم علی ما صرح بہ علی القاری فی شرح مسند الامام والشیخ
المحقق الشیخ عبد الحق دھلوی وغیرہما واختلافیکہ در بعض کتب فقہا از بعض متاخرین منقول ست
ہیچ اصلے قابل اعتماد ندارد چنانچہ امام ابن الہمام تصریح باین معنے فرمودہ فالحق ان الاشارۃ سنۃ زائدۃ
لاریب فیہا وبسیاری از محققان علماء حنفیہ در اثبات سنیت اشارت رسالہا تالیف کردہ اند ۱۲ حررہ
العبد الملتجی الی اللہ محمد بن مخدومی بارک اللہ عفی عنہ روزیکہ از جناب محمد اسمٰعیل ...
اللہم اغفرہ کہ استاذ استاذان این حدود بودند بحلف می نگارم کہ پرسیدہ بودم فرمودند کہ من خود
رفع سبابہ نمی کنم مگر کنندہ را منع ہم نمیکنم کہ عمل بحدیث نبوی می آرد و درین وقت اعتقاد من اینست
کہ در حق رفع کنندہ نسبت ناسزا و بدگوئی گناہ عظیم ست فکیف اضافۃ الکفر الی فاعل فعل النبی
صلی اللہ علیہ وسلم نعوذ باللہ من شرور انفسنا وکسانیکہ رافع را در منصب کفر نصب کردند الا ان یا
خود در چاہ معصیت محبور شدند کہ بر اہل آثار طاعن آمدند و حالانکہ جناب عبد القادر جیلانی قدس سرہ
در غنیہ میفرمایند واعلم ان لاہل البدع علامات یعرفون بہا فعلامۃ اہل البدع الوقیعۃ فی
اہل الاثر وعلامۃ الزنادقۃ تسمیتہم اہل الاثر الحشویۃ مسلم مومن را حکم بکفر کردن بلا ثبوت
محقق عند الشرع اثبات کفر خود ست ۱۲ خلاصۃ الفقہ الراقم محمد عالم ساکن کہوٹی شاگرد
مولوی جان محمد لاہوری ۱۲ ورود احادیث مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم بلا اشتباہ در حق رفع سبابہ در تشہد
بصحاح ستہ مثل صحیح مسلم کہ مملو از افعال نبویہ است علیہ الصلوۃ والتحیۃ و مثل موطا کہ در فن حدیث بس
مصفا است با ضبط شرائط درجات ملتقات وحفظ مراتب ثقات بر عاشقان سنت سید المرسلین
اظہر من الشمس ست و ما نعین کہ از اشارت نہی میکنند تمیز نشد کہ آیا افعال خاتم النبیین را منکر قرار دادہ
نسبت بحرمت میسازند چنانکہ امام محمد در موطا خود می نگارد وبصنیع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فاخذ وھو قول ابی حنیفۃ و با وجود این تحقیق از قول امام اعظم سر بر دارند کہ منع رفع انگشت شہادت
می کنند ۱۲ حافظ ولی اللہ لاہوری فی مسئلۃ کیفیۃ رفع السبابۃ اختلف المجتہدون فعند الفقیہ
یلیق بالقول الحقیق ان من رفع لا یمنع ومن لا یرفع لا یجبر لکن فعلہ افضل لان ھذا فعل رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکتب الاحادیث مشحونۃ فمن اراد العلم فلیتامل تحریر مولوی
غلام رسول ساکن ڈیرہ اسمعیلخان ۱۲ وفی الشرنبلالیۃ عن البرہان الصحیح

اَنَّهٗ يُشِيْرُ بِمُسَبِّحَتِهٖ وَحْدَهَا يَرْفَعُهَا عِنْدَ النَّفْيِ وَيَضَعُهَا عِنْدَ الْاِثْبَاتِ وَاحْتَرَزْنَا بِالصَّحِيْحِ عَمَّا قِيْلَ
لَا يُشِيْرُ لِاَنَّهٗ خِلَافُ الرِّوَايَةِ وَالدِّرَايَةِ وَفِي الْمُسَبِّحَةِ وَحْدَهَا عَمَّا قِيْلَ يَعْقِدُ عِنْدَ الْاِشَارَةِ انتہی
وَفِي الْعَيْنِيِّ عَنِ التُّحْفَةِ الْاَصَحُّ اَنَّهَا مُسْتَحَبَّةٌ وَفِي الْمُحِيْطِ اَنَّهَا سُنَّةٌ ۱۲ درمختار تحریر مولوی
شیر محمد صاحب بیدو الاشاگرد مولوی جان محمد چونکہ سنیت رفع نزد اکثر فقہا و محدثین
ثابت شدہ پس رافع را مرتکب السنت گفتہ میشود نہ مرتکب الحرام فضلاً اَنْ يُّكَفَّرَ وَيُشْتَمَ نَعُوْذُ
بِاللّٰهِ مِنْهَا الراقم مولوی عبد العلی الدہلوی هٰذِهِ الرِّوَايَاتُ صَحِيْحَةٌ وَالْاِشَارَةُ
سُنَّةٌ مولوی محمد علی ولد مولوی نظام الدین فتحگڈ ہی هٰذِهِ الرِّوَايَاتُ صَحِيْحَةٌ
لَا رَيْبَ فِيْهِ مولوی قدرت اللہ دہلوی ۱۲ ہر کہ وجہ ثبوت آن بدون ترتیب نسخ
وتبدیل مشروع بلکہ مسنون باشد بکدام حجت نامشروع تواند گردید وچگونہ قول غیر معصوم
را بر قول معصوم ترجیح میدہند مولوی حمایت اللہ کشمیری ۱۲ صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ الْحَمِيْدِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ اَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنَ الْحَدِيْدِ فقیر احمد اللہ کاشمیری رفع
سبابہ مختلف فیہا است وَمَنْ قَلَّدَ مُجْتَهِدًا فِيْ مُجْتَهَدٍ فِيْهِ فَلَا اِنْكَارَ وَلَا عِنَادَ عَلَيْهِ ۱۲ غایۃ الحواشی
شرح وقایہ تحریر مولانا صاحب نور محمد کہیڑا این بندہ خود رفع سبابہ بتحلل مطابق روایت
حنفی مذہب میکند ورافع را از روی احادیث صحیحہ وروایات فقہیہ از علماء کرام کہ معتقد بندہ اند ومستفیض
ومستعید میداند وچونکہ سوای خلاصہ حرمت آن در ہیچ کتابے معلوم بندہ نشدہ آنرا اعتبارے
نمیکند مگر تارک را بسبب اختلاف بعضے علماء این کار نیشود وتارک سنت نمیداند کفر چہ وتکفیر چہ
دستخط مولوی نور محمد چیلیا ۱۲ منع کردن رفع سبابہ منع میدانم چہ برای خارش تن منع
نمی ہم جاری نمے شود برای رفع احکام حدیث چگونہ منع کنم اگر کردہ شود بسیار جائز داشتہ اند
واگر نکردہ شود تا کو تاہ ہستند زیرا چہ فرائض متروک مستحبات را کدام کس ہمہ نظر مے آرد متعصبین حنفیہ انگشت
برای شہادت برنمیدارند وبرای خارش تن دست بسیار بر دارند فقیر عبید اللہ ملتانی ۱۲ در مسئلہ
رفع سبابہ ہیچ شکے وشبہے نیست کہ سنت زائدہ است بر فاعل آن و غیر فاعل آن ہیچ انکار نمی
کہ سنت زائدہ اقرب مستحبات ست ۱۲ حررہ مولانا نور الدین چکوڑی والہ ۱۲
وآنکہ بعضی مے گویند کہ جناب امام ربانی ترجیح عدم نمودہ اند جوابش از شمس الدین مرزا جانجانان

مجددی رحمۃ اللہ علیہ مکتوب پانزدہم در بیان رفع سبابہ نوشتہ شد نوشتہ بودید کہ حضرت
مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالی عنہ در مکتوبے از مکتوبات خود منع رفع سبابہ کردہ اند و تو با وجود دعوے
محبت بجناب ایشان رفع سبابہ میکنی و محب را اتباع محبوب لازم ست مخدوما او سبحانہ جل شانہ اتباع
کتاب و سنت بر عباد فرض گردانیدہ مے فرماید مَا کَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَۃٍ اِذَا قَضَی اللّٰہُ وَ
رَسُوْلُہٗ اَمْرًا اَنْ یَّکُوْنَ لَہُمُ الْخِیَرَۃُ مِنْ اَمْرِہِمْ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم میفرماید لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ
حَتّٰی یَکُوْنَ ہَوَاہُ تَبَعًا لِّمَا جِئْتُ بِہٖ و حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالے عنہ کہ تابع کامل
آنحضرت اند بنا می طریقہ خود را بر اتباع کتاب و سنت گذاشتہ اند و علما در اثبات رفع سبابہ رسالہا
مشتمل بر احادیث صحیحہ و روایات فقہیہ تصنیف کردہ اند تا بجائیکہ حضرت یحیی فرزند اصغر حضرت مجدد
نیز درین باب رسالہ تحریر نمودہ اند و در نفی رفع یک حدیث ہم بثبوت نرسیدہ و ترک رفع از جناب حضرت
مجدد بنا بر اجتہاد واقع شدہ سنت محفوظ از نسخ بر اجتہاد مجتہد مقدم ست و بعد ثبوت سنت رفع
ترک آن باین حجت کہ حضرت مجدد ترک فرمودہ اند معقول نیست حضرت مجدد بر ترک سنت تحذیر
کثیر فرمودہ اند و حضرت مجدد ہم مذہب حنفی داشتند و امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ گفتہ اِذَا ثَبَتَ
الْحَدِیْثُ فَہُوَ مَذْہَبِیْ وَاتْرُکُوْا قَوْلِیْ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ پس امید ست
کہ حضرت مجدد از ترک این امر اجتہادی و اخذ باحادیث صحیحہ متغیر نشوند و اگر گویند کہ حضرت مجدد با آن
علم واسع از احادیث ثبوت رفع مگر آگاہ نبودند گوییم تا زمان مبارک حضرت ایشان این کتب و رسائل
در دیار ہند شہرت نیافتہ بودند و از نظر مبارک ایشان نگذشتہ کہ ترک نمودہ اند و گرنہ ہرگز ترک رفع نمیفرمودند
کہ ایشان حریص ترین اکابران امت بر اتباع سنت بودہ اند و اگر گویند عدم رضای حضرت رسالت
علیہ التحیۃ را باین عمل از کشف دریافتہ ترک فرمودہ باشند گوییم کہ کشف در امور طریقہ معتبر ست و در احکام
شریعت حجت نیست سہنداء و آن مکتوب احتجاج بکشف نکردہ اند امید آنست کہ این مخالفت حضرت
برعایت قاعدہ کلی ایشان کہ سعید تمام ترغیب بر اتباع پیغمبر علیہ السلام فرمودہ اند منشر نتائج گردد
والسلام مقامات مظہری ۱۲ تمام شد عبارت استفتاء مولوی غلام رسول صاحب ۱۲

حدیثین بیچ مقدمہ رفع سبابہ کے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا قَعَدَ لِلتَّشَہُّدِ

وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى وَالْيُمْنٰى عَلَى الْيُمْنٰى وَعَقَدَ ثَلَاثَةً وَّخَمْسِيْنَ وَاَشَارَ
بِاِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُ وَقَبَضَ اَصَابِعَهُ كُلَّهَا وَاَشَارَ بِالَّتِيْ تَلِي
الْاِبْهَامَ روایت ہو ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے مقرر پیغمبر خدا رحمت خدا کی اونپر اور سلام جب بیٹھتے
تہے واسطے تشہد کے رکہتے تھے ہاتہ اپنا بایان اپنے بایئن گھٹنے پر اور داہنا داہنے پر او گرہ باندہتے
ترپن کی اور اشارہ کرتے اپنی کلمہ کی انگلی سے روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے اور ایک روایت
مین اوسکی اور بند کرتے ساری انگلیان اپنی اور اشارہ کرتے اوسسے جو نزدیک ہو انگوٹھے کے
وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اِنَّ رَجُلًا كَانَ يَدْعُوْ بِاِصْبَعَيْهِ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحِّدْ اَحِّدْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَ
الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ اور روایت ہو ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا کہ تحقیق ایک مرد
تہا اشارہ کرتا اپنی دو انگلیون سے تب فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک انگلی سے
اشارہ کر ایک سی کر روایت کیا اس حدیث کو ترمذی اور نسائی اور بیہقی نے بیچ دعوات کبیر کے
وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
ثُمَّ جَلَسَ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَحَدَّ مِرْفَقَهُ
الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَقَبَضَ ثِنْتَيْنِ وَحَلَّقَ حَلْقَةً ثُمَّ رَفَعَ اِصْبَعَهُ فَرَاَيْتُهُ يُحَرِّكُهَا
يَدْعُوْ بِهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہو وائل بن حجر رضی اللہ تعالے عنہ سے اونسے نقل کیا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ پہر بیٹھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور بچھایا بایان پاؤن اپنا اور رکہا بایان
ہاتہ اپنا بایئن ران پر اور تیر کیا داہنی کہنی کو اپنے داہنے ران پر اور بند کیا دو انگلیان اور باندہا حلقہ
پہر اوٹہایا انگلی اپنی کو پہر دیکہا مینے اونکو ہلاتے تہے اسکو دعا کرتے اوسسے روایت کیا اس حدیث کو ابوداؤد
اور دارمی نے وَعَنْ نَّافِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رض اِذَا جَلَسَ فِي
الصَّلٰوةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهِ وَاَتْبَعَهَا بَصَرَهُ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهِيَ اَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنَ الْحَدِيْدِ يَعْنِي السَّبَّابَةَ رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت ہو نافع رضی اللہ
تعالی عنہ سے کہا کہ تہے عبداللہ بن عمر رض جب بیٹھتے نماز مین رکہتے اپنے دونو ہاتہ اپنے دونو زانو پر اور اشارہ کرتے
اپنی انگلی سے اور رکہتے اوسکے پیچہے اپنی نگاہ پہر کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق

وہ زیادہ بخت اور شیطان پر لوہے سی یعنے اشارہ کرنا کلمے کی انگلی سے روایت کیا اس حدیث کو احمدؒ نے

استفتاء در بارہ آنکہ بعد از فراغ نماز جنازہ

گرداگرد میت استادہ فاتحہ میخوانند و نیز بعد فراغ دفن میت بر چند قدم آمدہ متوجہ بسوی
قبرستان شدہ باز فاتحہ مے خوانند سوال چہ میفرمایند علماء دین و اُمنائے شرع متین اندر
اینکہ در بعضے بلاد مروجست کہ بعد از نماز جنازہ بمجرد فراغ از آن گرداگرد جنازہ استادہ و دست
برداشتہ فاتحہ میخوانند چون خواندن الحمد در نماز جنازہ و تکرار آن و خواندن تشہد و غیرہ بجز
چہار تکبیر و ادعیہ مروجہ نزد علماء حنفیہ ممنوعست آیا این فاتحہ ممنوع ست یا نہ و احداث فی
الدین مے توان گفت یا نہ و در حالیکہ این امر در زعم عوام حکم فرضیت پیدا کند و تارک را
باشند بملامت پیش آیند درین صورت حکم آن چیست و در صورت اُولے حکم آن چہ بینوا توجروا
دیگر بعد از دفن و فراغ از آن چون چند قدم باز پس آیند بطرف قبرستان متوجہ شدہ باز فاتحہ
میخوانند حکم این فاتحہ چیست و در صورت اصرار و التزام حکم آن چہ بشہادت کتب معتبرہ جواب
نویسند کہ عند اللہ اجر عظیم ست جواب در زمان حضرت سید الانبیاء علیہ الصلوۃ والسلام
و قرون ثلثہ کہ حضرت سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم بخیریت آنہا ارشاد فرمودہ ہیچ ازین اوضاع
مروی نیست آری مطلق استغفار و دعا احیاء برای اموات ثابت ست پس در محدثات بودن این
اوضاع ہیچ شکے نیست و معتقد فرضیت آن کافرست و چون در زعم عوام اعتقاد فرضیت آن
پیدا شدہ ترک آن واجب بودہ واللہ اعلم و اثبات این اوضاع در ہیچ کتابے غیر معتبر بنظر نیامد
چہ جای کتب معتبرہ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَعِلْمُہٗ اَحْکَمُ الراقم احقر عباد اللہ فقیر حسن شاہ قادری
| سید حسن شاہ قادری | اصول این مسائل در کتب معتبرہ فقہ شریعت یافتہ نشد احقر العباد شہاب الدین
بٹالوی | سید شہاب الدین احمد | المکتوب حق لاریب فیہ صوفی شاہ بٹالوی عفی عنہ
مَا حَرَّرَہُ التَّحْرِیْرُ حَرِیٌّ بِاَنْ یُّقْبَلَ بِالْقَلْبِ الْمُفْتَقِرِ اِلَی اللّٰہِ الصَّمَد فقیر غلام احمد عفی عنہ آنچہ مولانا
التحریر فاضل بے نظیر حضرت حسن شاہ قادری بٹالوی در جواب این مسئلہ نوشتہ حق ست و درست
است و مطابق واقع و نفس الامر و علامہ ابن عابدین در ردالمحتار بآخر باب جنائز گفتہ
اقتصار نمودن فقہا در ذکر مسائل بر آن چہ وارد گشتہ دلیل ست برین کہ یا تک نماز و وقت دفن

میت بدعت و مستحدث فی الدین ست وھذا عبارتہ فی الاقتصار علی ماذکر من الوارد اشارۃ
الی انہ لا یسن الاذان عند ادخال المیت فی قبرہ کما ھو معتاد الآن وقد صرح ابن
الحجر فی فتواہ انہ بدعۃ سیئۃ الی اخر ماقال پس ہمین است دلال فاتحہ و دعا کہ بعد از فراغ
نماز جنازہ میت را گرد گرفتہ میکنند و نیز فاتحہ بعد از دفن بمسافت چند قدم مثل اذان عند الدفن بدعت
و مستحدث توان گفت صاحب کبیری از سراجیہ منع صریح این فاتحہ نقل نمودہ فی السراجیۃ اذا
فرغ من الصلوۃ لا یقوم بالدعاء کذا فی الکبیری زاد اللبیب و در اخبار الاوقات
است واذا دفن المیت رجع اھل الجنازۃ عن القبر او انفک من موضع
الدفن بقدر مائۃ خطوۃ او اکثر او اقل فقاموا وینظرون الی قبر المیت
ویدعون فھو لا یجوز لان النبی صلے اللہ علیہ وسلم نھی عن ھذہ
الافعال انتھے محمد عمران رامپوری شاگرد مولوی حیدر علی در رسالہ تجہیز و تکفین بعد از نقل حدیث
صحیح گفتہ پس اسسے معلوم ہوا وہ کہ بعضے دیار کے اس زمانہ میں رسم ہے کہ میت کو دفن کرکے چالیس
قدم چلے جاتے ہیں پھر وہاں سے لوٹکر قبر پر آکر فاتحہ پڑہتے ہیں بدعت مخالف سنت کی اور محض بدعت
میت ہی۔ اس مسئلہ کو یاد رکہنا چاہیے انتھے عبارتہ از ابیات انواع کہ تصنیف مولوی
عبد اللہ لاہوری ست غفر اللہ ہمچنین مستفاد ست واللہ اعلم بالصواب ۵
اسحقین پچھے کرے نہ فرصت جیہڑی پہر سلام ﴿ رخصت کرنی خلقتاں تائیں اذن کری کل عام
قبر سلام نہ کیجیے ڈہل اذن کلے کراہ ﴿ جو راضے سو وسیجے نال با قبر پکڑے راہ۔
انواع مولوی بارک اللہ رحمہ اللہ بعد سلام نماز جنازہ ڈہل دعا نکریے + نال شتابی جاکر میت کو اِک قبر دیو دہرئیے
الراقم فقیر ابو عبد اللہ غلام علی قصوری فی الواقع چونکہ سنیت این امر در مسطورین
از معتبرے بحد ثبوت نرسیدہ پس التزام بآن مع اصرار برآن خالی از احداث فی الدین نیست و ملتزم و
مصر در عموم من احدث فی امرنا ھذا مندرج است واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم فقیر عبد العلی عفی عنہ
(عبد العلی) لا شک ان التزام الفاتحۃ بعد صلوۃ الجنازۃ والدفن احداث فی
الدین فیجب ترکھا بھذہ الکیفیۃ فقیر سعد الدین لاہوری عفی عنہ ھذہ مسئلۃ صحیحۃ
حافظ محمود لاہوری در مشکوۃ شریف کہ مطبوعہ مطبع احمدی دہلوی فی باب الجنائز صفحہ ۱۳۹

سطرو ایہ حاشیہ ہم حدیث مالک بن ہبیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نوشتہ است وَلَا یُدْعٰی لِلْمَیِّتِ
بَعْدَ صَلٰوۃِ الْجَنَازَۃِ لِاَنَّہٗ یُشْبِہُ الزِّیَادَۃَ فِی صَلٰوۃِ الْجَنَازَۃِ ذَکَرَہٗ مولٰنا عَلِیُّ الْقَارِیُّ فِی
شَرْحِ الْمِشْکٰوۃِ حَرَّرَہٗ سِرَاجُ الدِّیْنِ الْکَرْوَلِیُّ عُفِیَ عَنْہُ وَعَنْ اَسْلَافِہٖ وایں اوضاع کہ
درعوام الناس موجود اند در ہیچ کتابے یافتہ نشود فقیر محمد علی شاہ حنفی قادری فتحگڈہی
عفی عنہ اصاب فیما اجاب محمد محی الدین مدرس مدرسہ سرکاری امرتسر عُزِّزَ مَنِ اتَّبَعَ
سُنَّۃَ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَذُلَّ مَنْ اَحْدَثَ شَیْئًا فِی اَمْرِ الدِّیْنِ فقیر عبد العزیز
انصاری صَحِیْحٌ کُلُّھَا فقیر قدرت اللہ دہلوی اَلْحَقُّ اَحَقُّ اَنْ یُّتَّبَعَ فقیر احمد اللہ
امرتسری

سوال کیا فرماتے ہین علماے شریعت اس بات مین کہ ایک شخص نے اپنے ہندی
رسالہ مین یہ لکھا ہے کہ بوسہ دینا قبر کا شرک ہی اور اسکو شرک فے العبادت کہتے ہین آیا شریعت
مین یہ شرک ہی یا نہین اور بوسہ دینے والا قبر کا مشرک ہو جاتا ہے یا نہین اور در صورتیکہ
شرک نہین ہے تو حال اُس صاحب رسالہ کا کیا ہے بَیِّنُوْا تُؤْجَرُوْا **جواب**
سائل نے مطلب رسالہ کا نہین سمجھا مراد اسکی اس شرک سے وہ نہین ہے کہ جس سے
خروج دین سے لازم آوے اور ملت اسلام سے نکلجاوے اور وعید اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ
اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ مین داخل ہو جاوے معاذ اللہ ایسا گمان
بہ نسبت صاحب رسالہ کے ناشی جہل و نادانی سے ہے بلکہ مراد اسکی اس شرک سے وہ ہے جو احادیث
صحیحہ مین وارد ہوا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا تَحْلِفُوْا بِاٰبَآئِکُمْ فَمَنْ حَلَفَ
بِغَیْرِ اللّٰہِ فَقَدْ اَشْرَکَ مقصود صاحب رسالہ کا یہ ہے کہ بوسہ دینا قبر کا یہ ایک تعظیم ہے کہ
شریعت مین عبادت خاص حق سبحانہ تعالے مین مقرر ہوئی جیسا بوسہ دینا حجر اسود کا افعال
حج مین پس جس شخص نے کہ سوا اُسکے جو منصوص شرع مین ہے کسی قبر کو یا کسی چوکھٹ یا آستانہ
کو بوسہ دیا تو اُسنے مشابہ کیا اس تعظیم کو تعظیم خاص حق سبحانہ تعالے سے اور یہ معصیت اور حرام ہے
اور ایسا ہی لکھا ہے کتب معتبرہ حنفیہ مین قول صاحب رسالہ کا موافق مذہب حنفی کے ہے
اور جو بعضے روایات مین آیا ہے کہ بوسہ دینا قبر والدین یا قبر استاد کو مباح ہے یہ بات کچھی ہے
لائق اعتبار کے نہین اور جو کسی اہل علم سے کبھی ایسا فعل صدور ہوا ہے تو شاید غلبہ محبت و شوق

مین ہوا ہوگا یا اُنکے نزدیک کوئی ایسی توجہ کا محل ہوگی کہ ہمکو اس سے اطلاع نہین واللہ اعلم
بالصواب [محمد نذیر الدین] یہ عمل جسمین کلام ہو رہی ہے یہ سب پیر پرستون کی عادتین
اور رسمین ہین کہ انہون نے ہندؤن سے مشابہت پیدا کی ہے لیکن مسلمان مشائخ
خدا کی رحمت ہووے انپر ایسی جاہلیت کی رسمون سے الگ ہین چنانچہ خواجہ بہاء الدین
نقشبندی قدس سرہ نے ایک صوفی کے حق مین کہ ایک قبر کی طرف مراقب تھا شعر
انکا فرمایا ہے ع تو تا کے گور مردان را پرستی ٭ بگرد کار مردان کن درستی - اور ایسا
ہی کتاب نفحات الانس مین ہے علاء الدین عطار کے ذکر سے [سید محبوب علی جعفری]
ایسی بدعت کام کرنے والا اس حدیث کے مضمون مین داخل ہے یعنے مَنْ اَحْدَثَ
فِیْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَیْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ جو شخص نئی بات نکالے ہمارے اس دین
مین اور وہ بات نہ ہو دین سے تو وہ شخص مردود ہے یا وہ فعل مردود ہے [محمد قطب الدین]
یہ فعل عام لوگون کا حجت نہین ہے [ہو الخالق] [رحمۃ اللہ علیہ و برکاتہ] بیشک یہ عمل
مشابہت بت پرستون کے عمل کے ہے [ولد [illegible]] [illegible] ساکن نارنول فقط

بیان برائی چومنے انگوٹھے کا وقت سننے اشہد ان محمدا رسول اللہ کے اور اثبات
بدعت ہونے اس فعل کا - معلوم کرنا چاہیے کہ بعضے بدعتی ناواقف علم حدیث سے
جنکو صحیح اور سقیم اور ضعیف اور قوی مین کچھ امتیاز نہین وقت سننے کلمہ اشہد ان محمدا رسول اللہ کے
موذن سے انگوٹھے چوم کے آنکھون پر لگاتے ہین اور اس فعل کو چند احادیث جھوٹھی اور
موضوع اور بناوٹ کتب طبقہ رابعہ سے حجت لا کر سنت جانتے ہین اور در حقیقت
یہ عمل بدعت ہے - سو اول ان احادیث جھوٹی اور موضوع اور بناوٹ کی کو کہ جنسے بعضے
بدعتی استدلال کرتے ہین سنو اور بعد اوسکے حال اون احادیث کا مع جواب شہادت
کے دریافت کرو اور حقیقت مسئلہ کو سمجھو **حدیث پہلی** اِنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ لَمَّا
سَمِعَ قَوْلَ الْمُؤَذِّنِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا وَّقَبَّلَ بَاطِنَ اَنْمُلَتَيِ السَّبَّابَتَيْنِ
وَمَسَحَ عَيْنَيْهِ فَقَالَ مَنْ فَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ خَلِيْلِيْ فَقَدْ حَلَّتْ عَلَيْهِ شَفَاعَتِيْ بعینہ تحقیق

حضرت ابابکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب سنا قول موذن کا اشہد ان محمدا رسول اللہ تو کہا اشہد
ان محمدا عبدہ و رسولہ رَضِیۡتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّ بِالۡاِسۡلَامِ دِیۡنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا اور بوسہ دیا باطن دو
انگشت شہادت کو اور لگا دیا دونو آنکھون کو تبس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کریگا
جیسا کہ کیا دوست میرے نے پس بے شک واجب ہوگی اُسپر شفاعت میری سو یہ حدیث جہوٹی
اور بالکل موضوع ہے حدیث دوسری قَالَ الْخِضْرُ ع مَنْ قَالَ حِیْنَ سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ یَقُوْلُ
اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ مَرْحَبًا بِحَبِیْبِیْ وَقُرَّۃِ عَیْنِیْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ ثُمَّ یُقَبِّلُ اِبْہَامَیْہِ وَیَجْعَلُہُمَا عَلٰی عَیْنَیْہِ لَمْ یَعْمَ وَلَمْ یَرْمَدْ اَبَدًا یعنے فرمایا خضر
علیہ السلام نے جو شخص کہے جسوقت سُنے موذن کو کہ کہتا ہے اشہد ان محمدا رسول اللہ یہ لفظ مرحبا
بحبیبی و قرۃ عینی محمد بن عبد اللہ پہر بوسہ دے دو انگوٹہون کو اور پہیرے اُن دونو کو دونو آنکھون اپنی
پر تو نہ اندہا ہوگا اور نہ دکہینگی آنکہین اُسکی کبہی۔ خدا خراب کرے بنانے والے کو سو یہ
حدیث بہی بالکل موضوع ہے اور بناوٹ سے ہے حدیث تیسری قَالَ الْحَسَنُ مَنْ قَالَ
حِیْنَ سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ یَقُوْلُ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَمَرْحَبًا بِحَبِیْبِیْ وَقُرَّۃِ عَیْنِیْ مُحَمَّدِ
ابْنِ عَبْدِ اللّٰہِ وَیُقَبِّلُ اِبْہَامَیْہِ وَیَجْعَلُہُمَا عَلٰی عَیْنَیْہِ لَمْ یَعْمَ وَلَمْ یَرْمَدْ یعنے فرمایا حسن رضی
اللہ عنہ نے جو شخص کہے جسوقت کہ سُنے موذن کو کہ کہتا ہے اشہد ان محمدا رسول اللہ اور کہے یہ لفظ مرحبا
بحبیبی و قرۃ عینی محمد بن عبد اللہ اور بوسہ دے دونو انگوٹہون کو اور پہیرے انکو دو آنکہون اپنی پر تو نہ اندہا
ہوگا اور نہ دکہینگی آنکہین اُسکی سو صریح جہوٹی حدیث اور طوفان ہے حدیث چوتہی
مَنْ قَبَّلَ عِنْدَ سَمَاعِہٖ مِنَ الْمُؤَذِّنِ کَلِمَۃَ الشَّہَادَۃِ ظُفْرَیْ اِبْہَامَیْہِ وَمَسَّہُمَا عَلٰی عَیْنَیْہِ
وَقَالَ عِنْدَ الْمَسِّ اَللّٰہُمَّ احْفَظْ حَدَقَتِیْ وَنَوِّرْہُمَا بِبَرَکَۃِ حَدَقَتَیْ مُحَمَّدٍ وَّنُوْرِہِمَا لَمْ
یَعْمَ یعنے جو شخص بوسہ دے وقت سننے کے موذن سے کلمہ شہادت کو دونو ناخن انگوٹہون اپنے کو اور
لگاوے انکو دونو آنکہین اپنی پر اور کہے وقت لگانے کے اللہم احفظ حدقتی و نورہما ببرکۃ حدقتی محمد و
نورہما نہ اندہا ہوگا سو یہ بہی جہوٹی حدیث اور بہتان ہے حدیث پانچوین اِنَّ عَلِیًّا رض کَانَ
اِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ یَقُوْلُ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ قَالَ ذٰلِکَ وَقَالَ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا
وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا وَّیُقَبِّلُ بَاطِنَ اَنَامِلِ سَبَّابَتَیْہِ وَیَضَعُہُمَا عَلٰی عَیْنَیْہِ یعنے

تحقیق علی رضی اللہ تعالے عنہ تھے آپ جب سنتے تھے موذن کو کہتا اشہد ان محمد رسول اللہ تو فرماتے آپ بھی ویساہی اور کہتے رضیت باللہ ربا و بالاسلام دینا و بمحمد نبیا اور بوسہ دیتے باطن سرون دو انگشت شہادت کو اور رکہتے انکو اپنی دونو آنکہون پر سو یہ بھی بالکل باطل اور جہوٹی حدیث ہے **حدیث چہٹی** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَبَّلَ ظُفْرَیْ اِبْھَامَیْہِ عِنْدَ سَمَاعِ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ فِی الْاَذَانِ اَنَا قَائِدُہٗ وَ مُدْخِلُہٗ فِیْ صُفُوْفِ الْجَنَّۃِ یعنے تحقیق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بوسہ دیوے دونو ناخن انگوٹھون اپنے کو وقت سننے اشہد ان محمد رسول اللہ کے اذان مین تو مین کہینچنے والا اور داخل کرنیوالا ہون اسکا صفون جنت مین سو یہ بہی جہوٹی حدیث ہے گویا کسی شیطان نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر بہتان رکہا ہے **حدیث ساتوین** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فِیْ عَشَرِ الْمُحَرَّمِ عِنْدَ الْاُسْطُوَانَۃِ حِذَاءَ اَبِیْ بَکْرٍ فَقَامَ بِلَالٌ فَاَذَّنَ فَلَمَّا بَلَغَ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ فَقَبَّلَ اَبُوْ بَکْرٍ ظُفْرَیْ اِبْھَامَیْہِ وَوَضَعَھُمَا عَلٰی عَیْنَیْہِ وَقَالَ قُرَّۃُ عَیْنِیْ بِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَلَمَّا فَرَغَ بِلَالٌ مِنَ الْاَذَانِ تَوَجَّہَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ فَقَالَ مَنْ فَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلْتَ یَا اَبَا بَکْرٍ غَفَرَ اللّٰہُ تَعَالٰی ذُنُوْبَہٗ جَدِیْدَھَا وَقَدِیْمَھَا وَعَمْدَھَا وَخَطَأَھَا یعنے تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے بیچ مسجد کے عشرہ محرم مین پاس اسطوانہ کے مقابل ابوبکر رض کے پس کہڑے ہوئے بلال پس اذان دی انہون نے پہر جب پہونچے بلال اشہد ان محمد رسول اللہ پر بوسہ دیا ابوبکر رض نے دونو ناخن انگوٹھون اپنے کو اور رکہا انکو دونو آنکہون اپنی پر اور کہا قرۃ عینی بک یا رسول اللہ پہر جب فارغ ہوئے بلال رض اذان سے تو متوجہ ہوئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم طرف ابوبکر رض کی پس فرمایا جو شخص کرے جیسا کہ کیا تونے اے ابوبکر رض بخشدیگا اللہ سب گناہ اسکے نئے اور پرانے جانے اور انجانے سو یہ بھی جہوٹ اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر بہتان لگایا ہے **حدیث آٹھوین** عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ مَنْ سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ یَقُوْلُ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ فَاَجَابَہٗ وَقَالَ مَرْحَبًا بِحَبِیْبِیْ وَقُرَّۃِ عَیْنِیْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ وَقَبَّلَ اِبْھَامَیْہِ بِقُبْلِہٖ وَاَمَرَّھُمَا عَلٰی عَیْنَیْہِ لَمْ یَعْمَ وَلَمْ یَرْمَدْ اَبَدًا یعنے روایت ہے عبد اللہ

رضی اللہ عنہ سے کہ جو شخص سنے مؤذن کو کہ کہتا ہے اشہد ان محمدا رسول اللہ پس جواب دیوے اسکو
اور کہے مرحبا بحبیبی و قرۃ عینی محمد بن عبد اللہ اور بوسہ دیوے دونون انگوٹہون کو اپنے اور
پہیرے انکو آنکہون اپنی پر نہ اندہا ہوگا نہ آنکہیں دکہین گی اسکی کبہی سو یہ بہی بناوٹ ہے
حدیث ثانی نہیں مروی ان آدم اشتاق الی لقاء محمد صلی اللہ علیہ وسلم کان
فی الجنۃ فاوحی اللہ تعالی الیہ ہو من صلبک ویظہر فی آخر الزمان فاظہر اللہ
تعالی لہ صورۃ محمد فی صفاء ظفری ابہامیہ فمسح علی عینیہ فصار اصلا لذریتہ
فلما اخبر جبرئیل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہذہ القصۃ قال من سمع اسمی فی
الاذان فقبل ظفری ابہامیہ ومسح علی عینیہ لم یعم ابدا یعنے روایت کیا گیا کہ تحقیق آدم
مشتاق ہوئے واسطے ملاقات محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے جسوقت کہ تہے بیچ جنت کے پس وحی کی اللہ
تعالے نے طرف اسکی کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم صلب تیری سے ہے اور ظاہر ہوگا آخر زمانہ
مین پس ظاہر کیا اللہ تعالے نے واسطے آدم علیہ السلام کے صورت محمد صلے اللہ علیہ وسلم صفائی دونون
ناخن انگوٹہون آدم علیہ السلام مین پس لگایا آدم نے دونون آنکہون پر پس ہوا وہ فعل اصل واسطے
اولاد آدم کے پہر جب خبر دی حضرت جبرئیل نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اس قصہ کی تب
فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص سنے نام میرا اذان مین پہر بوسہ دیوے دونون ناخن
انگوٹہون اپنے کو اور لگاوے انکو دونون آنکہون اپنی پر تو نہ اندہا ہوگا کبہی سبحان اللہ کیا
خوب استدلال احادیث سے ہے کہ ایک حدیث بہی صحیح نہین اور انکا کسی معتمد کتاب مین
پتہ اور نشان بہی پایا نہین جاتا ہے محققین نے ان سب احادیث مین کلام کرکے تصریح
غیر صحیح اور موضوع ہونے کی کردی ہے تفصیل اسکی یہ ہے کہ اول یہ سب حدیثین کتب
احادیث طبقہ رابعہ سے ہین اور احادیث اس طبقہ کی اس قابل نہین ہین کہ کسی عقیدہ اور
عمل کے ثابت کرنے مین انپر اعتماد کیا جاوے اور انکو متمسک بہی ٹہیرایا جاوے چنانچہ حضرت
شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی عجالہ نافعہ مین فرماتے ہین طبقہ رابعہ احادیثے کہ نام ونشان آنہا
در قرون سابقہ معلوم نبود ومتاخران آنہا را روایت کردہ اند پس حال آنہا از دو شق خالی نیست
یا سلف تفحص کردند وآنہارا اصلے نیافتند تا مشغول بروایت آنہا می شدند یا یافتند

و در آن قدحے و یا علتے دیدند کہ باعث شد ہمہ آنہا را بر ترک روایت آنہا و علے کل تقدیر این احادیث قابل اعتماد نیستند کہ در اثبات عقیدہ یا عملے با نہا تمسک کردہ شود انتھے دوسرے علامہ شمس الدین ابو الخیر محمد بن وجیہ الدین عبد الرحمن سخاوی نے مقاصد حسنہ مین حدیث پہلی اور دوسری کو لایصح لکھا ہے اور ایسا ہی کتاب مجمع البحار مین بھی ہے اور لفظ لا یصح کا معنے ثابت نہ ہونے کے آتا ہے چنانچہ علامہ فتنی نے اپنے تذکرہ مین لکھا ہے قَوْلُنَا لَمْ يَصِحَّ لَا يَلْزَمُ مِنْهُ اِثْبَاتُ الْعَدَمِ وَاِنَّمَا هُوَ اِخْبَارٌ عَنْ عَدَمِ الثُّبُوْتِ انتھے یعنی قول ہمارا لم یصح نہین لازم ہوتا ہے اُسّے اثبات نہ ہونے کا اور نہین وہ قول مگر خبر دینا ہے نہ ثابت ہونے سے اور شیخ الاسلام نے ترجمہ صحیح بخاری مین لکھا ہے کہ در فردوس از حدیث ابی بکر صدیق رض آوردہ کہ وی چون شنید قول موذن اشھد ان محمدا رسول اللہ گفت ہمچنین و بوسید باطن انملہ دو انگشت سبابہ را و مسح کرد بدان دو چشم خود را پس فرمود آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کسے کہ بکند مانند تو پس شفاعت بر و واجب شدہ و از حسن بن علی رض آرند کہ ہر کہ بگوید نزد سماع این کلمہ از موذن مرحبا بحبیبی و قرۃ عینی محمد بن عبد اللہ و ببوسد دو ابہام خود را و بگرداند آنرا بر دو چشم خود نابینا و در چشم نباشد ہر گز صحیح نشدہ نزد محدثین چیزے از آن انتھے غرض شیخ الاسلام نے حدیث پہلی اور تیسری کو نقل کر کے کہا کہ محدثین کے نزدیک نہین صحیح اور ثابت نہین ہوا ہے کچھہ اوسمین سے اور بھی علامہ شمس الدین سخاوی نے اسی مقاصد حسنہ مین بعد نقل حکایت محمد بن بابا اور قول مجد مصری اور بعض شیوخ عراق یا عجم کی حدیث تیسری اور چوتھی کو ذکر کر کے کہا وَلَا يَصِحُّ فِي الْمَرْفُوْعِ مِنْ كُلِّ هٰذَا الشَّيْئُ یعنے نہین ثابت ہے مرفوع مین انمین سے کچھہ اور ابن ربیع شافعی اور زرقانی مالکے نے کتاب مختصر المقاصد مین اور ابن طاہر فتنی حنفی نے تذکرہ موضوعات مین بھی ایسا لکھا ہے اور حسن بن علی مہدی صاحب سبیل الجنان نے تعلیقات مشکوۃ المصابیح مین بعد نقل حدیث پہلی اور پانچوین اور نوین کے لکھا ہے كُلُّ مَا رُوِيَ فِي وَضْعِ الْاِبْهَامَيْنِ عَلَى الْعَيْنَيْنِ عِنْدَ سِمَاعِ الشَّهَادَةِ مِنَ الْمُؤَذِّنِ لَمْ يَصِحَّ یعنے جو کچھہ روایت کیا گیا ہے رکھنے انگوٹھون مین آنکھون پر وقت سننے کلمہ شہادت کے موذن سے ثبوت کو نہین پہونچا ہے

اور شیخ فتح محمد برہانپوری نے بعد حدیث پانچوین کے اپنے فتوح مین لکھا ہے اَوْرَدَہٗ صَاحِبُ
تَذْکِرَۃِ الْمَوْضُوْعَاتِ وَلَمْ یَتَکَلَّمْ فِیْہِ بِجَرْحٍ اَصْلًا کَمَا تَکَلَّمَ فِیْ خَبَرِ الصِّدِّیْقِ اِنْتَہٰی یعنے
لایا ہے اسحدیث کو صاحب تذکرہ موضوعات مین اور نہین کلام کیا اسمین جیسا کہ کلام کیا
خبر صدیق مین لانا صاحب تذکرہ کا اسحدیث کو بیان موضوعات مین دلیل صریح وضع کی ہے
اور نہ کلام کرنا اوسکا شاید بسبب جلی ہونے وضع اُسکی کے ہے اور ملا علی قاری نے مختصر موضوع
مین بعد نقل کلام سخاوی کے لکہا ہے اگر صحیح ہو جاوے عمل صدیق اکبر کا تو دلیل کافی ہے واسطے
عمل کرنے ہمارے کے کیونکہ فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ لازم پکڑو تم سنت میری اور
سنت خلفاے راشدین کی مگر عمل صدیق اکبر کا بالکل ثبوت کو نہین پہونچا چنانچہ سخاوی نے لکہا ہے
تو نہین کوئی دلیل واسطے عمل کے اور بہی ملا علی قاری نے بعض اور رسالون اپنے مین تصریح موضوع
ہونے ان احادیث کی کی ہے اور جلال الدین سیوطی نے کتاب تیسیر المقال مین لکہا ہے
وَالْاَحَادِیْثُ الَّتِیْ رُوِیَتْ فِیْ تَقْبِیْلِ الْاَنَامِلِ وَجَعْلِھَا عَلَی الْعَیْنَیْنِ عِنْدَ سِمَاعِ اسْمِہٖ صَلَّی
اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُؤَذِّنِ فِیْ کَلِمَۃِ الشَّہَادَۃِ کُلُّھَا مَوْضُوْعَاتٌ اِنْتَہٰی یعنے جو حدیثین کہ
روایت کی گئی ہین چومنے انگلیون اور پہیرنے اُنکے بیچ آنکہون پر وقت سننے نام آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کے موذن سے کلمۂ شہادت مین سب موضوع ہین آور یہی امام سیوطی نے کتاب الدرۃ المنتثرۃ
فی الاحادیث المنتشرہ مین ایسا ہی لکہا ہے اور علامہ ابو اسحاق بن عبد الجبار کابلی نے شرح
رسالہ عبد السلام لاہوری مین بعد نقل حدیث چہٹی اور ساتوین اور آٹھوین کے لکہا ہے قَدْ
تَکَلَّمُوْا فِیْ اَحَادِیْثِ وَضْعِ اِبْھَامَیْنِ عَلَی الْعَیْنَیْنِ فَلَمْ یَصِحَّ شَیْءٌ مِنْھَا بِرِوَایَۃٍ ضَعِیْفَۃٍ اَیْضًا
وَلِذَا صَرَّحَ بَعْضُھُمْ بِوَضْعِ کُلِّھَا یعنے تحقیق کلام کیا ہے محدثین نے حدیثون رکہنے انگوٹہون کی بیچ
آنکہون پر بیچ اسکے نہین ثابت ہوا ہے کچہ انمین سے ساتہہ روایت ضعیفہ کے بہی اور اسیواسطے تصریح کی ہے
بعض محدثین نے ساتہہ موضوع ہونے کل احادیث کے اور امام ابو الحسن عبد الغافر فارسی
صاحب مفہم نے شرح صحیح مسلم مین اور مجمع الغرائب نے کتاب زوال الاکاذیب مین بعد نقل
احادیث فردوس دیلمی کے لکہا ہے وَالرِّوَایَاتُ فِیْ ھٰذَا الْبَابِ کَثِیْرَۃٌ لَا اَصْلَ لَھَا بِسَنَدٍ
ضَعِیْفٍ اَیْضًا قَالَ الْحَافِظُ اَبُوْ نُعَیْمٍ الْاَصْفَھَانِیُّ مَا رُوِیَ فِیْ ذٰلِکَ کُلُّہٗ مَوْضُوْعٌ

انتہی یعنے روایات چومنے انگوٹھون اور رکھنے انکے بیچ آنکھون پر ثابت نہین ہین کہ نہین ہے کچہ اصل
انکی سند ضعیف سے بہی اور فرمایا حافظ ابو نعیم اصفہانی نے کہ جو اسمین روایت کی گئی ہین
سو سب موضوع ہین ۔ اور محمود بن احمد عینی عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری کے باب ما
یقول اذا سمع المنادی مین لکہا ہے یَجِبُ عَلَی السَّامِعِیْنَ تَرْکُ کُلِّ عَمَلٍ غَیْرِ الْاِجَابَۃِ
اِنْتَھٰی مُلَخَّصًا یعنے واجب ہی سننیوالون اذان پر چہوڑنا ہر کام کا سوای جواب اذان کے
اور بہی شرح مذکور کے اسی باب مین لکہا ہے یَنْبَغِیْ اَنْ لَّا یَتَکَلَّمَ السَّامِعُ فِیْ خِلَالِ الْاَذَانِ
وَالْاِقَامَۃِ وَلَا یَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ وَلَا یُسَلِّمُ وَلَا یَرُدُّ السَّلَامَ وَلَا یَشْتَغِلُ بِشَیْءٍ مِّنَ الْاَعْمَالِ
سِوَی الْاِجَابَۃِ اِنْتَھٰی یعنے لائق یہ ہے کہ کلام نہ کرے سننے والا درمیان اذان اور اقامت
کے اور نہ پڑہے قرآن اور نہ سلام کرے اور نہ سلام کا جواب دے اور نہ مشغول ہو ساتہہ کسی
عمل کے سوائے دینے جواب اذان کے اور محمد یعقوب بنبانی نے خیر جاری شرح
صحیح بخاری مین بعد نقل عبارت عینی کے لکہا ہے وَاعْلَمْ اَنَّہٗ یُسْتَفَادُ مِنْ کَلَامِ الْعَیْنِیِّ
الْمَذْکُوْرِ فِیْہِ مَنْعُ وَضْعِ الْاِبْہَامَیْنِ عَلَی الْعَیْنَیْنِ عِنْدَ سَمَاعِ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ
اللّٰہِ اِنْتَھٰی یعنے جان تو تحقیق مستفاد ہوتا ہے کلام عینی سے جو یہان مذکور ہے منع ہونے
رکہنے انگوٹہون کا آنکہون پر وقت سننے اشہد ان محمدا رسول اللہ اور فتوی جامع الروایات
مین بعد نقل حدیث چہٹی کے لکہا ہے ۔ این حدیث ملا جلال الدین سیوطی در موضوعات
آورده است موجب عمل نیست انتہے ۔ اور حضرت شاہ عبد العزیز صاحب قدس سرہ
العزیز اور مولوی مرزا حسن علی لکہنوی سے لوگون نے اس مقدمہ مین استفتار کیا تہا دونو
نے جواب مین تحریر فرمایا کہ ہرگز یہ فعل حدیث سے ثابت نہین ہوتا ہے استفتار
محدث دہلوی کا یہ ہے **سوال** در وقت اذان و باوقات دیگر ہرگاہ نام محمد
صلے اللہ علیہ وسلم مے شنوند ہر دو دست یکجا می بوسند و بر چشمان مے نہند این عمل جائز ست
یا نہ **جواب** در وقت اذان سوای جواب کلمات اذان چیزے دیگر ثابت نشدہ و در
وقت ذکر نام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سوای فرستادن درود و سلام بر آن حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم چیزے دیگر ثابت نشدہ و این عمل از روی احادیث معتبرہ در زمانہ خلفا کے

راشدین بنودہ پس این عمل را بوقت اذان یا بوقت شنیدن نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سنت
یا مستحب دانستہ کردن بدعت ست ازین امر احتراز باید کرد و آنچہ در بعضے کتب فقہ این
مینویسند آن کتب چندان اعتماد ندارند انتہے بلفظہ ملخصًا اور استفتار محدث لکھنوی
کا یہ ہے سوال آنکہ اکثر مردمان بوقت شنیدن محمد رسول اللہ در اذان ہر دو ناخن
انگشت خود را بوسہ دادہ بر چشم نہند ممنوع ست یا مسنون جواب ممنوع ست و
از قبیل بدعت و آنچہ درین باب حدیث از جناب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم در عمل
کردن صدیق اکبر رض نقل کنند ہمہ موضوع ست کذا ذکرہ الشیخ جلال الدین السیوطی
وغیرہ من المحدثین و بحسب روایات فقہ معتبرہ ہم اصلا ثبوت ندارد انتہے بلفظہ الحاصل
کلام شمس الدین سخاوی اور ابن طاہر فتنی اور ابن ربیع شافعی اور زرقانی مالکی اور حسن
ابن علی ہندی اور شیخ فتح محمد برہانپوری اور ملا علی قاری اور امام جلال الدین سیوطی اور
ابو اسحاق کابلی اور ابو الحسن عبد الغافر فارسی شارح صحیح مسلم اور شیخ الاسلام اور محمود بن
احمد عینی اور شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی اور مرزا حسن علی محدث لکھنوی وغیرہ محدثون
سے بخوبی ثابت ہے کہ جو احادیث انگوٹھی چومنے مین لائی جاتی ہین سب موضوع ہین اور یہ
فعل ممنوع اور غیر مشروع پس قول بعض فقہا طبقہ رابعہ کا جنہون نے احادیث موضوعہ سے
حجت پکڑکر اس فعل کو جائز کہا ہے سو ایسا فعل اور قول قابل اعتبار اور لائق التفات کے نہین ہے
بلکہ سراسر بہتان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ہے اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مَنْ یَّقُلْ
مَا لَمْ اَقُلْ فَلْیَتَبَوَّاْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ یعنے جو کوئی وہ بات کہے جو مینے نہ کہی ہو تو چاہیے کہ وہ
بنالیوے اپنی جگہ دوزخ مین اور دوسری حدیث مین یون وارد ہے کہ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَّیْسَ
عَلَیْہِ اَمْرُنَا فَھُوَ رَدٌّ یعنے جو کوئی کرے ایسا عمل کہ اسپر ہمارا حکم نہین ہے سو وہ مردود ہے

استفتا متضمن بر شش مسائل

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی اما بعد مے گوید فقیر ابو عبد اللہ
غلام العلی القصوری کہ درین وقت سائل از شش سوال جواب طلب نمودہ پس فقیر
اظہار اللحق متشبثا باذیال التوفیق بجواب آن پرداخت سوال اول اعتقاد داشتن

باینوجه که ذات سرور کائنات در حالت برزخ بر اقوال و احوال و عقائد همه امت واقف و
مطلع اند و آن ذات شریف را بر همه احوال امت اطلاع میدهند یا بی وجه کان صحیح ست
یا نیست و اگر نیست کفر ست یا فسق هر چه نزد آن صاحب مقرر ست بنویسند معتبر و عبارت
کتاب بعینه **جواب** اولاً باید دانست که در اثبات امور عقائد ادله قطعیه یقینیه معتبر
داشته اند و ادله غیر قطعیه مثل احادیث صحاح و حسان و متواترات غیر منصوصه و آیات محتمله
مبنی اعتقادیات نمی توانند شد و آنچه ازینها ثابت شود از معتقدات نمی شمارند و لفظ اعتقاد
بر آن اطلاق نمی کنند و اینقدر که مذکور شد بدیهی الثبوت و مستغنی البیان ست چه کتابی
از کتب کلام و عقائد از تصریح آن خالی نیست اما چون سائل طالب عبارت کتاب ست ازینجهت
جهت عبارت شرح فقه الاکبر که حاضر الوقت ست نوشته می شود و در جواب هر مسئله همین اسلوب
ملتزم باشد مولانا علی قاری قدس باری علیه الرحمة والغفران در کتاب شرح فقه اکبر در مسئله عذاب
قبر نوشته وَلَا یَخْفٰی اَنَّ الْمُعْتَبَرَ فِی الْعَقَائِدِ هُوَ الْاَدِلَّةُ الْیَقِیْنِیَّةُ وَاَحَادِیْثُ
الْآحَادِ لَوْ ثَبَتَ اِنَّمَا تَکُوْنُ ظَنِّیَّةً اَللّٰهُمَّ اِلَّا اَنْ تَعَدَّدَ طُرُقُهٗ بِحَیْثُ صَارَ
مُتَوَاتِرًا مَعْنَوِیًّا فَحِیْنَئِذٍ قَدْ تَکُوْنُ قَطْعِیًّا انتهی بعینه و بتمامه پس خود
مطلع و واقف بودن ذات شریف سرور کائنات صلی الله علیه وآله وسلم در حالت
برزخ بر همه احوال و عقائد امت از حسان هم ثابت نیست چه جای صحاح و متواترات
بلکه بحکم لَا یَعْلَمُ الْغَیْبَ اِلَّا اللهُ خلاف آن ثابت ست لیکن اطلاع دادن و عرض
احوال شدن بوسائط ملائکه از مواهب لدنیه که از کتب سیر تصنیف قسطلانی ست مفهوم
میشود و شیخ عبدالحق در مدارج النبوة هم از مواهب نقل کرده اما از کتب اصول مثل بخاری
و مسلم و ترمذی و ابن ماجه وغیره نشانی ازین حدیث پیدا نیست پس تا وقتیکه صحت
آن از کتب اصول حدیث ثابت نمی شود بمجرد نقل ارباب سیر که از هر قسم احادیث در آن
منقول می شود اعتماد را نمی شاید سیما در اعتقادیات که مدار آن بر یقینیات ست نعم اگر به
سند متصل صحیح ثابت شود مجال انکار نیست بلکه واجب التسلیم ست با وجود اینهمه هم از
ایمانیات و یقینیات نمی تواند چه اگر از آحاد ست مورث ظن ست نه یقین علی ما لا یخفی علی

الماہرین واگر از متواترات ست باز ہم ازین قسم نخواہد بود کہ جہل و غفلت ازآن قادح ایمان و مخل ایقان باشد بلکہ ازآن قسم ست اگر ہمہ عمر در خاطر کسے ہم نگذرد مومن کامل تصور توان نمود و تفصیل این اجمال از نقل عبارت شرح فقہ اکبر لعلماے اعلام و فضلاے عالی مقام معلوم مے شود و ہذا عبارتہ وههنا مسائل ملحقات لابد من ذكرها في بيان الاعتقاديات ولو كانت من الامور الخلافيات ليتم به المقاصد وتكمل به العقائد وذلك لان حد اصول الدين علم يبحث فيه عما يجب به الاعتقاد وهو قسمان قسم تقدح الجهل به في الايمان كمعرفة الله تعالى وصفاته الثبوتية والسلبية والرسالة والنبوة وامور الآخرة وقسم لا يضر كتفضيل الانبياء على الملئكة فقد ذكره السبكي في تاليف له لو مكث الانسان مدة عمره لم يخطر بباله تفضيل النبي على الملك لم يسأله الله عنه انتهى وعرف صاحب المقاصد علم الكلام بانه العلم بالعقائد الدينية عن الادلة اليقينية فالقسم الثاني من الملحقات فمن شاء فليقتصر على ما قدمناه ومن اراد زيادة الفائدة منها فليتعلق بما الحقناه فمنها تفضيل بعض الانبياء على بعضهم و هو قطعي بحسب الحكم الاجمالي حيث قال الله تعالى تلك الرسل فضلنا بعضهم على بعض وقال الله تعالى ولقد فضلنا بعض النبيين على بعض اسے بمزيد العلم اللدني لا بوجود المال الدنيوي واما بحسب الحكم التفصيلي فالامر ظني والمعتقد المعتمد ان افضل الخلق نبينا حبيب الحق وقد ادعى بعضهم الاجماع على ذلك فقد قال ابن عباس رض ان الله فضل محمدا على اهل السماء وعلى الانبياء وفي حديث مسلم والترمذي عن انس رض انا سيد ولد آدم يوم القيمة ولا فخر وزاد احمد والترمذي وابن ماجة عن ابي سعيد وبيدي لواء الحمد ولا فخر پس این عبارت مصرح ست کہ اگر کسے را در عمر خود فضیلت

بعض با بعض اگرچه معتقد و معتمد آنست که لَيْسَ اَحَدٌ اَفْضَلَ الْخَلْقِ وَسَيِّدَ الْبَرِيَّاتِ اِلَّا نَبِيُّنَا حَبِيْبُ الْحَقِّ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مخطور نشود همیشه لذین امر در جهل مطلق باشد قادح ایمان نیست پس عرض احوال که ثبوت آن متحقق نیست از اعتقادیات چگونه توان شمرد علاوه آنکه علما عقائد بذکر آن نپرداختند نه در مسائل اعتقادیات و نه در ملحقات آن بلکه معظم مسائل کلامیه و اکثر ابحاث آنرا که معرکه آرای اهل دین ست از ضروریات عقائد نمی شمرند قَالَ فِي شَرْحِ الْمَوَاقِفِ اَنَّ الْمَسَائِلَ الَّتِيْ اخْتُلِفَ فِيْهَا اَهْلُ الْقِبْلَةِ مِنْ كَوْنِ اللّٰهِ عَالِمًا بِعِلْمٍ وَمُوْجِدًا لِفِعْلِ الْعَبْدِ اَوْ غَيْرَ مُتَحَيِّزٍ وَّلَا فِيْ جِهَةٍ وَّنَحْوِهَا كَكَوْنِهٖ مَرْئِيًّا اَوْ لَا لَمْ يَبْحَثِ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ اِعْتِقَادِ مَنْ حَكَمَ بِاِسْلَامِهٖ فِيْهَا وَلَا الصَّحَابَةُ وَلَا التَّابِعُوْنَ نَعْلَمُ اَنَّ صِحَّةَ دِيْنِ الْاِسْلَامِ لَا يَتَوَقَّفُ عَلٰى مَعْرِفَةِ الْحَقِّ فِيْ تِلْكَ الْمَسَائِلِ وَاَنَّ الْخَطَاَ فِيْهَا لَيْسَ قَادِحًا فِيْ حَقِيْقَةِ الْاِسْلَامِ وتفصیل این مسئله در رساله خود کلام الرفیع که در رد و شیئاً لله مستفر ست بیان کرده شد فمن شاء فلیرجع الیها پس سوال سائل بعنوان مذکور ناشی ست از عدم تتبع کتب عقائد و عدم توغل بکتب دین **تقریر سوال** باین عنوان و باین عبارت واجب بود که مطلع بودن سرور کائنات در حالت برزخ بهمه اقوال و احوال و عقائد امت بعرض ملائکه یا بغیر عرض ملائکه ثابت ست یا نه و اگر ثابت ست از امور اعتقادیات ست یا نه و اگر از امور اعتقادیات ست پس از کدام قسم ست از ضروریات فی الدین ست که جهل و انکار آن قادح در حقیقت اسلام ست یا غیر آن که انکار و جهل قادح در حقیقت اسلام نیست درین صورت جواب این ست که مطلع بودن آنحضرت صلی الله علیه وسلم بغیر از وساطت ملائکه بدیهی البطلان ست و مستلزم اثبات علم غیب که بحکم وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا هُوَ الآیة خاصه علام الغیوب ست بآنحضرت صلی الله علیه وسلم و آن شرک جلی ست و بوساطت ملائکه غیر متیقن و غیر مثبت چراکه بغیر از ارباب سیر حدی بنقل آن نپرداخته اند و کسی بتصحیح آن تصریح نکرده بلکه احادیث بخلاف آن وارد اند از آن جمله حدیث مسلم که در مشکوة شریف در کتاب الطهارة واقع ست عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَى الْمَقْبَرَةَ

فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ وَدِدْتُ اَنَّا قَدْ
رَاَيْنَا اِخْوَانَنَا قَالُوْا اَوَلَسْنَا اِخْوَانَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَنْتُمْ اَصْحَابِيْ وَاِخْوَانُنَا الَّذِيْنَ
لَمْ يَاْتُوْا بَعْدُ فَقَالُوْا كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَمْ يَاْتِ بَعْدُ مِنْ اُمَّتِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
فَقَالَ اَرَاَيْتَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا لَهٗ خَيْلٌ غُرٌّ مُحَجَّلَةٌ بَيْنَ ظَهْرَيْ خَيْلٍ دُهْمٍ بُهْمٍ اَلَا
يَعْرِفُ خَيْلَهٗ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّهُمْ يَاْتُوْنَ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ
وَاَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ازین حدیث مصرح ست کہ صحابہ کرام عرض احوال
در برزخ متعارف نبود و نیز ظاہر ست کہ بعد از ثبوت عرض احوال و شناخت باین علامات جزوی
چہ احتیاج بود و از آن جملہ حدیث متفق علیہ ست کہ در مشکوۃ در باب الحوض و الشفاعۃ آمدہ
وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ
مَنْ مَرَّ عَلَيَّ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَاْ اَبَدًا لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ اَقْوَامٌ اَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُوْنِيْ
ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ فَاَقُوْلُ اِنَّهُمْ مِنِّيْ فَيُقَالُ اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ
فَاَقُوْلُ سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ غَيَّرَ بَعْدِيْ واین حدیث نص ست بر نفی عرض احوال ہان اگر ثابت شود
حدیثے صحیح درین باب یافتہ شود واجب التسلیم ست با این ہمہ مستلزم صحت ندای حقیقی نیست چہ در
صحت حقیقت ندا و خطاب حضور حقیقی شرط ست نہ مطلع بودن بعرض یا بغیر آن نعم عرض
صلوۃ و سلام بوساطت ملائکہ ثابت و متحقق ست چہ درین باب احادیث وارد اند بعاضد و متابعہ
یکدیگر شدہ حکم حسان پیدا کردند عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِنَّ لِلّٰهِ مَلٰٓئِكَةً سَيَّاحِيْنَ فِي الْاَرْضِ يُبَلِّغُوْنِيْ مِنْ اُمَّتِيَ السَّلَامَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ
وَغَيْرُ ذٰلِكَ وَاَمَّا حَدِيْثُ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِيْ سَمِعْتُهٗ وَمَنْ صَلّٰى عَلَيَّ نَائِيًا وُكِّلَ اللّٰهُ
مَلَكًا يُبَلِّغُنِيْ اه فِيْ سَنَدِهِ الصَّغِيْرُ كَذَّابٌ قُلْتُ لَهٗ شَوَاهِدُ كَحَدِيْثِ اِنَّ لِلّٰهِ مَلٰٓئِكَةً سَيَّاحِيْنَ
فِي الْاَرْضِ يُبَلِّغُوْنِيْ مِنْ اُمَّتِيَ السَّلَامَ وَغَيْرُ ذٰلِكَ كَذَا ذَكَرَ ابْنُ طَاهِرٍ فِيْ تَذْكِرَتِهِ قُلْتُ اَلشُّهَا
لِاٰخِرِ الْحَدِيْثِ لَا لِاَوَّلِهٖ فَتَدَبَّرْ خلاصہ جواب آنکہ مطلع بودن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بر
احوال بدون عرض باطل و اعتقاد آن شرک و بعرض ملائکہ در بعض کتب سیر منقول ست اما چون
معارض احادیث صحیحہ واقع شدہ لائق اعتماد نیست و اثبات مسائل عقائد و اعمال بآن

نے توان کرد بفرض صحت مجوز صحت ندائی حقیقی نیست سوال دوم اعتقاد کردن کہ ارواح
را ادراکے و سماعے ست و در حالت برزخ احوال شان مانند احوال شان قبل از موت
ست چنانچہ احیا را اگر مانعے از ادراک و سماع و مانند اشتغال باشغال یا غیر این باشد
ادراک و سماع در بعض اوقات نے کنند ہمچنان اموات را ہیچ فرقے نیست درمیان ایشان
مشروع ست یا غیر مشروع اگر اول ست کدام قسم ست و اگر ثانی ست کدام قسم ست جواب
چنانکہ مسئلہ اول از مسائل اعتقاد نبود این مسئلہ نیز از مسائل اعتقاد نیست قطع نظر
ازین ہمہ جواب این آنکہ ارواح مقابر را ادراکے بخلق نوعے حیات بقدر مَا یَتَأَلَّمُ وَیَتَلَذَّذُ
بہ است حاصل ست قَالَ الْإِمَامُ الْأَعْظَمُ رض فِي الْفِقْهِ الْأَكْبَرِ وَإِعَادَةُ الرُّوحِ إِلَى
الْعَبْدِ فِي قَبْرِهِ حَقٌّ وَقَالَ الْعَلِيُّ الْقَارِيُّ فِي شَرْحِهِ بَعْدَ إِتْمَامِ الْقَوْلِ اعْلَمْ أَنَّ
أَهْلَ الْحَقِّ اتَّفَقُوا عَلَى أَنَّ اللهَ تَعَالَى يَخْلُقُ فِي الْمَيِّتِ نَوْعَ حَيٰوةٍ فِي الْقَبْرِ قَدْرَ
مَا يَتَأَلَّمُ وَيَتَلَذَّذُ الخ راقم میگوید کہ نص علیہ اکثر المفسرین فی قولہ تعالی قَالُوا أَمَتَّنَا
اثْنَتَيْنِ وَأَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ الآية بِأَنَّ الْمَوْتَ الْأَوَّلَ فِي الدُّنْيَا وَالثَّانِيَ فِي الْقَبْرِ وَالْحَيَاتُ
الْأَوَّلُ فِي الْقَبْرِ وَالثَّانِي عِنْدَ الْبَعْثِ اما بقار این ادراک از احادیثے کہ در تنعیم ارواح و
عذاب آن و منضبط بودن آن وقت و وصول ثواب صدقات وارد اند مفہوم میشود علی القاری
در اختلاف موت و حیات روح نوشتہ وَقَدْ دَلَّ عَلَى ذٰلِكَ الْأَحَادِيثُ الْوَارِدَةُ فِي نَعِيمِ
الْأَرْوَاحِ وَعَذَابِهَا بَعْدَ الْمُفَارَقَةِ إِلَى أَنْ يُرْجِعَهُ اللهُ إِلَى أَجْسَادِهِ انتهى واما سماع
موتی پس ائمہ حنفیہ متفق اند بر نفی آن چنانکہ در کتاب ایمان باتفاق تصریح کردہ اند کہ میت را سماع
نیست و آنکہ شیخ عبد الحق در مشکوۃ نوشتہ اکثر فقہا منکر اند و بعضے فقہا و اکثر مشائخ
قائل اند ادعای محض ست بشہادت یک روایت کہ مفید مدعا ایش باشد و موجب اذعان سامع
گردد و تصدیق دعوی نمودہ بتحقیق معلوم گشتہ کہ در عدم سماع موتے اختلافے نیست اختلافے
کہ ہست در سماع موتے قلیب ست ام المومنین حضرت عائشہ و من تبعہا از آن منکر اند و
بحدیث خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ مَا أَنْتَ بِأَسْمَعَ مِنْهُمْ محمول بر سہو و نسیان کردند و بعضے دیگر
آنرا قبول نمودہ بمحل اعجاز و خرق عادت فرود آوردہ اند و بجواب از استدلال ام المومنین

پرداختہ اند چنانچہ از مواہب لدنیہ مفہوم میشود و در نفی سماع مطلق از موتے ہیچ شکے نیست
چنانچہ در رسالہ المعان استقصای روایات نمودہ ایم در اینجا نبذے از آن ایراد کردہ
میشود و حادیثے کہ در شرح صدور در اثبات سماع موتے وارد اند قابل تمسک نیستوان شمرد
کہ اکثر احادیث رسائل جلال الدین سیوطی از طبقہ رابعہ مے باشند و احادیث طبقہ رابع
قابل آن نیستند کہ در اثبات عقیدہ یا عملے تمسک بآن کردہ شود چنانچہ مولانا شاہ عبد العزیز
صاحب در عجالہ نافعہ مے فرمایند کہ مایہ تصانیف شیخ جلال الدین سیوطی رح در رسائل و نوادر
خود ہمین کتابہاست پس تا وا سیکہ تصحیح احادیث متحقق نمے شود استدلال بآنہا از دواب
محققین نیست حالا نقل روایات فقہیہ کہ در عدم سماع موتے در کتب متداولہ واقع اند نوشتہ
می آید در در المختار نوشتہ فَلَوْ قَالَ اِنْ ضَرَبْتُكَ اَوْ كَسَوْتُكَ اَوْ كَلَّمْتُكَ اَوْ دَخَلْتُ
عَلَيْكَ اَوْ قَبَّلْتُكَ تَقَيَّدُ كُلٌّ مِّنْهَا بِالْحَيَاتِ حَتّٰى لَوْ عَلَّقَ بِهَا طَلَاقًا
اَوْ عِتْقًا لَمْ يَحْنَثْ بِفِعْلِهَا بِمَيِّتٍ و علامہ سید محمد امین معروف بابن عابدین در رد المحتار
حاشیہ در المختار نوشتہ اند قَوْلُهٗ تَقَيَّدُ كُلٌّ مِّنْهَا بِالْحَيَاةِ الخ اَمَّا الضَّرْبُ فَلِاَنَّهٗ اِسْمٌ
لِفِعْلٍ مُؤْلِمٍ يَتَّصِلُ بِالْبَدَنِ اَوِ اسْتِعْمَالُ اٰلَةِ التَّادِيْبِ فِيْ مَحَلٍّ يَقْبَلُهٗ وَالْاِيْلَامُ
وَالْاَدَبُ لَا يَتَحَقَّقُ فِي الْمَيِّتِ وَلَا يَرِدُ تَعْذِيْبُ الْمَيِّتِ فِيْ قَبْرِهٖ لِاَنَّهٗ تُوْضَعُ فِي
الْحَيٰوةِ عِنْدَ الْعَامَّةِ بِقَدْرِ مَا يُحِسُّ بِالْاَلَمِ وَالْبِنْيَةُ لَيْسَتْ بِشَرْطٍ عِنْدَ اَهْلِ
السُّنَّةِ بَلْ تُجْعَلُ الْحَيٰوةُ فِيْ تِلْكَ الْاَجْزَاءِ الْمُتَفَرِّقَةِ الَّتِيْ لَا يُدْرِكُهَا الْبَصَرُ وَاَمَّا الْكِسْوَةُ
فَلِاَنَّ التَّمْلِيْكَ مُعْتَبَرٌ فِيْ مَفْهُوْمِهَا كَمَا فِي الْكَفَّارَةِ وَلِهٰذَا لَوْ قَالَ كَسَوْتُكَ هٰذَا الثَّوْبَ
كَانَ هِبَةً وَالْمَيِّتُ لَيْسَ اَهْلًا لِلتَّمْلِيْكِ وَقَالَ الْفَقِيْهُ اَبُو اللَّيْثِ رح لَوْ كَانَ بِالْفَارِسِيَّةِ
يَنْبَغِيْ اَنْ يَّحْنَثَ لِاَنَّهٗ يُرَادُ بِهِ اللُّبْسُ دُوْنَ التَّمْلِيْكِ وَلَا يَرِدُ قَوْلُهُمْ اِنَّهٗ لَوْ نَصَبَ
شَبَكَةً فَتَعَلَّقَ بِهَا صَيْدٌ بَعْدَ مَوْتِهٖ مَلَكَهٗ لِاَنَّهٗ مُسْتَنِدٌ اِلٰى وَقْتِ الْحَيٰوةِ وَ
النَّصْبِ اَوِ الْمُرَادُ اَنَّهٗ عَلٰى حُكْمِ مِلْكِهٖ فَتَمَلَّكَهُ الْوَرَثَةُ حَقِيْقَةً لَا هُوَ وَاَيْضًا هٰذَا اِمْلَاكٌ لَا
تَمْلِيْكٌ هٰذَا مَا ظَهَرَ لِيْ وَاَمَّا الْكَلَامُ فَلِاَنَّ الْمَقْصُوْدَ مِنْهُ الْاِفْهَامُ وَالْمَوْتُ يُنَافِيْهِ وَلَا يَرِدُ
مَا فِي الصَّحِيْحِ مِنْ قَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِ قَلِيْبِ بَدْرٍ هَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ كُمْ

رَبُّكُمْ حَقًّا فقالَ عُمرُ اَتُكَلِّمُ الْمَيِّتَ يا رسولَ اللهِ فقالَ عليهِ السَّلامُ والَّذي نفسي
بِيَدِهٖ مَا اَنتم بِاَسْمَعَ مِنْ هٰؤُلَاءِ اَوْ مِنْهُمْ فقد اَجابَ عنهُ الشَّارِحُ بِاَنَّهٗ غَيْرُ
ثَابِتٍ يَعْنِيْ مِنْ جِهَةِ الْمَعْنٰى وَذٰلِكَ لِاَنَّ عَائِشَةَ رَدَّتْهُ بِقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَمَا
اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَاِنَّهٗ اِنَّمَا قَالَهٗ عَلٰى وَجْهِ الْمَوْعِظَةِ
لِلْاَحْيَاءِ وَبِاَنَّهٗ مَخْصُوْصٌ بِاُولٰئِكَ تَضْعِيْفًا لِلْحَسْرَةِ عَلَيْهِمْ وَبِاَنَّهٗ خُصُوْصِيَّةٌ
لَهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ مُعْجِزَةً لٰكِنْ يُشْكِلُ عَلَيْهِمْ مَا فِيْ مُسْلِمٍ اِنَّ الْمَيِّتَ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ
اِذَا انْصَرَفُوْا اِلَّا اَنْ يَخُصُّوْا ذٰلِكَ بِاَوَّلِ الْوَضْعِ فِي الْقَبْرِ مُقَدِّمَةً لِلسُّؤَالِ جَمْعًا
بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْاٰيَتَيْنِ فَاِنَّهٗ شَبَّهَ فِيْهِمَا الْكُفَّارَ بِالْمَوْتٰى لِاِفَادَةِ عَدَمِ سِمَاعِهِمْ
وَهُوَ فَرْعُ سِمَاعِ الْمَوْتٰى هٰذَا حَاصِلُ مَا ذَكَرَهٗ فِي الْفَتْحِ هٰهُنَا وَفِي الْجَنَائِزِ وَمَعْنَى
الْجَوَابِ الْاَوَّلِ اَنَّهٗ وَاِنْ صَحَّ سَنَدُهٗ لٰكِنَّهٗ مَعْلُوْلٌ مِنْ جِهَةِ الْمَعْنٰى بِعِلَّةٍ تَقْتَضِيْ
عَدَمَ ثُبُوْتِهٖ عَنْهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهِيَ مُخَالَفَتُهٗ لِلْقُرْاٰنِ فَافْهَمْ انتهى و در جامع
صغیر نوشته وَكَذٰلِكَ الْكَلَامُ لِاَنَّ مَعْنَاهُ الْاِفْهَامُ وَالْمَوْتُ يُنَافِيْهِ اَلَا تَرٰى
اِلٰى قَوْلِهٖ وَمَا اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ و در ہدایہ نوشته مَنْ قَالَ اِنْ ضَرَبْتُكَ
فَعَبْدِيْ حُرٌّ فَمَاتَ فَضَرَبَهٗ فَهُوَ عَلَى الْحَيٰوةِ لِاَنَّ الضَّرْبَ اسْمٌ لِفِعْلٍ
مُؤْلِمٍ يَتَّصِلُ بِالْبَدَنِ وَالْاِيْلَامُ لَا يَتَحَقَّقُ فِي الْمَيِّتِ وَمَنْ يُعَذَّبُ فِي الْقَبْرِ
يُوْضَعُ فِيْهِ الْحَيٰوةُ فِيْ قَوْلِ الْعَامَّةِ وَكَذَا الْكَلَامُ وَالدُّخُوْلُ لِاَنَّ الْمَقْصُوْدَ مِنَ الْكَلَامِ
الْاِفْهَامُ وَالْمَوْتُ يُنَافِيْهِ و در عنایہ نوشته قَوْلُهٗ وَكَذٰلِكَ الْكَلَامُ بِاَنْ حَلَفَ
لَا يُكَلِّمُ فُلَانًا وَلَا يَدْخُلُ دَارَ فُلَانٍ لِاَنَّ الْمَقْصُوْدَ مِنَ الْكَلَامِ الْاِفْهَامُ وَذَا
بِالْاِسْمَاعِ وَذَا لَا يَتَحَقَّقُ بَعْدَ الْمَوْتِ الخ و در شرح مواقف نوشته که تجویز کلام
علم و قدرت و اراده و سمع و بصر میت مذہب فرقه صالحیه از معتزله است عبارتش این ست
اَلصَّالِحِيَّةُ اَصْحَابُ الصَّالِحِيِّ وَهٰذَا مَذْهَبُهُمْ اَنَّهُمْ جَوَّزُوْا قِيَامَ الْعِلْمِ وَ
الْقُدْرَةِ وَالْاِرَادَةِ وَالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ بِالْمَيِّتِ وَيَلْزَمُهُمْ جَوَازُ اَنْ يَكُوْنَ النَّاسُ
مَعَ اتِّصَافِهِمْ بِهٰذِهِ الصِّفَاتِ اَمْوَاتًا وَاَنْ لَا يَكُوْنَ تَعَالٰى حَيًّا انتهى و در شرح مقاصد

علامہ تفتازانی مرقوم ست اما قوله وما انت بمسمع من في القبور فتمثيل حال الكفرة بحال الموتى ولا نزاع ان الموتى لا تسمع انتہی و در غرائب في تحقيق المذاہب نوشتہ رأى الامام الاعظم ابو حنيفة من يأتي القبور اهل الصلاح فيسلم ويخاطب ويتكلم ويقول يا اهل القبور هل لكم من خير وهل عندكم من اثر اني اتيتكم وناديتكم من شهور وليس سؤالي منكم الا الدعاء فهل دريتم ام غفلتم فسمع ابو حنيفة يقول مخاطبته لهم فقال هل اجابوا لك قال لا فقال سحقا لك وتربت يداك كيف تكلم اجسادا لا يستطيعون جوابا ولا يملكون شيئا ولا يسمعون صوتا وقرأ وما انت بمسمع من في القبور انتہی و در فصول في علم الاصول می نویسد لو حلف لا يكلم فلانا فكلمه بعد الموت لا يحنث بعدم معنى الافهام والايلام انتہی و در نظم الدلائل مے نویسد ان الذين في القبور لا يسمعون ما يكونون موتى انتہی و در تتارخانیہ مے نویسد من حلف لا يكلم فلانا فكلمه بعد الموت لا يحنث لعدم الاسماع انتہی و در تفسیر درمنثور می نویسد اخرج ابو سهل السري بن سهل الجنيد النيسابوري الخامس من حديثه من طريق عبد القدوس عن ابي صالح عن ابن عباس في قوله تعالى انك لا تسمع الموتى وما انت بمسمع من في القبور قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يقف على القتلى يوم بدر ويقول هل وجدتم ما وعدكم ربكم حقا يا فلان يا فلان الم تكفر بربك الم تكذب بنبيك الم تقطع رحمك فقالوا يا رسول الله ايسمعون ما تقول فقال ما انتم باسمع منهم لما اقول فانزل الله فانك لا تسمع الموتى وما انت بمسمع من في القبور انتہی و در تفسیر بیضاوی نوشتہ انما يستجيب الذين اي يستجيب الذين يسمعون بفهم وتامل كقوله تعالى او القى السمع وهو شهيد وهؤلاء كالموتى الذين لا يسمعون و در جامع القرآن تحت آیت کریمہ والموتى يبعثهم الله می نویسد اي الكفار كالموتى لا يسمعون انتہی و در جلالین تحت والموتى نوسید ای الكفار شبههم بهم في عدم السماع انتہی و در نیشاپوری و کشاف تحت آیہ کریمہ انما يستجيب الذين يسمعون می نویسد یعنی ان الذين تحرص على ان يصدقوك بمنزلة الموتى الذين لا يسمعون وانما يستجيب من سمع انتہی و در معالم التنزیل تحت ہر

آیت می نویسد اِنَّهُم لِفَرطِ اِعرَاضِہِم عَمَّا یَدعُونَ اللہ کَالمَیِّتِ الَّذِی لَا سَبِیلَ
اِلیٰ سِمَاعِہٖ وَالصُّمِّ الَّذِی لَا یَسمَعُ اِنتَھیٰ بالجملہ از کتاب و سنت و اجماع امت ثابت ست
کہ موتی را سماع حاصل نیست **سوال سوم** اعتقاد کردن کہ از ارواح انبیاء کرام و اولیاء عظام
فیض و استفاضہ بر گنہگاران جاری ست و ایشان از جانب اللہ قدرت ست کہ
متصور شدہ راہ ہدایت بنمایند یا بدیگر وجہ بہر طرح کہ ارادہ باری تعالی باشد از ایشان برای
خلق اللہ فیضان ست درست ست یا نیست **جواب** فیض و استفاضہ یا در افعال اختیاریہ
مقدوریہ است کہ درمیان مردم در شراب و طعام و کسوت و تعلیم و تعلم و اخذ و عطاء جاری
است و این فیض و استفاضہ از ارواح مطلقاً متصور نیست بلکہ بدیہی البطلان ست
شرعاً و عقلاً و الا بعثت انبیاء مرۃ بعد اخریٰ عبث و بیفائدہ مے گردد چہ وجود شریف
ابو البشر آدم علے نبینا و علیہ السلام تا قیام قیامت برائے کائنات کفایت میکرد و محاربہ
و مجادلہ نوح علیہ السلام و ابراہیم علیہ السلام و موسی علیہ السلام و عیسی علیہ السلام و خاتم الانبیاء
صلے اللہ علیہ وسلم چہ ضرور بود مسلمنا باوجود وجود شریف سرور کائنات افادہ و استفادہ
تعلیم و تعلم مردم کہ از زمان صحابہ متواترات ست بیجا میتوان گفت و تا این زمان منقول
نیست کہ مسئلہ از مسائل دین خواجہ دین صلوات اللہ علیہ از قبر شریف بہ یکے تعلیم فرمودہ
باشد آختلاف صحابہ در تعیین کفن و دفن و غسل باوجود موجود بودن عنصر شریف بر روئے زمین
و اختلاف در مسائل دیگر در عبادات و معاملات کہ ہر یکے اندرین رائے دیگر بود و باہم مختلف
الا ما شاء اللہ و محاربات و منازعات شان و ہمچنین اختلاف تابعین و تبع تابعین از ائمہ
مجتہدین و مفسرین و محدثین چنانچہ بر ماہرین مسائل دین مخفی نیست در کدام محل فرو توان
آورد بلکہ کارخانہ قیل و اجتہاد و استنباطات و تتبع روایات احادیث و فقہ در ہم برہم میشود و نیست
آنرا اثرے الا در ذہن کسانی کہ مغلوب اوہام و منکوب خیالات مناام اند و لا عبرۃ بہم یا
در امور غیر اختیاریہ از اقبال و ادبار و احیاء و اماتت و ترزیق و تخلیق و غیر ذلک این ہم
بدیہی البطلان ست و یا در دعاء و استغفار و امثال ہم بحکم حدیث اِذَا مَاتَ ابنُ اٰدَمَ اِنقَطَعَ
عَمَلُہٗ الحدیث یعنی ترتب آثار و اجابت آن نہ نفس عمل کہ ثابت ست بطریق تلذذ

واعتبار چنانچه در حدیث معراج و حدیث رَأَیْتُ مُوْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ یُصَلِّیْ فِی الْقَبْرِ و نعت
و بحکم حدیث صحیح مسلم عن جابر قَالَ قِیْلَ لِعَائِشَةَ اِنَّ نَاسًا یَتَنَاوَلُوْنَ اَصْحَابَ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اَبَا بَکْرٍ وَّ عُمَرَ وَقَالَتْ مَا تَعْجَبُوْنَ مِنْ هٰذِهٖ
انْقَطَعَ عَنْهُمُ الْعَمَلُ فَاُحِبُّ اَنْ لَّا یَنْقَطِعَ و نیز بحکم روایت فقه که در شرح وقایه
در باب جنائز نوشته وَاِنَّمَا قَالَ فِی الْاَوَّلِ الْاِسْلَامَ وَفِی الثَّانِی الْاِیْمَانَ لِاَنَّ
الْاِسْلَامَ وَالْاِیْمَانَ وَاِنْ کَانَا مُتَّحِدَیْنِ فَالْاِسْلَامُ مَبْنِیٌّ عَلَی الْاِنْقِیَادِ فَکَاَنَّهٗ
دَعَا فِیْ حَالِ الْحَیَاةِ لِلْاِسْلَامِ وَالْاِنْقِیَادِ وَاَمَّا عِنْدَ الْوَفَاتِ فَقَدْ دَعَا بِالتَّوَفِّیْ
عَلَی الْاِیْمَانِ وَهُوَ التَّصْدِیْقُ وَالْاِقْرَارُ وَهُوَ الْعَمَلُ فَغَیْرُ مَوْجُوْدٍ فِیْ حَالِ
الْوَفَاتِ وَبَعْدَهٗ انتهی و استفتار عالم ربانی خلیفه ثانی که با وجود قرب قبر جناب
رسول الله صلی الله علیه وسلم وحی بودن آنحضرت در قبر شریف چنانچه بعضے متاخرین به
اثبات آن پرداخته اند در طلب دعا استغفار از حضرت خواجه عالم اعراض نموده بحضرت عباس
رجوع نمودند و بحضور صحابه کرام که اجماع سکوتی تعبیر از آن ست گفتند اَللّٰهُمَّ اِنَّا کُنَّا نَتَوَسَّلُ
بِنَبِیِّکَ وَنَحْنُ الْاٰنَ نَتَوَسَّلُ بِعَمِّ نَبِیِّکَ چنانچه در صحیح بخاری واقع ست
موید آنست یا باینطریق که در وجود شریف ایشان تاثیرے ودیعت نهاده اند که به برکت
شریف آن ذرات عالم فیضیاب میشوند و از حظیرهٔ قدس مستفیض میگردند و انیطریق مسلم
و حدیث ابدال بِهِمْ یُرْزَقُوْنَ وَبِهِمْ یُمْطَرُوْنَ را با آنکه صحیح نیست بدین محل فرود آورده اند

سوال چهارم استمداد از اهل قبور محض باین وجه که یا حضرت دعا کنید برای حصول مطلب
مشروع ست یا غیر مشروع ذالک کذالک **جواب** این سوال در جواب سوال دوم و سوم
مندرج ست چرا که گفتن یا حضرت سماع را میخواهد و سماع از اهل قبور منتفی ست کما مر و نیز
بر دعا اهل قبور اثری مترتب نیست چنانچه گذشت پس طلب دعا از ایشان لغو افتاد ـ

سوال پنجم سفر کردن برای امکنه متبرکه بقصد حصول تیمن مستحب ست یا بدعت ذالک کذالک **جواب**
سفر کردن بقصد تحصیل برکت بطرف امکنه ثلثه بحکم حدیث صحیح لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ منصوص ست
و بجز آن اگر متبرک بودن آن بیقین ثابت ست مثل طور و حوالی شام و قبور انبیاء غیر قبر

خاتم النبیین مختلف فیہ متصور نزد فقیر بحکم لاتشدوا الرحال عدم جواز ست واگر
متبرک بودن آن بہ یقین ثابت نیست بلکہ مظنون ست مثل قبور مشاہیر زمان ہم
داخل اختلاف مذکور ست اگر معبود خلائق ومسجود عوام ومظہر ظہور بدعات ومحرمات
از چراغان وگنبد وقبات ورقص مغنیات وبنگ نوشے وشراب خوری
نیست واگر معبود ومسجود خلائق ست حکم وثن دارد واحتراز از آن واجب واگر مظہر
بدعات ست پس حضور ور ظہور بدعات محظور کما لا یخفی چنانچہ
حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی در بلاغ المبین تصریح کردہ اند وہم آن حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم فرمودہ اند ودر صحاح موجود ست فرمودند آن حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم لَا تَتَّخِذُوا قَبْرِیْ وَثَنًا یعنے مسازید گور مرا بتے ونیز بجناب
الٰہی مناجات مے کردو عرض مے نمود اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِیْ وَثَنًا یُعْبَدُ یعنی
ای بار خدایا مگردان قبر مرا بتے کہ پرستش کردہ شود وازین جا دریافت شد کہ
وثن از صنم عام ست کہ اطلاق وے بر صورت وغیر صورت کردہ اند ونیز دریافت
شد کہ قبر ہم بر تقدیر پرستش در اوثان داخل ست وقولہ تعالے فَاجْتَنِبُوا
الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ یعنے پرہیز کنید از پلیدی بتان ودر مصنف خود ابوبکر بن شیبہ
کہ از محدثین سلف ست آوردہ اند کہ مردے در مدینہ منورہ قریب روضہ قبر شریف
سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم ایستادہ چیزے عرض میکرد زین العابدین علے بن حسین
اورا منع فرمود وگفت آن سرور فرمودہ است کہ لَا تَتَّخِذُوا قَبْرِیْ وَثَنًا از اینجا از
چنین حدیث بیقین دریافت میشود کہ بت پرستان روبروی بتان خود میکنند
اصلاً از آن چیز ہا پیش قبور نباید نمود کہ بعد کردن این کار روبروے قبور آن
قبور بے شبہ در حد اوثان داخل مے شود کہ اجتناب از آنہا واجب ست خواجہ
بہاء الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کہ طریقہ او سراسر اتباع پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم گفتہ اند
درین معنے میگوید شعر تو تا کے گور مردان را پرستے + بگرد کار مردان کن درستی
انتہے سوال ششم آنچہ در تقویۃ الایمان ونصیحت المسلمین از فوائد وعقائد لا

موافق متقدمین اہل سنت وجماعت اند یا نیست **جواب** آنچہ فوائد وعقائد در تقویۃ الایمان ونصیحت المسلمین بعد از تراجم آیات واحادیث واقعہ اند بعینہ مطابق مضمون آیات واحادیث اند اگر فرقے ہست فرق اجمال وتفصیل ست اگر تفسیر بیضاوی ومدارک وجلالین ومعالم وشرح مشکوٰۃ وترجمہ آن یک طرف نہادہ اولاً معنے آیات واحادیث کہ در تقویۃ الایمان ونصیحت المسلمین وارد ست با معانی نظر از کتب مذکورہ دریافتہ باز ترجمہ وفائدہ آن کہ بزبان اردو ست ملاحظہ کنند لطف این ہر دو رسالہ آن وقت خواہند دریافت ومعلوم خواہند کرد کہ از معانی معانی متفقہ اہل سنت وجماعت اختیار کردہ وہم جواب اعتراضات کہ بنظر ظاہر آیت وحدیث کہ بر عقائد اہل سنت دارند نظر داشتہ راقم کرۃ مرۃ این معاملہ نمودہ ہر بار فائدہ دیگر بر داشتہ واللہ الموفق والمعین ومنہ الہدایۃ والہام الیقین وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ازانجا کہ این فتوے کہ باتفاق علماے ہند مرقوم ست خیلے باین جواب سوال مناسبت داشت لہذا بطریق تتمہ در اینجا درین جا درج نمودہ شد اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

استفتاء علماء دہلی وپنجاب درباب تقویۃ الایمان ونصیحت المسلمین

سوال علمائے دین وفضلاء محققین موحدین سے یہ ہے کہ کتاب مسمے بہ تقویۃ الایمان تصنیف مولوی اسمٰعیل صاحب کی اور کتاب نصیحت المسلمین مولوی خرم علی صاحب کی جسمین شرک کی برائی کا بیان ہے ان دونو کا کیا حال ہے آیا انپر عمل کرنا اور اُنکے موافق عقیدہ رکھنا ہدایت ہی یا گمراہی اور انکا مضمون موافق اہل سنت کے ہی یا نہیں اور جو شخص کہ اُنکے مصنفون کو اور انپر عمل کرنے والون کو بسبب اس تصنیف کے اور عمل کے کافر اور گمراہ کہے اُسکا کیا حال ہے اور اُسکے پیچھے نماز درست ہی یا نہیں **بَیِّنُوْا تُوْجَرُوْا**

جواب نصیحت المسلمین اس فقیر کی نظر سے نہین گذری اور نہ اُس کے مصنف کا حال تفصیلی معلوم ہے۔ لیکن اگر اس کتاب مین شرک کی برائی کا بیان ہے

تو اُسکے اچھے ہونے مین کس کو کلام ہے اور تقویۃ الایمان کو نظر اجمال سے دیکھا ہے باعتبار
اصول اور اصل مقصود کے بہت خوب ہے ۔ اور مولوی اسمٰعیل صاحب کو ایسا دیکھا کہ پھر
کسی کو ایسا نہ دیکھا ۔ آگے آیتین سے بین کہ جنکے حق مین حق سبحانہ تعالےٰ نے فرمایا وَلْتَكُن
مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَأُولَٰئِكَ
هُمُ الْمُفْلِحُونَ اور یہ فرمایا إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ
اللَّهِ أُولَٰئِكَ يَرْجُونَ رَحْمَتَ اللَّهِ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ وَاللَّهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَن
يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ پس جو انکو کافر اور گمراہ کہے وہ آپ گمراہ ہے
واللہ اعلم بالصواب [محمد صدر الدین] مہر سلالۃ المحققین عمدۃ المدققین مولانا
مفتی صدر الدین خان صاحب دہلوی ❊ سائل لکھتا ہے کہ کتاب تقویۃ الایمان
تصنیف مولوی اسمٰعیل صاحب کی اور کتاب نصیحۃ المسلمین مولوی خرم علی صاحب
کی جسمین شرک کی برائی کا بیان ہے الی آخرہ فقط **الجواب** سب خاص
وعام پر ظاہر ہے کہ شرک ایسی بُری بلا ہے جسکے دفع اور مٹانے کو اور اُسکی مذمت
کی بیان کو سب انبیا اور رسول حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت محمد رسول اللہ تک
علے نبینا وعلیہم السلام بھیجے گئے اور سب صحیفے اور کتابین آسمانی اور فرامین حکمانی
توریت سے لیکر فرقان تک اسی شرک کی بُرائی و مذمت کے بیان مین
نازل ہوئے اور جو شخص زبان دان عربی واقف علوم دین ماہر قواعد اصول شرع
متین اول سے آخر تک قرآن شریف کو غور سے تلاوت کرے اور اسکے مضامین
عالی پر اپنے فکر صحیح اور سلیم نظر خرچ کرے اس مطلب کو صراحۃً پاویگا کہ مراد اور مقصود اور
مہتم بالشان حضرت رب العلمین جل ذکرہ کا نزول قرآن سے بھی دفع شرک اور اظہار
توحید اور اثبات وحدانیت اپنی ذات پاک کا ہے اور یہی خلاصہ مضمون سب اذکار
اور سب او بیان حقہ اور کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ کا جسکو سب انبیاء اور اولیا
مفسرین اور صوفیہ صافیہ رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین نفی اور اثبات سے تعبیر بیان
فرماتے ہین باقی مضامین اثبات رسالت واحکام معاد واحکام عبادات ومعاش وغیرہ

مبادی اور وسائل تحصیل اسی توحید ذاتی اور صفاتی حضرت رب العالمین کے ہین اور
یہ توحید ذاتی اور صفاتی حضرت رب الارباب کی بلا فرق و تفاوت کے
سب دینون مذہبون حقہ مین چلے آئی ہے کسی دین مین اس کا نسخ اور تبدیل
نہین ہوا اور کلام برکت التیام حضرت خیر الاولین والاخرین رسول رب العالمین
کا جو چہہ کتابون وغیرہ مین مندرج ہے جسکو صحاح ستہ کہتے ہین وہ سب
اسی شرک و بدعت کے دفع کرنے اور اظہار توحید ذاتی اور صفاتی اور اعلاء کلمۃ اللہ اور
احیاء سنت رسول اللہ مین باواز بلند ناطق ہے اور حضرت خلفاے راشدین
اور سب صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین اور علماے مجتہدین اور محدثین صوفیہ
صافیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین دفع شرک و بدعت اور اثبات توحید ذاتی
اور صفاتی اور اعلاء کلمۃ اللہ اور احیاء سنت رسول اللہ مین جس قدر سعی اور کوشش
کر گئے ہین مطالعہ کتابون انکی سے واضح ولائح ہے شکر اللہ سعیہم اور متاخرین
مثل امام غزالی اور امام رازی اور شیخ محی الدین عربی اور حضرت قطب الاقطاب
عبد القادر جیلانی اور حضرت مجدد الف ثانی اور شاہ عبد الحق محدث دہلوے
اور شاہ ولی اللہ صاحب محدث اور شاہ عبد العزیز شاہ رفیع الدین شاہ عبد القادر
محققین علماے دہلی نے اسی دفع شرک اور بدعت مین اور اثبات توحید
ذاتی اور صفاتی مین اور اعلاء کلمۃ اللہ اور احیاء سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم مین طرح طرح سے مضمون رنگا رنگ بیان فرماے ہین جسکو کچہ شک وشبہ ہو
ان لوگون سابقین کی کتابین ملاحظہ کرین الغرض اس مضمون مین یعنے بیان مذمت
و برائی شرک و بدعت اور اثبات توحید ذاتی اور صفاتی حضرت واجب الوجود
فائض الجود اور اعلاء کلمۃ اللہ اور احیاء سنت رسول اللہ مین وحی آسمانی
اور کلام نبوی اور جماہیر اہل سنت وجماعت از سلف تا خلف متفق اور متحد
ہین کسی کو اسمین مجال اختلاف اور انحراف کا نہین کیونکہ یہ عین ایمان ہے اسکا
خلاف دین وایمان کا خلاف ہے پہر اب غور کیا چاہیے کہ جب یہ امر مانند آفتاب

واضح ہوگیا کہ کتاب تقویۃ الایمان تصنیف مولوی اسمٰعیل صاحب مغفور مرحوم کے یا اور
کوئی رسالہ مولوی خرم علی وغیرہ کا جسمین دفع شرک اور بدعت اور اثبات توحید ذاتی
اور صفاتی اور اعلاء کلمۃ اللہ اور احیاء سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا
بیان موافق قرآن مجید اور احادیث حمید کے ہوئی وہ سراسر مطابق مذہب اہل
سنت وجماعت کے ہے اسپر عمل کرنا اور اُسکے موافق عقیدہ رکھنا عین ہدایت ہے
بخلاف اسکا مخالف اہل سنت وجماعت کا ہے مجیبنے تقویۃ الایمان کو اور رسالہ
نصیحت المسلمین کو مطالعہ کیا اسمین اول سے آخر تک آیات قرآن اور صحاح احادیث
نبوی مندرج ہین اقرار اُنپر عین ایمان اور انحراف اور اعراض اُن سے عین
کفر ہے مولوی خرم علی اپنی تحریر رسالہ مین وبیان مسائل مین اکثر تابع تحریر
اور تقریر مولانا صاحب کے ہین اور تحریر وتقریر مولانا صاحب کی تقویۃ الایمان مین مثل
تحریر وتقریر امام رازی مفسر تفسیر کبیر کے ہے اور مسائل اور احکام مندرجہ
تقویۃ الایمان موافق کتب سلف اہل سنت کے ہین اور جبکہ یہ مضمون عالی مقصود
اعظم متفق علیہ جماعت انبیا اور اولیا اور علماے اولین وآخرین کا یعنے مضمون
دفع شرک وبدعت اور اثبات توحید ذاتی وصفاتی اور اعلاء کلمۃ اللہ اور
احیاء سنت رسول اللہ اشرف مقاصد دینی قرار پایا پھر غور کیا چاہیے کہ جو کتاب
محتوی اور حامل اس مضمون شریف کو ہے وہ کس مرتبہ کی شرف اور لائق تعظیم
وتکریم ہوگی اور تقویۃ الایمان مین اول سے آخر تک یہی مضمون شریف مندرج ہے
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ شرافت اس کتاب کی کس عالی درجہ مین علے الرغم مخالفان ثابت
ہوگئی اب جو منکر اور مخالف ہو تقویۃ الایمان کا لازم آیا اُسپر انکار اور خلاف مضمون
شریف توحید ذاتی اور صفاتی حضرت واجب الوجود کا اور جسپر لازم آیا یہ انکار
وہ شامل ہوا اشد اور اغلظ کفار اور منافقین مین پھر کیونکر ایسے بدعقیدہ
کے پیچھے نماز اہل سنت کی درست ہوگی ہان اگر وہ یون تقریر کرے کہ مجھکو بعضے
مسائل فرعیہ مندرجہ تقویۃ الایمان مین شک وشبہ ہے انشاء اللہ تعالے ہم اسکے شک و

شبہ کو رفع کردینگے تین برس پہلے اس سے شخص امام بابالوثی نے دو رسالے تقویۃ الایمان
اور صراط مستقیم تصانیف مولوی اسمعیل صاحب مرحوم کی ہدیہ لکہہ کر ایک رسالہ
سقولات عشرہ نام مشہور کیا تہا سو اُسکے جواب اور دفع شکوک مین ہمنے ایک کتاب
نشتر نام فارسی زبان مین لکہدی ہے جس صاحب کو شوق ہووے اُسکا مطالعہ کرکر
واضح ہو کہ اب چند اوصاف اور محامد حضرت مولوی اسمعیل صاحب مغفور و مرحوم
مصنف اس کتاب کو ذکر کرتا ہون اس راقم الحروف نے حضرت ممدوح کو بچشم خود
دیکہا اور فیوض و برکات زبانی اُنکی صحبت سے اور انوار ایمانی اُنکی مجالس
وعظ و نصیحت مین پائے اور ہزارون منکرین خدای تعالے اور رسول صلے اللہ علیہ و
سلم کے مقر اور ہزارون فاسقین وائم الخمر اور زانی بدکار اُنکی صحبت کی برکت سے تائب
اور پارسا ہوگئے حضرت مولنا حافظ قرآن مجید ضابط احادیث رسول حمید حاجی
الحرمین الشریفین عالم ربانی باعمل عارف معارف سبحانی باخبر غازی و مجاہد فی
سبیل اللہ مہاجر فی محبۃ رسول اللہ قامع بنیان شرک و بدعت باعث احیاء سنت
حامی دین و ملت غرض کہ اپنی جان و مال و عزت و آبرو کو اس فخر الاصفات نے
محض محبت خدا اور رسول مین نثار کرکے رتبہ شہادت کبرے حاصل کیا اَللّٰھُمَّ وَصِلہٗ
فِی دَرَجَاتِ رِضْوَانِکَ بِفَضْلِکَ وَرَحْمَتِکَ نزدیک مجیب کو مولانا مرحوم مرتبہ اولیاء
کاملین کا سا رکہتے ہین اور صاف اولیاؤن سابقین کے سب اپنین پائے جاتے ہین
کیونکہ موافق شرع شریف کے ولی خدا کا اور مقبول رسول کا وہی ہے کہ جسکی صحبت
مین محبت خدا اور رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی زیادہ ہووے اور ایمان صیقل پاوے
گناہ چہوٹین عبادت بڑہے اللہ جل شانہ کا خوف اور مقبول کی راہ کی محبت دل
مین پڑے دنیا سے بیزاری اور آخرت کے کامون مین شوق زیادہ ہووے سو یہ
خوبیان حضرت مولانا ممدوح کی صحبت مین تہین اور اُنکی تصنیفات کتابون مین پائی جاتی
ہین جن لوگون کو دیدہ بصیرت اور نور ایمان اللہ کی ہدایت سے ہے وہ دریافت
کرتے ہین اور جو لوگ بغاوت اور شقاوت ازلی مین گرفتار ہین وہ اُس نور کی روشنی

سے محروم اور بے نصیب ہین ایسونکے شان مین صادق ہے اُولٰئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ
هُمْ اَضَلُّ اکثر آیات فرقانی واشارات رحمانی اور احادیث صادقہ حضرت رسول م
مقبول سے مولانا کے حال صافی پر منطبق وصحیح مظنون ہین بخوف تطویل بعض کو ذکر کرتا
ہون قَالَ اللهُ تَعَالىٰ وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ
فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللهِ الاية لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ
رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ فَرِحِيْنَ بِمَا اٰتٰهُمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهٖ الاية الغرض مولانا صاحب کا شہید ہونا
اللہ کے راہ مین اور عالم دیندار متقی اور پرہیزگار اور محدث اور حافظ قرآن ہونا مانند آفتاب کے
ثابت ہے اور وہ جو حدیث مین وارد ہے اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ وہ ایسی ہی علما
کے شان مین ہے فَنِعْمَ مَا قِيْلَ فَمَنْ سَبَّ الْعُلَمَاءَ فَكَاَنَّمَا سَبَّ الْاَنْبِيَاءَ وَمَنْ سَبَّ
الْاَنْبِيَاءَ فَدَخَلَ فِيْ حِزْبِ اَعْدَاءِ اللهِ وَرَسُوْلِهٖ فَاُولٰئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ اَلَا اِنَّ
حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۔ فقط کافر اور بد کہنا اور برا جاننا ایسے عالمون دیندار
کو اور انکی کتابون کو کہ جنمین بالکل آیات قرآنی اور احادیث نبوی مندرج ہین برا کہنا
اشد فسق ہے بلکہ خوف کفر کا ہے ایسے عقیدہ والے پر ملا علی قاری نے شرح فقہ اکبر
مین اس روایت کو بیچ باب بیان کلمات ارتداد کے ذکر کیا ہے وَفِي الْخُلَاصَةِ مَنْ اَبْغَضَ
عَالِمًا مِّنْ غَيْرِ سَبَبٍ ظَاهِرٍ خِيْفَ عَلَيْهِ الْكُفْرُ وَقِيْلَ يَكْفُرُ بِاسْتِخْفَافِ الْعُلَمَاءِ وَ
هُوَ مُسْتَلْزِمٌ لِاسْتِخْفَافِ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ لِاَنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ
اِنْتَهٰى مُلَخَّصًا اور نماز پڑھنا اور اقتدا کرنا ایسے عقیدے والے کے پیچھے جسکا فسق وبدعت حد کفر
کو پہونچا ہو جائز اور درست نہین جیسا کہ شرح عقائد نسفی مین ہے اَلْمَنْعُ عَنِ الصَّلٰوةِ خَلْفَ
الْمُبْتَدِعِ مَحْمُوْلٌ عَلَى الْكَرَاهَةِ اِذْ لَا كَلَامَ فِيْ كَرَاهَةِ الصَّلٰوةِ خَلْفَ الْفَاسِقِ وَالْمُبْتَدِعِ
هٰذَا اِذَا لَمْ يُؤَدِّ الْفِسْقُ وَالْبِدْعَةُ اِلٰى حَدِّ الْكُفْرِ فَاَمَّا اِذَا اَدّٰى فَلَا كَلَامَ فِيْ عَدَمِ جَوَازِ
الصَّلٰوةِ فقط وَاللهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ عِلْمُهٗ اَتَمُّ وَاَحْكَمُ كَتَبَهُ الْعَبْدُ الْمِسْكِيْنُ مُحَمَّدْ تَقِی
خَتَمَ اللهُ لَهٗ بِالْحُسْنٰى محمد تقی خان مہر مولوی محمد تقی خانصاحب دہلوی جامع معقول ومنقول
سید محمد نذیر حسین مہر مولویصاحب بقیۃ السلف حجۃ الخلف محدث مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب

دہلوی [مُہر: خواجہ ضیاء الدین احمد] مہر خواجہ ضیاء الدین احمد واعظ دہلوی سلمہ اللہ تعالی یہ جواب صحیح اور بہت خوب لکھا ہے مجیب نے اور جناب مولانا اسمٰعیل علیہ الرحمۃ مصداق اس آیت کریمہ کے ہیں اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَیَقْتُلُوْنَ وَیُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَیْہِ حَقًّا فِی التَّوْرٰىۃِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالْقُرْاٰنِ وَمَنْ اَوْفٰی بِعَھْدِہٖ مِنَ اللّٰہِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَیْعِکُمُ الَّذِیْ بَایَعْتُمْ بِہٖ وَذٰلِکَ ھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ترجمہ اسکا یہ ہے کہ اللہ نے خرید لی مسلمانوں سے انکی جانیں وہ ال اس قیمت پر کہ انکو بہشت ہے لڑتے ہیں اللہ کی راہ میں پھر مارتے ہیں اور مرتے ہیں وعدہ ہو چکا اسکے ذمہ پر سچا توریت اور انجیل اور قرآن میں اور کون ہے قول کا پورا اللہ سے زیادہ سو خوشیاں کرو اس معاملت پر جو تم نے کی ہے اس سے اور یہی ہے بڑی مراد ملنی فقط [مُہر: محمد قطب الدین] مہر نواب قطب الدین خان صاحب سلمہ ربہ [مُہر: حسبنا اللہ حفیظ اللہ]

مہر مولانا حفیظ اللہ صاحب دہلوی یہ دونوں جواب مجیبین فاضلین نے لکھے ہیں نسبت کرنا ساتھ بد اعتقادی اور کفر وغیرہ کلمات ناملائم کے ایسے فاضل اجل و اکمل و اتقی و اورع قامع شرک و بدعت و مجاہد فی سبیل اللہ یعنی مولانا و بالفضل اولانا مولوی اسمٰعیل علیہ الرحمۃ کو سراسر کذب و بہتان ہے اکثر لوگ انکی فیض بیان سے موفق بصوم و صلوۃ اور مجتنب شرک و بدعات سے ہوئے اور کنہ انکی تصانیف کا دریافت کرنا کام ہر کسی کم استعداد خفاش منش کا نہیں یہ جناب مقدس تو متصف بجمیع حسنات علماء ربانی حقانی ہیں اور متبع سنت نبوی سے تھے اور مصداق اس آیت کریمہ کے یُثَبِّتُ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ نہ مورد و مصداق ذمیمہ کے لیکن حقتعالے لغزش دیتا ہے راہ راست سے بے انصافوں کو وَیُضِلُّ اللّٰہُ الظّٰلِمِیْنَ وَیَفْعَلُ اللّٰہُ مَا یَشَآءُ

شعر
گر نہ بیند بروز شپر چشم ❊ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ ❊

برا کہنا مسلمان کو نافرمانی ہے خدا جل اسمہ کی سیما ایسے اعلم و احد العصر کو سباب المسلم فسوق اور داخل ہوتا ہے اس وعید میں اَیُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِاَخِیْہِ کَافِرٌ فَقَدْ بَآءَ بِھَا اَحَدُھُمَا ۱۲ فَاعْلَمْ اَنَّ الْمَقُوْلَۃَ الْعَشَرَۃَ کَتَبَھَا فَضْلُ الرَّسُوْلِ کُلُّھَا مَرْدُوْدَۃٌ خَارِجَۃٌ عَنْ عَقَائِدِ اَھْلِ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ فَمَنْ لَہٗ طَبِیْعَۃٌ بَالِغَۃٌ وَقَرِیْحَۃٌ بَارِعَۃٌ یَکْشِفُ بِھَا عَنْ فَوَائِدِ الْفُنُوْنِ اَلْغَازَھَا

سجع ایدہ الله بتوفیقہ — مہر مولوی رامپور کے

محمد علی — مہر مولوی محمد علی رامپور کے

محمد حسن — مہر مولوی محمد حسن رامپور کے

محمد عبد الواحد — مہر مولوی محمد عبد الواحد رامپور کے

سید رحمت علی خان ۱۲ عدالت العالیہ سلطانی مفتی سراج العلماء ضیاء الفقہاء — مہر مفتی سید رحمت علی خان مغفور دہلوی

مولانا محمد اسمعیل صاحب اور مولوی خرم علی صاحب حق پر تھے اور کتابون مین اُنکی شرک و بدعت کی برائی ہے اور آیتین قرآن شریف کی ہین اُنکا ترجمہ ہے پہر جو کوئی نسبت گمراہی کی کرے یا اُنکی کتابون کو برا کہے وہ خود گمراہ ہے اور برا ہے فقط جواب بُرا ہے اور جو کوئی مولوی اسمعیل صاحب ولی کامل کو کافر کہتا ہے وہ خود کافر ہے اور مصداق ہو حدیث مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ بَارَزَنِیْ فِی الْمُحَارَبَۃِ فقط محمد اکبر علی خان مہر مولوی محمد اکبر علیخان رامپور کے الخالق الخیر ہو القادر عبد القادر مہر مولوی عبد القادر دہلوی کے

زبانی بسیار کسان شنیدہ ام کہ پیشتر از وجود با جود مولٰنا مرحوم باوجود کثرت علماء و صوفیان کہ دم تقرب با خدای تعالی میزدند قلت نمازیان بدین درجہ بود کہ روز جمعۃ الوداع در جامع دہلوی والان او ہم خالی می بود نہ صرف ببرکت ذات والا صفات مولانا صاحب نمازیان بکثرت آمدند و خوب می دانم و مرا تجربہ است کہ در خانہاے شرفاء و علماء و صوفیان مراسم کہ در ہندوستان علی الاعلان جاری بودند دیگر اعتقاد اشراک باللہ را از حق مید انستند و یا از استحسان آنہا در نگذشتند و ظاہر است کہ حج کردند و بیوہ را نکاح کنانیدند و بدرجہ شہادت رسیدند پس کسے کہ ہمچو عالم با عمل را بے حجت مخاصمت کند کافر باشد وَمَنْ اَبْغَضَ عَالِمًا اَوْ فَقِیْہًا مِنْ غَیْرِ سَبَبٍ ظَاہِرٍ خِیْفَ عَلَیْہِ الْکُفْرُ اھ وَمَنْ خَاصَمَ فَقِیْہًا فِیْ حَادِثَۃٍ وَبَیَّنَ الْفَقِیْہُ لَہٗ وَجْہًا شَرْعِیًّا فَقَالَ الْمُخَاصِمُ این دانشمندی مکن کہ با من نرود یخاف عَلَیْہِ الْکُفْرُ وَاِذَا کَانَ الْفَقِیْہُ یَذْکُرُ شَیْئًا مِّنَ الْعِلْمِ اَوْ یَرْوِیْ حَدِیْثًا صَحِیْحًا فَقَالَ اٰخَرُ این ہیچ نیست اَوْ رَدَّہٗ اھ فَہٰذَا کفر فقط وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُہٗ اَتَمُّ محمد ہاشم مہر مولوی محمد ہاشم سونپتی کے

جواب حضرت استاذی سیدی مفتی محمد صدر الدین صاحب کا مع تقریظات سب حضرات کے حق ہے اور فماذا بعد الحق الا الضلال اور مولوی اسمعیل صاحب حاجی اور مہاجر اور مجاہد اور شہید اور حافظ اور عالم اور محی الدین تھے اور مصداق تھے اس آیۃ کریمہ کے اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ ہَاجَرُوْا وَجَاہَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اُولٰٓئِکَ یَرْجُوْنَ رَحْمَۃَ اللّٰہِ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ پس اُنکو کافر کہنے والا خود کافر ہے اور مصداق ہے اس

حدیث کا مَنْ عَادَىٰ لِي وَلِيًّا فَقَدْ بَارَزَ اللّٰهَ بِالْمُحَارَبَةِ اور کتاب تقویۃ الایمان
لب لباب ہی قرآن اور حدیث کا تو منکر اور طاعن اوسکا منکر ہے قرآن اور حدیث کا
اور جس صاحب کو تقویۃ الایمان کی کسی بات پر کچھ اعتراض ہو اوسکو لازم ہے کہ اپنے
شک اور اعتراض کو ہمارے سامنے بیان کرے نہ یہ کہ مجمل دعوے سے اہل حق کی
تکفیر اور تغلیط کرے ۱۲ نمقہ العبد الاحقر ابو سعید المدعو بمحمد حسین رزقہ اللہ اتباع
سید الثقلین [محمد حسین] مولوی اسمعیل صاحب کے کافر کہنے والے کا کفر رجوع
کرتا ہے طرف اُسیکی محمد عبد الحکیم ساکن عظیم آباد پٹنہ ۔ مکفر مولوی اسمعیل صاحب
کا خود کافر ہے ۔ حررہ خادم حسین عفی اللہ عنہ ساکن اعظم گڈھ ۔ مکفر مولانا مولوی محمد
اسمعیل صاحب کا خود کافر ہے ۔ حررہ عبد المشتاق الے اللہ الہادی الاحد المدعو بہ بخشش
احمد القاضی پوری عفی عنہ [بخشش احمد قاضی پوری] مہر جناب عدالت مآب جامع معقول و منقول
حضرت قاضی بخشش احمد صاحب سلمہ ربہ متوطن قاضی پور پورب مکفر مولوی اسماعیل صاحب
صاحب کا خود کافر و مردود ہے ۔ تقویۃ الایمان سراسر خلاصہ قرآن و حدیث ہے حررہ
محمد اسد علی متوطن اسلام آباد از اضلاع کلکتہ صدر [اسد علی] مکفر مولوی اسمعیل
صاحب کا خود کافر ہے ۔ راقم سید محمد ابراہیم غفر اللہ ساکن باڑہ فقط مولوی اسمعیل
حاجی شہید فی سبیل اللہ مہاجر الی اللہ کا حال جو اپنے والد ماجد مولوی محمد عبد الخالق مرحوم سے
اور علماء سے سُنا گیا وہ ایسا نہین کہ یہ صفحۂ قرطاس اسکی تحریر کو وفا کرے حضرات کو
اُنکے اشتیاق مین یہی کہتے سُنا ہے وہ صورتین الٰہی کس ملک بستیان ہین ۔ اب جنکے
دیکھنے کو آنکھین ترستیان ہین ۔ اور اُنکی وصف قرآن شریف اور حدیث سے ثابت و ظاہر
ہوتی ہین اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ
يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۔ پھر ایسے شخص کو جو کافر کہے وہ کمال
خسران اور ضلال مین ہے يَنْبَغِيْ لَهٗ اَنْ يَّتُوْبَ وَيَدْعُوْا لَهٗ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِ [محمد عبد الرب]
مہر مولوی عبد الرب صاحب دہلوی عمدۃ الواعظین سلمہ ربہ مولانا محمد اسمعیل صاحب شہید محدث
غازی دہلوی رحمہ اللہ تعالے در اعتقاد ما از علمائے ربانی و صلحائے حقانے

بوده اند و کتاب ایشان تقویۃ الایمان بنظر این احقر گذشته کتابیست عجیب و غریب ست جزاه الله تعالیٰ عنا و عن سائر المسلمین خیر الجزاء فی الدارین و تکفیر کنندگان ایشان برادران تکفیر کنندگان خلفائے ثلثہ رضی الله تعالیٰ عنہم اند ہداہم الله تعالیٰ | بارک الله علی محمد و آلہ | مہر مولوی حافظ محمد بن مولنا بارک الله صاحب ساکن لکھوکے ضلع فیروزپور متعلق پنجاب ٭ سائل میگوید که هر دو کتاب برائے استیصال شرک و بدعت اند و موید توحید و اتباع سنت پس در خوبی این امر چه شک ست و چه شبه پس اعتراض معترضین بر فہمید خود ست که بسینه زوری بتاویلات فاسده مخالف اہل سنت و جماعت مینمایند ہداہم الله تعالیٰ الی الصراط المستقیم اذکار و مراقبات همه بتفصیل نوشته اند فقیر عبد الله المشهور بغلام رسول ٥ بارہا گفته ام بار دگر میگویم ٭ که من دل شده این ره نه بخود مے پویم ٭ در پس آئینه طوطی صفتم داشته اند ٭ آنچه استاد ازل گفت بگو میگویم ٭ که کتاب تقویۃ الایمان بیشک موجب تقویۃ ایمان و ایقان است و نصیحت المسلمین بلا ریب نصیحت مسلمین و خیر خواہی شان ست که در ہند و عرب و خراسان موجب احیاء سنت نبویه و امحاء بدعات و رسوم شرکیه گردیده اَمَّا مُصَنِّفُ الْاَوَّلِ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَقَلَّ مَنِ اجْتَمَعَ فِيْهِ مَا اجْتَمَعَ فِيْهِ مِنَ الْفَضَائِلِ وَالْكَمَالَاتِ كَانَ كَمَا سَمِعْنَا عَالِمًا عَامِلًا حَافِظًا وَّمُفَسِّرًا وَّمُحَدِّثًا فَقِيْهًا وَّاعِظًا وَّمُهَاجِرًا فَقَدِ اشْتَرَى اللّٰهُ نَفْسَهٗ بِاَنَّ لَهُ الْجَنَّةَ وَفَضَّلَهُ اللّٰهُ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ دَرَجَةً وَّكَذَا مُصَنِّفُ الثَّانِيْ ثَبَتَ اَنَّهٗ كَانَ مُحَدِّثًا فَقِيْهًا مُتَوَرِّعًا فَمَنْ عَادَاهُمَا فَقَدْ بَارَزَ اللّٰهَ بِالْمُحَارَبَةِ وَاَنَا اَحْقَرُ الْخَلِيْقَةِ بَلْ لَا شَيْءَ فِي الْحَقِيْقَةِ اَحْمَدُ اللّٰهِ جَعَلَ اللّٰهُ اٰخِرَهٗ خَيْرًا مِّنْ اُوْلَاهُ فَقَطْ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ لَا رَيْبَ فِيْهِ وَاَيْضًا سَمِعْتُ بِهٰذَا الْوَجْهِ مِنْ لِّسَانِ شَاهِ عَبْدِ الْغَنِيِّ مِسْكِيْن مَحْمُوْد عُفِيَ عَنْهُ ٭ مَا كُتِبَ فِيْ هٰذَا الْقِرْطَاسِ مِنْ مَّنَاقِبِ اِمَامِ الشَّرِيْعَةِ قَامِعِ الْبِدْعَةِ مُحْيِيْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ مَاحِيْ اٰثَارِ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ مُحَمَّدِ اِسْمٰعِيْلَ الدَّهْلَوِيِّ الْغَازِيْ الشَّهِيْدِ قَدَّسَ اللّٰهُ سِرَّهٗ فَهِيَ قَطْرَةٌ مِّنْ بَحْرِهَا وَرَشْقَةٌ مِّنْ دِيْمَتِهَا لِلّٰهِ دَرُّ كَاتِبِهَا وَمُحَرِّرِهَا وَتَقْوِيَةُ الْاِيْمَانِ فَمَا رَاٰهُ هٰذَا الْمِسْكِيْنُ بِالنَّظَرِ التَّفْصِيْلِيِّ لٰكِنِّيْ رَاَيْتُ فِيْ مُقَدَّمَتِهٖ اَنَّهٗ كُتِبَ فِيْ دَفْعِ الشِّرْكِ وَقَمْعِ الْبِدْعَةِ فَلَا رَيْبَ فِيْ صِحَّتِهٖ وَ اَمَّا

نصیحت المسلمین فما رأیته الی الآن فلو کتب ایضا علی نمط تقویۃ الایمان
فهو شقیقه فی الصحة وقد سمعت من حال مصنفه انه کان عالما محدثا ورعا
فتکفیرهو لا الابرار لایاتی الا ممن هو من الاشرار والفجار ایا راقم احقر الانام سید حسن شاه
قادری فقیر سید حسن شاه عمدة المحققین وزبدة المتاخرین شمس العلماء وقمر الاتقیاء مولانا محمد اسمعیل
صاحب رحمۃ اللہ علیہ حق پر تھے اور کتابوں میں انکی شرک اور بدعت کی برائی ہے اور
آیات قرآن شریف کا ترجمہ ہے پہر جو کوئی انکو نسبت گمراہی کی کرے یا انکی کتابوں کو
برا کہے وہ خود گمراہ ہے عیاذا باللہ من ذلک * الراقم صوفی شاہ پٹیالوی آنکہ حضرات علماء
در جواب این سوال افاده فرموده اند باعتقاد فقیر ہمہ حق ست اما سـ گر نبیند بروز شپره چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناه * ولا تلتفت الی مُتفوّهات المتعصّبین فانهم خائفون فی
الدین وانا العبد المسکین حافظ عمر الدین هوشیارپوری عفی الله عنه بسم الله الرحمن
الرحیم بر ناظرین این پرچہ قرطاس پوشیده مباد که کتاب تقویۃ الایمان و نصیحت المسلمین هر دو
در رد شرک و بدعت و اثبات توحید و سنت بے نظیر اند و مولوی اسمعیل صاحب مغفور و مرحوم که کمالات
ایشان اظهر من الشمس اند و در راه خدا شهید شده اند و در حق شهدا خداتعالے مے فرماید ولا
تقولوا لمن یقتل فی سبیل الله اموات بل احیاء ولکن لا تشعرون ۝
و این فقیر از استاذ خویش که اسم سامی شان عبد الغنی ست صفت و ثنا مولوی
صاحب موصوف بگوش خویش شنیده است پس در حق چنین عالم ربانی بدگمان بودن نباید
و از خدای تعالے خوف باید نمود که آخر رفتن ست امروز باشد یا فردا پس کسے که چنین کتب و
چنین مولوی را بد گوید او خود گمراه است بلکه خوف ایمان هم هست الراقم کمترین عباد الله
محمد قدرت اللہ دہلوی یکم ماه محرم الحرام سنہ ۱۲۸۱ ہجری ما حُرّر فی هذا القرطاس معمول
و مقبول عند الشرع علی لسان فحول الافاضل من الناس کیف لا وقد کان مولانا
اسمٰعیل علیه رحمة الجلیل مصداقا لقوله صلی الله علیه وسلم خیر الناس وذلک ظاهر
من مؤلفاته الشریفة الدالة علی امر الدین سیما النسخة المبارکة المشهورة بین الاعیان
الموسومة بتقویة الایمان ولا ریب ان هذه النسخة الکریمة مملوة من

تصدیقیں سے … جو اس کی طرف التفات نہ کرے … جو اللہ تعالیٰ کی کتاب … ہیں … اور ہمارے دین … یعنی انکی چہاپی … ہیں … جو کہ اس کتاب میں لکہا ہے … خصوصاً تقویۃ الایمان … توحید کی خوبی اور شرک کی برائی سے بہری ہوئی ہے

توحید رب الانام وسنۃ سید المرسلین علیہ السلام ولا عبرۃ لمن انکر ما فیہا
من المسائل التوحید واتباع السنن والترہیب عن البدعات المذمومۃ والرسوم
الشنیعۃ والشرک القبیح ولا یعبأ لمن کفّر مسلما حافظا واعظا محدثا مفسرا و
شہیدا فی سبیل اللہ وحکم بضلالتہ بل یرجع الکفر والضلالۃ الیہ فبقی انہ ہل یجوز
الصلوۃ خلف من کفّر مثل ذلک الفاضل ام لا والمعتمد عند الفقہاء لا کما فی غایۃ
المعتبرات وانا الفقیر الحقیر محب العلماء الغرباء باللہ حمایۃ اللہ عفی عنہ وعن
من احبہ للہ آنچہ در کتاب تقویۃ الایمان رئیس المحدثین وتاج المفسرین غازی ومجاہد
وحاجی وشہید فی سبیل اللہ جناب مولانا صاحب اسمعیل رحمۃ اللہ علیہ وعلی اتباعہ ارقام
فرمودہ اند عین موافق سنت وکتاب است ونصیحۃ المسلمین در رفع شرک وبدعت مثلہا کتبہ
احقر العباد الراجی الی مغفرۃ رب العالمین شہاب الدین احمد عفی عنہ [شہاب الدین احمد]
ما کتب فی ہذہ الاجوبۃ من الفضائل لمولانا الشہید المرحوم الغازی الباذل ما لہ
ونفسہ فی سبیل اللہ وحقیقۃ تالیفہ المسماۃ بتقویۃ الایمان فہو حق وحقیق
خلافہ لا یلیق کتبہ مسکین نظام الدین ساکن ڈیرہ افغانان ٭ ما حررہ رئیس المحدثین
وتاج المفسرین مولانا محمد اسمعیل الشہید الدہلوی رحمہ اللہ تعالی فی
تقویۃ الایمان ومولانا مولوی خرم علی فی نصیحۃ المسلمین عین مذہب اہل
السنۃ والجماعۃ وانی معتقد لہما اعتقادا راسخا جازما وانا الفقیر المذنب
المسکین سعد الدین اللاہوری عفی اللہ عنہ ذنوبہ وعیوبہ انی قد اطلعت
بعض ما فی ہذا القرطاس فرأیتہ صحیحا کما قال وحررہ مولنا محمد صدر الدین
سلمہ اللہ تعالی علی رؤس المؤمنین فقد کتبہ عاجز فقیر ابراہیم عفی عنہ ثم الحمد
للہ الذی ذکّرنی ذکرا بعد تحریر ہذا التقریر وما انسانیہ الا الشیطان ان اذکرہ وہو ذکر یوم
کنت فی حضرۃ وقتی واستاذی مولائی سیدی سندی مولانا فضل
امام رحمۃ اللہ علیہ وکان تذکرۃ فی بحث الذی فی مولنا شہید و
مولائی فضل حق غفر اللہ ذنوبہما وستر عیوبہما فقال استاذی لا ینبغی لی لدیہ

وَقُرَّةُ عَيْنِي فضل حق ان يُحِبَّ مَعَ الَّذِي هُوَ اِمَامُ مُحَقِّقِي عَصْرِهٖ وَمُفْتِي دَهْرِهٖ
وَهُوَ صَادِقٌ فِي دَعْوَاهُ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهٖ وَهُوَ السَّمِيْعُ
الْعَلِيْمُ العبد محمد ابراهيم بهندی ثُمَّ مَا كَتَبَهُ الْعُلَمَاءُ فِي حَقِّ تَقْوِيَةِ الْاِيْمَانِ وَفَضِيْلَةِ
الْفَاضِلِ النِّحْرِيْرِ اِسْمٰعِيْلَ حَكِيْمٌ وَكَذَا الْاَشْبَهُ فِي نَصِيْحَةِ الْمُسْلِمِيْنَ
وَفِي فَضْلِ مُصَنِّفِهٖ فقط فقير عبد الله ساكن قصبه سوئيان

استفتا مفقود الخبر

بسم الله الرحمن الرحيم — چه میفرمایند علما ردین مفتیان شرع متین ابقاہم الله تعالی الی یوم الدین درین که درین زمان ابتلار عام ست که اکثر مردم زنان خود را گذاشته میروند و مفقود الخبر مے شوند و خرچ هم نمے فرستند و استدانة یعنے قرض گرفتن هم محال ازین سبب خوف ارتکاب زنان مذکور بفجور و معاصی ست اگر قاضی حنفی براے ضرورت بر مذہب امام مالک یا شافعی رح عمل کند و اجازت نکاح دہد جائزست یا نه **بیّنوا توجروا**

جواب جائزست چنانچه روایات مسطوره فی الذیل بر آن ناطق هستند فی شرح الاسبیجابی نَاقِلًا عَنْ جَامِعِ الْفَتَاوٰی اَفْتٰی عُلَمَاءُنَا وَعُلَمَاءُ الْعِرَاقِ وَمَا وَرَاءَ النَّهْرِ عَلٰى مَذْهَبِ الشَّافِعِيِّ رح وَمَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ فِي سَبْعَةِ مَسَائِلَ فِي تَكْبِيْرَاتِ الْعِيْدَيْنِ وَفِي فَيْءِ الزَّوَالِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَفِي الشَّفَقِ وَفِي التَّسْمِيَةِ عَلٰى رُؤُسِ كُلِّ سُوْرَةٍ فِي الصَّلٰوةِ وَفِي الْبُلُوْغِ خَمْسَةَ عَشَرَ سَنَةً وَفِي حُكْمِ تَفْرِيْقِ امْرَاَةِ الْغَائِبِ بِاَرْبَعِ سِنِيْنَ وَفِي حُكْمِ النَّظَرِ وَاللَّمْسِ لِلْمَوْلٰى كَذَا فِي هفت نكات فی كشف المكنونات در فرع اول از فصل چهارم در وقت عصر خزانة العلما فی المفقود تحفة المصلی قَالَ مَالِكٌ رح اِذَا مَضٰى اَرْبَعُ سِنِيْنَ يُفَرِّقُ الْقَاضِيْ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ امْرَاَتِهٖ فَتَعْتَدُّ عِدَّةَ الْوَفَاتِ ثُمَّ تَتَزَوَّجُ مَنْ شَاءَتْ وَقَوْلُ مَالِكٍ رح فِي هٰذِهِ الْمَسْئَلَةِ مَعْمُوْلٌ وَهُوَ اَحَدُ قَوْلَيِ الشَّافِعِيِّ رح وَلَوْ اَفْتَى الْحَنَفِيُّ بِذٰلِكَ يَجُوْزُ فَتْوَاهُ لِاَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَمِلَ هٰكَذَا فِيْمَنْ اسْتَرَتْهُ الْجِنُّ

فی المدینة فتفتی به زماننا ولأنه یمنع حقها بالغیبة فیفرق القاضی بینهما بعد مضی
هذه المدة حسب المفتین فی المفقود، اگر حنفی المذہب بمذہب شافعی عمل نماید وبعضے
احکام یکے از مذہب دیگر جائز ست اول آنکہ دلائل کتاب وسنت در نظر بود در آن مسئلہ مذہب
شافعی را ترجیح دہد دوم آنکہ حنفی ہنگام ضرورت گذارہ نیابد بمذہب شافعی نماید مثل احکام میاہ
دریں دیار را احکام مفقود رسالہ مولوی شاہ عبد العزیز دہلوی در جواب مسئلہ بادشاہ
بخارا وعن أبی حنیفة إلى ثلاثین سنة وعن بعضهم إلى ستین وقیل إلى
سبعین وعن الثانی إلى ثمانین سنة وعلیه الفتوى فی زماننا وعنهما إلى مائة
وعن المتقدمین إلى مائة وعشرین سنة الکل فی المضمرات وهذا ظاهر
الأصول کما فی النظم وعن محمد إلى مائة وعشرین وعن أبی یوسف إلى مائة و
خمسین کما فی ضوء السراجیة وعن أبی مطیع إلى مائة وسبع کما فی المتابع وفی
ظاهر المذهب إلى موت الأقران کما فی الهدایة وهذا مروی عن محمد
فقیل موت جمیع الأقران فی جمیع البلاد وقیل فی بلده فهذا أوفق وقال
شیخ الإسلام هذا أحوط وأقیس کما فی الذخیرة وقال بعضهم یفوض
إلى رأی القاضی کما فی الینابیع وقال مالک والأوزاعی إلى أربع سنین فتنکح
عرسه بعدها کما فی النظم فلو أفتى به فی موضع الضرورة ینبغی أن لا بأس
به على ما أظن ۱۲ جامع الرموز من عینه ۱۲ هذه الروایة صحیحة خلیفه غلام الله
لاهوری هذه الروایة صحیحة غلام محی الدین لاهوری مسجد خراسیان والا هذه
الروایة ترجح إذا قضى القاضی بها غلام محی الدین غریب الوطن بگه والا هذه الروایة
صحیحة مفتی امام الدین لاهوری هذه الروایات صحیحة نظام الدین فقیر گکهڑیہ
چون خوف زنا درین بلیہ غالب ست بلکہ زن خود میگوید از من صبر نمیشود چہ بلا تعصب ست کہ حنفیہ باوجود
کہ روایات معتبرہ در کتب حنفیہ ہم ہے پابند مذہب مالک فتوی نمی دہند و بمقتضاے إذا ابتلی
ببلیتین فلیختر أهونهما عمل نمی کنند ہر چند تعصب کنند زنا حرام قطعی ست واین مسئلہ
مجتہد فیہ من عمل بمجتهد فیه فلا غبار علیه ولا إنکار غایة الحواشی

بر شرح وقایہ عبد اللہ الشہیر بغلام رسول مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ
بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رض قَالَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ فَقَدَتْ زَوْجَهَا فَلَمْ تَدْرِ
اَيْنَ هُوَ فَاِنَّهَا تَنْتَظِرُ اَرْبَعَ سِنِيْنَ ثُمَّ تَعْتَدُّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ثُمَّ تَحِلُّ
فقط حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی در بیان این حدیث در مسوی شرح موطا کلام طویل
دل چسپ فرمودہ و این مذہب مالک را ترجیح دادہ نقل عبارت اینجا گنجایش ندارد ۱۲
فقیر ابو عبد اللہ عرف غلام العلی القصوری

غلام علی خادم شرع جلی فقیر	خلیفہ غلام اللہ لاہوری	غلام محی الدین سعید خراسانی	مفتی امام الدین لاہوری
غلام محی الدین بگہ والا	نظام الدین فتحگڑھ	بارک اللہ علی محمد و آلہ (محمد بن بارک اللہ)	محمد حسین بٹالوی
احمد اللہ	عبد الحکیم	سید محمد نذیر حسین	حافظ عمر الدین ہوشیارپوری

هدیۃ المکۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم بعد حمد و صلوۃ بے نہایت کے کہتا ہے مسکین محمد قطب الدین دہلوی کہ بعضی سلوک
مین جو بیان اختلاف ہو رہا تہا علما کے درمیان مین جب یہ عاجز مکہ معظمہ زادہا اللہ شرفا مین پہونچا تو
وہان دریافت کیا کہ یہان خوب حق گو عالم کونسے مین لوگون نے کہا کہ مفتی صاحب مکہ معظمہ کے کہ نام انکا
عبد اللہ میرغنی ہے پس اس عاجز نے ملاقات کی تو واقع مین بہت بیغرض و بے طمع اور حقگو
پایا بعد ازآن ایک چند سوال ایک دن پڑہ کے ہاتہ انکی خدمت بابرکت مین بہیجے انہون نے جواب انکے
لکہکر عنایت فرمائی اس عاجز نے چاہا کہ انکا ترجمہ کر کر چہپوا دے تاکہ فائدہ ہو بہائی مسلمانون
کو پس سوال مذکور مع انکے جوابون کے بعینہ نقل کیے اور بعد سوال و جواب کے ترجمہ ہر ایک کا ہندی
زبان مین کر کر بطور رسالہ کے مرتب کیا اور نام اسکا ہدیۃ المکہ رکہا اللہ تعالے سب کو اس سے بہرہ مند کرے
اور یہ استفتا مہری مفتی صاحب موصوف کی اس عاجز کے پاس موجود ہین جس کسی کو شبہ ہو اگر
دیکہہ لے جَزَى اللهُ اَحْسَنَ الْجَزَآءِ لِلْمُفْتِيْ وَلِلْمُحَقِّقِ الْمُنْتَقِمِ وَالْمُؤَلِّفِ عَنْهُ وَكَرَمِهِ

سوال هل يجوز الاذان عند القبر بعد دفن الميت في المذهب الحنفي ام لا
بينوا توجروا ومن اصر عليه واعتقده من السنة وذم تاركه فما حكمه امصيب
ام خاطئ مبتدع بينوا بالصواب یعنے کیا جائز ہے اذان دینی قبر کے پاس بعد دفن کرنے
میت کو مذہب حنفی میں یا نہیں بیان کرو اجر دیے جاؤگے اور جو کوئی اصرار کرے اسپر اور اعتقاد
کرے اسکو سنت سے اور مذمت کرے اسکے تارک کی پس کیا ہے حکم اسکا آیا حق پر ہے یا خطا کار بدعتی
ہو پس بیان کرو اچھی طرح سے **جواب** الحمد لله رب العلمين رب زدني علما ذكر
في البحر الرائق ما نصه ويكره عند القبر كل ما لم يعهد من السنة والمعهود منها ليس
الا زيارتها والدعاء عندها قائما كما كان يفعل صلى الله عليه وسلم في الخروج
للبقيع انتهى منه يعلم الجواب والله سبحانه وتعالى اعلم امر برقمه المقصر عبد الله
ابن محمد مير غني الحنفي مفتي مكة المكرمة كان الله لهما حامدا مصليا مسلما [عبد الله مير غني]
یعنے سب تعریف ہے اللہ رب العلمین کے لیے اے رب میرے زیادہ دے مجھکو علم ذکر کیا گیا ہے بحر الرائق
میں صراحۃً اور مکروہ ہے نزدیک قبر کے ہر وہ چیز کہ نہیں ثابت ہوئی سنت سے اور ثابت
سنت سے نہیں مگر زیارت قبروں کی اور دعا کرنی پاس انکے کھڑے ہوکر جیسا کہ کرتے تھے
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم وقت نکلنے کے جنت البقیع کے لیے کہ نام مقبرہ کا ہے مدینہ منورہ
میں تمام ہوا مضمون بحر الرائق کا اور اس سے معلوم ہوا جواب اور اللہ سبحانہ وتعالے
خوب جانتا ہے حکم کیا اسکے لکھنے کا تقصیر وار عبد اللہ بیٹے محمد کے نے کہ لقب اسکا میر غنی ہے
اور مذہب میں حنفی مفتی مکہ مکرمہ کا ہووے اللہ کارساز ان دونو کا یعنے باپ بیٹوں کا دعا کرتا
ہوں حمد کرتا ہوا اللہ کی اور صلوۃ وسلام بھیجتا ہوا اسکے رسول پر **سوال** الطعام المنذور
لغير الله حلال ام حرام وان كان حراما فباي سبب حرام بينوا توجروا یعنے طعام منت مانا
گیا غیر اللہ کے لیے حلال ہے یا حرام اور اگر حرام ہے تو کس سبب سے حرام ہے بیان کرو تو اجر دیے جاؤگے **جواب**
الحمد لله رب العلمين رب زدني علما حرام باطل كما في عامة الكتب والله سبحانه و
تعالى اعلم امر برقمه المقصر عبد الله بن محمد مير غني الحنفي مفتي مكة المكرمة كان الله
لهما حامدا مصليا مسلما [عبد الله مير غني] یعنے سب تعریف ہے اللہ کے لیے کہ جو صاحب ہے ساری جہان کا

اے رب میرے زیادہ دے مجھکو علم حرام ہے باطل ہے یعنے طعام نذر لغیر اللہ کا جیسا کہ اکثر کتابون
مین ہے اور اللہ سبحانہ وتعالی خوب جانتا ہے حکم کیا اسکے لکھنے کا تقصیر ار عبد اللہ بیٹے محمد
کے نے کہ لقب اسکا میر غنی ہے اور مذہب مین حنفی مفتی مکہ مکرمہ کا ہووے اللہ کارساز اُن
دونوکا دعا کرتا ہون یہ حمد کرتا ہوا اللہ کی اور درود وسلام بھیجتا ہوا اُسکے رسول پر سوال
مَا قَوْلُ الْعُلَمَاءِ فِي تَقْبِيلِ قَبْرِ الْوَالِدَيْنِ وَغَيْرِهِمَا مِنْ قُبُورِ الْأَكَابِرِ فَيَجُوزُ أَوْلَا قَالَ فِي
الْقُنْيَةِ هُوَ مِنْ عَادَةِ النَّصَارَى وَقَالَ عَلِيٌّ الْقَارِيُّ فِي شَرْحِ عَيْنِ الْعِلْمِ وَلَا يَمَسُّ
الْقَبْرَ وَالتَّابُوتَ وَلَا الْجِدَارَ فَوَرَدَ النَّهْيُ عَنْ مِثْلِ ذٰلِكَ لِقَبْرِهِ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ
فَكَيْفَ لِقُبُورِ سَائِرِ الْأَنَامِ وَلَا يُقَبِّلُ فَإِنَّهُ زِيَادَةٌ عَلَى الْمَسِّ فَهُوَ أَوْلَى بِالنَّهْيِ فَالتَّقْبِيلُ مُخْتَصٌّ
بِالْحَجَرِ الْأَسْوَدِ وَبِأَيْدِي الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَالْعُلَمَاءِ وَالصُّلَحَاءِ رَحِمَهُمُ اللهُ
فَبَيِّنُوا جَوَازَهُ أَوْ عَدَمَهُ فِي الْجَوَابِ تُؤْجَرُوا مِنَ اللهِ تَعَالَى يَوْمَ الْحِسَابِ یعنے کیا فرماتے
ہین علماے مقدمہ بوسہ دینے قبر مان باپ کی کے اور سوا انکے بزرگون کی قبرون کو پس جائز
ہے یا نہین کہا ہے قنیہ مین کہ یہ عادت نصاری کی ہی ہے اور کہا ملا علی قاری نے عین العلم
کی شرح مین اور نہ چھووے یعنے قبر کو اور نہ تابوتون کو اور نہ دیوار کو پس وارد ہوئی ہے نہی مانند اسکی سے
واسطے قبر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پس کیونکر جائز ہو واسطے قبور تمام مخلوق کی کے اور نہ بوسہ
دے قبر کو اسلیے کہ وہ زیادہ ہے چھونے سے پس وہ اولے ہے ساتھ نہی کے یعنے بطریق اولے منع ہے
اسلیے کہ بوسہ دینا خاص کیا گیا ہے ساتھ حجر اسود کے اور ساتھ ہاتھون انبیاء علیہم الصلوة والسلام کے
اور ساتھ ہاتھون علما اور صلحا رحمہم اللہ کی پس بیان کرو جائز ہونا اسکا یا نہ جائز ہونا اسکا جواب مین
ثواب دیے جاوگے اللہ کیطرف سے روز حساب کے جواب اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا مَا ذُكِرَ بِدْعَةٌ غَيْرُ مُسْتَحْسَنَةٍ فَيَكُونُ مَكْرُوهًا كَمَا يُسْتَفَادُ مِنْ كُتُبٍ
مِنَ الْمُعْتَبَرَاتِ وَاللهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى أَعْلَمُ أَمَرَ بِرَقْمِهِ الْمُقَصِّرُ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ مِيرْغَنِي
الْحَنَفِي مُفْتِي مَكَّةَ الْمُكَرَّمَةِ كَانَ اللهُ تَعَالَى لَهُمَا حَامِدًا مُصَلِّيًا مُسَلِّمًا (عبد اللہ میرغنی) یعنے تعریف
ہے اللہ رب العلمین کے لیے اے رب میرے زیادہ دے مجھکو علم جو کچھ کہ ذکر کیا گیا یعنے بوسہ دینا قبرون کو بدعت
بُری ہے پس ہوگا یہ مکروہ جیسا کہ سمجھا جاتا ہے بہت معتبر کتابون سے اور اللہ سبحانہ وتعالی

خوب جانتا ہے حکم کیا اُسکے لکہنے کا تقصیر وار عبد اللہ بیٹے محمد کے نے کہ لقب اُسکا میر غنی ہے
مذہب مین حنفی مفتی مکہ مکرمہ کے ہووے اللہ تعالے کارساز اُنکا دُعا کرتا ہون مین یہ حمد کرتا ہوا
اللہ کی اور درود و سلام بہیجتا ہوا اُسکے رسول پر صلے اللہ علیہ وسلم **سوال ۴** مَا قَوْلُ
الْعُلَمَاءِ فِي اسْتِغَاثَةِ الْاَحْيَاءِ بِالْمَوْتٰى فِي طَلَبِ الْجَاهِ وَوُسْعَةِ الرِّزْقِ وَالْاَوْلَادِ
مَثَلًا يُقَالُ لَهُمْ عِنْدَ الْقُبُوْرِ اِنْ تَدْعُوا اللّٰهَ تَعَالٰى لَنَا فِي دَفْعِ فَقْرِنَا وَبَسْطِ رِزْقِنَا وَ
كَثْرَةِ اَوْلَادِنَا وَشِفَاءِ مَرْضَانَا وَفَلَاحِنَا فِي الدَّارَيْنِ لِاَنَّكُمْ سَلَفُنَا مُسْتَجَابُ الدَّعَوَاتِ
عِنْدَ اللّٰهِ فَهَلْ تَجُوْزُ الْاِسْتِغَاثَةُ بِالْاَمْوَاتِ بِهٰذَا الطَّرِيْقِ الْمَذْكُوْرِ اَمْ لَا فَبَيِّنُوْا جَوَازَهَا
وَعَدَمَ جَوَازِهَا مِنَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَاَقْوَالِ الْمُجْتَهِدِيْنَ تُوْجَرُوْا مِنَ اللّٰهِ رَبِّ
الْعٰلَمِيْنَ یعنے کیا فرماتے ہین علما بیچ مدد مانگنے زندون کے ساتھ مردون کے بیچ طلب
کرنے جاہ کے اور فراخی رزق کے اور اولاد کے مثلاً کہا جاوے اُنکے لیے قبرون کے پاس یہہ کہ
دعا کرو تم اللہ تعالے سے ہمارے لیے بیچ دفع کرنے فقر ہمارے کے اور فراخی رزق ہمارے کے اور کثرت
اولاد ہماری کے اور شفا پانے بیمارون ہمارے کے اور مطلب یاب ہونے ہمارے کے دارین مین یعنے
دنیا اور آخرت مین اسلیے کہ تم پیشرو ہمارے ہو تمہاری دعا قبول ہوتی ہے اللہ تعالے کے نزدیک
پس آیا جائز ہے مدد مانگنی اور فریادرسی چاہنی ساتہہ مُردون کے اس طریق ذکر کیے گئے سے یا
نہین پس بیان کرو جائز ہونا اُسکا اور نہ جائز ہونا اُسکا کتاب و سُنت سے اور اقوال مجتہدین
سے ثواب دیے جاؤگے اللہ رب العالمین کی طرف سے **جواب** اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا اَلْاِسْتِغَاثَةُ بِالْاَنْبِيَاءِ وَالْاَوْلِيَاءِ مَطْلُوْبَةٌ اِلَّا اَنَّهَا لَمْ تُشْرَعْ فِي
الْمَوْضِعِ الْمَذْكُوْرِ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى اَعْلَمُ اَمَرَ بِرَقْمِهِ الْمُقَصِّرُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ
میر غنی الحنفی مفتی مکة المکرمة کان اللّٰہ تعالی لهما حامدا مصلیا مسلما [عبد اللہ میر غنی] یعنی تعریف ہے
اللہ کے لیے کہ جو صاحب ہے سارے جہان کا اے رب میرے زیادہ دے مجھکو علم۔ فریادرسی چاہنی ساتہہ نبیون
اور اولیا کے یعنے انکی زندگی کی حالت مین طلب کی گئی ہے مگر تحقیق وہ نہین ثابت ہے شرع سے
جگہ ذکر کی گئی مین یعنے قبر پر اور اللہ سبحانہ وتعالی خوب جانتا ہے حکم کیا اُسکے لکہنے کا تقصیر وار عبد اللہ
بیٹے محمد کے نے کہ لقب اُسکا میر غنی ہے مذہب مین حنفی مفتی مکہ مکرمہ کا ہو اللہ تعالی کارساز

اُن دونوں کا دعا کرتا ہوں یہ حمد کرتا ہوا اللہ تعالیٰ کی اور درود و سلام بھیجتا ہوا اُس کے
رسول پر **سوال ۵** ماقول العلماء الراسخین بالسنة السنیة و المتمسکین
بکلام خیر البریة فی القوم الذین اعتادوا بعد اداء صلوة المغرب من الفرض و السنة
الراتبة علی الرکعتین و یسمونها الصلوة الغوثیة فبعد ادائهما یتحرفون عن القبلة
و یتوجهون نحو البغداد و یتقدمون من المصلی احدی عشرة قدما قدامهم و یرجعون
رجعة القهقری و یقرءون یا قاضی الحاجات یا کاشف الکربات یا دافع البلیات
مستغیثین بجناب شیخ الکامل المکمل سید عبد القادر جیلانی رحمه الله تعالی و یعلون بزعمهم
بان هذا الفعل موجب البرکات فی الدنیا و سبب الحسنات فی الاخری و یعتقدون ان الشیخ
المرحوم یعلم هذا الصنیعة من ضرب الاقدام و یسمع اقوالنا و استغاثتنا من الامکنة
البعیدة و یقضی حاجاتنا و یصلح احوالنا و لهذا الزعم یواظبون علی هذه الکلمات
یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئا لله یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئا لله فی الغدو و
الاصال بطریق العجز و الابتهال لکثرة الرزق و الاولاد و المال و المنال فی کل حال
و قال القاری فی شرح فقه اکبر ثم اعلم ان الانبیاء لم یعلموا المغیبات من الاشیاء
الا ما اعلمهم الله تعالی احیانا و ذکر الحنفیة تصریحا بانه یکفر باعتقاد ان النبی صلی الله علیه وسلم
یعلم الغیب لمعارضة قوله تعالی قل لا یعلم من فی السموت و الارض الغیب الا الله کذا فی
المسایرة انتهی کلامه و قال الامام فخر الدین الرازی فی تفسیره تحت هذه الایة الکریمة
انه لما بین انه المختص بالقدرة فکذلک بین انه المختص بعلم الغیب الایة سیقت لاختصاصه
تعالی بعلم الغیب و ان العباد لا علم لهم بشیء منه و اما قوله و ما یشعرون فهو صفة
لاهل السموت و الارض نفی ان یکون لهم علم الغیب انتهی کلامه مختصرا و ایضا فیه تحت هذه الایة
الکریمة و عنده مفاتح الغیب لا یعلمها الا هو یدل علی کونه تعالی منزها عن الضد و الند
و تقریره ان قوله و عنده مفاتح الغیب یفید الحصر ای عنده لا عند غیره و لو حصل
موجودا لکان مفاتح الغیب حاصلة ایضا عند ذلک الاخر و حینئذ یبطل الحصر انتهی ما فی
الکبیر و قال صاحب البحر الرائق فی باب تکفیر المعصیة و منها ان المنذور له میت و المیت

لا یملک ومنہا انہ ظن ان المیت یتصرف فی الامور دون اللہ واعتقادہ ذلک کفر انتہی
کلامہ وقال صاحب البیضاوی تحت ہذہ الایۃ الکریمۃ وہم عن دعائہم غفلون لانہم
اما جماد او عباد مسخرون مشتغلون باحوالہم انتہی ما فی البیضاوی فمن یفعل ہذہ
الافاعیل ویقول تلک الاقاویل ویعتقد علی ما حررنا فی شان الاولیاء فما
حکمہ اہو فاسق مومن او مشرک وکافر وہذا من البدعۃ الفسقیۃ او الشرکیۃ
والکفریۃ او لا بینوا فی الجواب حسبۃ للہ بفصل الخطاب توجروا عند رب الارباب
یوم الحساب یعنے کیا فرماتے ہین علماء استوار ساتہہ سنت روشن کے اور سند پکڑنے والے ساتہ
کلام بہترین خلق کے اُس قوم کے حقمین کہ عادت پکڑی ہے بعد ادای نماز فرض وسنت معمولی
مغرب کے اوپر پڑہنے دو رکعتون کے اور کہتے ہین انکو نماز غوثیہ پہر بعد ادا کرنے اُن دونو رکعتون کے منحرف
ہوتے ہین قبلہ سے اور متوجہ ہوتے ہین جانب بغداد کی اور آگے بڑہتے ہین مصلے سی گیارہ قدم
سامنے اپنے اور پہرتے ہین اُلٹے پاؤن اور پڑہتے ہین اُن قدمون کے چلنے مین یا
قاضی الحاجات یا کاشف الکربات یا دافع البلیات اغثنا المین کہ فریاد رسی چاہتے ہین جناب شیخ
کامل ومکمل سید عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ سے اور جانتے ہین اپنے گمان مین کہ یہ فعل سبب برکتون
کا ہی دنیا مین اور سبب حسنات کا ہے آخرت مین اور اعتقاد کرتے ہین یہ کہ شیخ مرحوم جانتے ہین اس
فعل کو یعنے قدمون سے چلنے کو اور سنتے ہین اقوال ہمارے اور استغاثہ ہمارا دور دور جگہون
سے اور روا کرتے ہین حاجتین ہماری اور درست کرتے ہین احوال ہمارے اور یہ سبب اسی گمان
کے مواظبت کرتے ہین ان کلمون پہ یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئا للہ صبح
وشام مین بطریق عجز وزاری کے واسطے ہہتایت رزق اور اولاد اور مال ومنال کے
ہر حالمین حالانکہ کہا ملا علی قاری نے فقہ اکبر کی شرح مین پہر جان تو کہ انبیا نہین جانتے ہین
غائب چیزون کو مگر جو کچہ کہ معلوم کروا دیتا ہے انکو اللہ تعالے کبھی کبھی اور ذکر کیا ہی حنفیون نے
صراحۃ کہ کافر ہو جاتا ہے اس اعتقاد سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جانتے ہین غیب کو واسطے
معارضہ قول اللہ تعالی کے قل لا یعلم الخ یعنے کہہ کہ نہین جانتے ہین وہ شخص کہ آسمان وزمین مین ہین
غیب کو سوای اللہ تعالی کے اینا ہی ہے کتاب مسایرۃ مین کہ ابن ہمام رح کی ہے تمام ہوا کلام

ملا علی قاری کا ۔ اور کہا امام فخر الدین رازی نے تفسیر کبیر میں اسی آیت کی تفسیر میں یہ کہ اللہ تعالےٰ
نے جب کہ بیان کیا یہ کہ وہ خصوصیت رکھتا ہے ساتھ قدرت کے پس ایسے ہی بیان کیا
یہ کہ وہ خصوصیت رکھتا ہے ساتھ علم غیب کے یہ آیت بیان کی گئی واسطے خصوصیت رکھنے
اللہ تعالے کے ساتھ علم غیب کی اور واسطے اسکے کہ بندوں کو کچھ بھی علم نہیں ہے غیب کا
اور اسی پر قول اسکا وَمَا یَشْعُرُوْنَ پس وہ صفت ہے اہل سموات وارض کی نفی کی اُسنے اسکی
کہ ہوئنکے لیے علم غیب تمام ہوا کلام فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ بطریق اختصار کے ونیز مذکور تفسیر کبیر میں تحت
اس آیت کریمہ وَعِنْدَہٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُهَا اِلَّا هُوَ کے لکھا ہے کہ دلالت کرتا ہے یہ
قول اوپر ہونے اللہ تعالی کے منزہ شریک وہمسر سے اور تقریر اسکی یہ ہے کہ قول اللہ تعالی کا وَ
عِنْدَہٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ فائدہ دیتا ہے حصر کا یعنے اُسی کے پاس ہیں نہ اسکے غیر کے پاس اور اگر
حاصل ہو غیب کسی مخلوق کو تو البتہ ہوں کنجیاں غیب کی بھی حاصل اُس غیر کے پاس اور اُسوقت
باطل ہو جائیگا حصر تمام ہوا مضمون تفسیر کبیر کا اور کہا بحر الرائق کے مصنف نے بیچ باب نذر
معصیت کو اور معصیت اسی ہے کہ جس کی نذر مانی ہے وہ میت ہے اور میت مالک ہوتا نہیں
ہے اور معصیت سو ہے یہ کہ نذر کرنے والے نے گمان کیا یہ کہ میت تصرف کرتا ہے امور میں
سواے اللہ تعالےٰ کے اور یہ اعتقاد اُسکا کفر ہے تمام ہوا کلام صاحب بحر الرائق کا اور کہا بیضاوی کے
مصنف نے زیر اس آیت کریمہ کے وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ اسلیے کہ وہ یا تو جماد ہیں
یا بندے تابعدار شغل پکڑنے والے ساتھ احوال اپنے کے تمام ہوا مضمون بیضاوی کا پس جو کوئی
یہ افعال کرے اور کہے یہ اقوال و معتقد ہو اولیا کے حق میں ان باتوں کا کہ جو لکھیں ہمنے پس کیا
ہے حکم اوسکا آیا وہ مومن فاسق ہے یا مشرک کافر اور یہ بدعت فسقیہ کے قسم سے ہے یا شرکیہ اور
کفریہ کے قسم سے یا کچھ نہیں ہے بیان کرو جواب میں بامید ثواب الٰہی کے اچھی طرح اجر دیے
جاؤگے نزدیک رب الارباب کے روز حساب کے **جواب ۵** اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ۔ حَیْثُ کَانَ اعْتِقَادُهُمْ مَا ذَکَرَ السَّائِلُ عَنْهُمْ فَحُکْمُهُمْ مَا نَصَّ عَلَیْهِ
عَنِ الْمُلَّا عَلِیْ قَارِیْ نَقْلًا عَنْ اَئِمَّةِ الْحَنَفِیَّةِ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ مُلْهِمُ الصَّوَابِ وَاِلَیْهِ
الْمَرْجِعُ وَالْمَاٰبُ کتبه المفتقر عبد الله بن محمد المیرغنی الحنفی المفتی بمکة المکرمة

کَانَ اللّٰہُ لَہُمَا حَامِدًا مُسْتَغْفِرًا مُصَلِّیًا مُسَلِّمًا (مہر عبد الغنی) ترجمہ سب تعریفین خدا کے واسطے ہین کہ پروردش کرنے والا سارے جہان کا ہے اے اللہ میرے مجھکو بہت سا علم دے۔ اگر حقیقت مین اعتقاد اُس قوم کا ایسا ہی ہے جیسا ذکر کیا سائل نے اُسکے حقین تو حکم اُنکا وہی ہے جیسے کہ تصریح کی ہے ملا علی قاری رحمہ اللہ نے بطریق نقل کے حنفی مذہب کہا ہون اور اللہ پاک دلمین ڈالنے والا ہے اچھی بات کو اور خدا ہی کی طرف ہے رجوع اور بازگشت لکہا اس جواب کو آرزومند خدا کی بخشش کے نے یعنے عبد الغنی محمد کے بیٹے نے کہ لقب اُسکا میر عثنی ہے حنفی مذہب مین اور مکہ شریف کا مفتی ہے اور دعا کرتا ہون کہ بعد تعالی اُن دونو کا مددگار ہووے درحالیکہ مین حمد کرتا ہون اللہ کی اور اوس سے استغفار چاہتا ہون اور اس کے رسول مقبول پہ درود اور سلام بہیجتا ہون فقط

نقل تحریر اتفاق و مصالحت علما دہلی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّا بَعْد

چونکہ دہلی و دیگر امصار مین اکثر نافہم لوگون نے مسائل فروعیہ مین تنازعات بیجا برپا کرکے طرح طرح کے اشتہار و رسائل مشتہر کیے ہین بار ہا وہ اشتہار و رسائل ہماری نظر سے گذری ہر چند بطور خود اسکا انتظام و امتناع چاہا مگر نادان لوگ باز نہ آئے اور خفیف امور پر نوبت بعداوت پہونچا ہی ہر ایک فریق اپنے مخالف فریق کو گمراہ اور خارج از اہل سنت والجماعت تقریرًا و تحریرًا کہنے لگا اور باہم فساد اور عناد بڑہتا گیا۔ اور یہان کے فساد سے اور بلاد و قصبات مین بھی نزاع و تکرار بین المسلمین واقع ہوئی اور نوبت بغوجداری پہونچی حالانکہ یہ اختلاف سلف صالحین سے چلا آیا ہے اور صحابہ کرام اور مجتہدین عظام مین فروعی مسائل مین اختلاف رہا ہے لیکن باوجود اختلاف کے اُن حضرات مین بغض و عناد و فساد نہ تہا ایک دوسرے کو خارج از اہل سنت والجماعت نہ سمجھتا تہا اور آپسمین محبت اتحاد تہا اور آج کل لوگ انہین فروعی مسائل کے اختلاف کے سبب اتفاقی حرمتون مین مبتلا ہو رہے ہین کیونکہ ضد اور کینہ اور غیبت اور عداوت اور فساد بالاتفاق حرام ہے۔ جن مسائل

مختلف فیہ مین اختلاف ہے وہ یہ ہین نجاست آب - آمین بالجہر فے الصلوۃ - رفع الیدین فے الصلوۃ - رفع سبابہ - ودیگر مسائل اختلافیہ - بعض نے اُنکو حرام سمجہا اور بعض نے سنت موکدہ - غرض کہ جادۂ اعتدال سے گذر گئے ایک فریق دوسرے فریق کے افعال نماز مین طعن و توہین سے پیش نہ آوے اور نماز ایک فریق کی دوسرے کے پیچہے بشرط رعایت عدم مفسدات جائز ہے - پس جو شخص کرے اسکو منع نہ کیا جاوے اور اُسکے پیچہے بلاشبہ نماز پڑہنی چاہیے - اور جو نکرے اُسپر اعتراض نہو - اور فاعل افعال مذکورہ اُسکے پیچہے نماز پڑہے اور آپسمین محبت اور اتحاد رکہین کوئی کسی کو بُرا اور بدمذہب نہ جانے مساجد مین کسی فریق کا کوئی فریق فریقین سے مانع ومزاحم نہ ہو جیسا کہ طریقہ سلف کا تہا اور عمل درآمد متقدمین کا رہا ہے - عامل بالحدیث اپنے طور پر عمل کرے اور عامل بالفقہ اپنے طور پر - ہر ایک مسجد مین ہر ایک اپنے عمل بجالانے کا مجاز و مختار ہے - پس ہم سب اس بات کو اشتہار دیتے ہین کہ ہر واعظ اپنے وعظ مین دلائل تکراری ومسائل اجتہادی وغیرہ بیان نہ فرماوین البتہ وقت تدریس حدیث شریف کے اُسکے دلائل اور کتب فقہ کی تدریس کے وقت اُسکے دلائل بیان کیے جاوین اور طعن وتشنیع نکیا جاوے علے ہذا القیاس ہر موقع تحریر پر سوا دلائل کتب کوئی بات خلاف تہذیب لکہی جاوے - اور اب جو شخص کوئی اشتہار یا کتاب ایسے مضمون کی شائع کرے جسمین مذاہب ائمہ اربعہ یا محدثین علیہم الرضوان کی توہین ہو شرعی اسکے تدارک کی حکام والا شان سے استدعا کیجاوے - غرض کہ جو آفات و فساد اشتہارات در مسائل اور تکرار امامت واقتدا رسے ہورہے ہین انکا انسداد بخوبی ہونا چاہیے کہ آیندہ ایسے تنازعات پیدا نہوں اور مسلمانون کے قلب سے کینہ وعداوت بالکل جاتا رہے - اور جس شخص کو کسی مسئلہ کا دریافت کرنا منظور ہو اُسکو اختیار ہے کہ خلاف وقت وعظ جس مولوی صاحب سے اُسکو عقیدت ہو دریافت کرلے - اور یہہ بھی اختیار ہے کہ کسی دوسرے مولوی سے بھی دریافت کرلے لیکن منازعت وتکرار نہ کرے - تحریر بتاریخ بست وششم ذیقعدہ روز جمعہ ۱۲۹۸ھ

تمت

Court of
Commissioner and
Superintendent
Delhi Division
امام فن مناظرہ
محمد عبد الحق
محمد یعقوب
شرع رسول اللہ
محمد ابراہیم خان خادم
قاضی القضا
محمد نذیر حسین
سید

تَنبِیہُ المُشرِکِین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہمیشہ سے سُنّی ہے ایمان والا
نبی کا مطیع ہے یہ پہچان والا
کہیں بدعتی جنکو ہین یہ وہابی
نہین ہین یہ نرالی شرالی کیا ہے
خدا اور نبی کا ہے تابع وہابی
طریقِ جہالت کا قاطع وہابی
رسولِ خدا پر ہے قربان وہابی
اور آل نبی پر ہے قربان وہابی
کرین بدعتوں سے نفرت وہابی
کہے خاص سُنّی کو جل کر وہابی
سمجھتا نہین ہے یہ مجہول مطلق
لگاتا ہے تہمت یہ کیون انکو احمق
غضب ہے کہ ہین تعزیہ دار سُنّی
وہابی سے ہین ایسے بیزار سُنّی
ہین بدعت شعار دین کے قاتل وہابی
پھر اڑائے کچھ کچھ بکے ہین شرالی
ارے بدعتی تجھہ پہ لعنت خدا کی

رہِ راست پر ہے وہ قرآن والا
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
وہی ہین حقیقت مین پیرو صحابہ کے
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
ہے شرک اور بدعت کا مانع وہابی
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
طریقِ نبی پر ہے قربان وہابی
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
ہوئی اُنکی رسموں کی اُنسی خرابی
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
کہ سنت نبی کے ہین جتنے وفاق
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
ہین مہندی و سانچق کے سردار سُنّی
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
کرین مشرکون کی سہانتک ابالی
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
فرشتون کی اور خلق ارض و سما کی

ہے بس دینداروں میں وہ شان والا
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
منافق کے جیسا نہ مذہب کا لی
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
رسومِ کفر کا ہے دافع وہابی
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
صحابہ نبی پر ہے قربان وہابی
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
اسیواسطے شر سے تو اے لہابی
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
نہین چھوڑتا جو کہ سُنی ہے صادق
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
چھٹی چلہ کے ہین کرنہار سُنّی
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
کہ بہا گیں تو بہاگا نہ جا وہی شتابی
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
کہ ضد تو نے سنت سے خیر الوریٰ کی

کہا اور وہابی ہو ثابت خطا کی
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

ہین چارون مذہب کے قائل وہابی
ہین چارون طریقون پہ مائل وہابی
جو حق ہے اسی کے ہین سائل وہابی

نہین کہتے کچھ بے دلائل وہابی
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

وہابی تو قرآن کو مانتے ہین
حدیث نبی کو بدل جانتے ہین
فقہ کی کتابون کو پہچانتے ہین

یہ دینی مسائل بہت چہانتے ہین
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

نہین باپ اور دادون کی رسمون پہ اڑتے
نہ تیمور بابر کی سندین پکڑتے
نہ پیشانی سجدہ سے نکو آگے رگڑتے

نہ تابوت لکڑی کو یہ پاؤن پڑتے
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

نہین پوجتے دادو و شیخ سدو
نہین مانتے تعزیہ اور علم کو
جو ہین مانتے انکو سمجھے ہین بدجو

وہابی جو ہوگا وہی ہوگا حق گو
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

وہابی تو بندے ہین پورے خدا کے
وہ ہین خاص امت رسول خدا کی
یہ سب ہین مطیع شریعت صفا کی

ہین پیرو صحابہ رسول خدا کے
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

میان بدعتی جو کہاتا ہے سنی
غلط آپ کو وہ بتاتا ہے سنی
نذر غیر اللہ کے کہاتا ہے سنی

عدو خدا ہے کہاتا ہے سنی
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

جنہین بدعتی بولتے ہین وہابی
مطیع وہ نبی ہین مطیع وہ صحابی
یہ سب بدعتی ہین ہوائی لہابی

مخالف نبی اور مخالف صحابی
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

وہابی کہے سنی پاک دین کو
شفاعت کا منکر کہے مومنین کو
کہے تارک سنت اہل یقین کو

بہلا کیا کہے کوئی اس اہل کین کو
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

غمی شادی جنکی ہنودون کی مانند
عقائد ہو جنکا یہودون کی مانند
لباس و چلن جنکا گبرون کی مانند

کہین متہم ہمکو مجنون کی مانند
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

یہ سب گفتگو حاسدون کی غلط ہے
یہ شر اور غلو مفسدون کی غلط ہے
یہ تہمت شریرون کی بالکل غلط ہے

محض افترا جہوٹ بہتان غلط ہے
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

بہلا ہمنے مانا اسے چلہ پرستو
کہ ہم ہین وہابی اور سنی تمہین ہو
نقل اور سچ کو ثابت تو کر دو

نذر غیر اللہ کو جائز بتا دو
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

قبر کا طواف اور عرس اور میلا
یہ جھہ ماہی و برسی و چھٹی و چلا
کھیری چوکی کنگنہ و حلوا و سہرا

فقہ کی کتابون مین کسنے ہے بتلا
وہابی کا معنے ہے رحمن والا
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

نہین وہ کہ وہابی جنہین تم ہو کہتے
وہ سب رسم کو غیر جائز ہین کہتے
حدیثون سے اور فقہ سے ہین بتاتے

نہ تم جیسے منہ زوریان ہین یہ کہتے
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

ارے منطقی کھول صغری و کبرے
یا توضیح و تلویح و تہذیب بتلا
شرح سلم و بازغہ اور صدرا

رواجی مسائل کسی مین بھی بتلا
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

تمہارے نہین دین کا کچھ ٹھکانہ
نہین تمکو معلوم اپنا بیگانہ
ہے بہکانے والا تمہارا دیوانہ

تمہارا ہے مذہب نیا اور زنانہ
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

ہمارا خدا ایک معبود برحق
نہین اوسکا ساجھی خدائی مین مطلق
کلام اسکا قران نبی اسکا برحق

تمامی صحابہ نبی کے ہین برحق
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

وہابی نہین پوجتے شیخ سدو
پری کا طبق جانتے ہین نہ بندو
نہ میران کا بکرا نہین کہاتے ہین وہ

نہین بہرتے وہ کہوٹ چالیسوین کو
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

کہلاتے ہین للہ فقیر و گدا کو
ثواب اسکا پہنچاتے ہین میتونکو
نہین پڑھتے کانجی پہ الحمد و قل کو

نہین مانتے تعزیہ اور علم کو
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

بانصاف دیکھو تو ہے کون منکر
شفاعت اور سنت کا ہے کون منکر
فقہ اور حدیثون کا ہے کون منکر

امامت کرامت کا ہے کون منکر
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

تمہین منکر اپنا ٹھہراتے ہو
تمہین منکر اولیا ٹھہراتے ہو
تمہین منکر راہ ہدی ٹھہرتے ہو

شیاطین کے تم پیشوا ٹھہرتے ہو
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

خدا کی نذر ہے خدا کی عبادت
وہی ہے برارندہ کل حاجت
خلیفہ ہے چار کے حق خلافت

شہیدان دین کی ہے برحق شہادت
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

نبی کے تھے حق معجزے اور سلامت
اماماں حق اور برحق امامت
تمامی ولی کی ہے برحق کرامت

جہنم مین ہو انکے منکر کی شامت
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

نبی کو نبی جانتے ہین وہابی
صحابہ کو حق مانتے ہین وہابی
ولی کو ولی جانتے ہین وہابی

بڑے پیر کو مانتے ہین وہابی
عبد القادر جیلانی
شفاعت کرامت کا منکر ہے کافر
مسلمان پہ تہمت کرے جو ہے کافر
سمجھتا نہین حق کو حق جو ہے مرتد
ابوجہل کا بھی وہ کافر ہے مرشد
دعا کر خدا سے کہ اے رب اکبر
رکھہ انکو تو مضبوط راہ نبی پر
فریب اور وسواس خناسیون سے
بچانا خدایا سبھی ملحدون سے

وہابی کا معنے ہے رحمان والا
نبی کے طریقے کا منکر ہے کافر
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
وہ بہکاتا ہے لوگون کو جو ہے مفسد
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
تصدق محمد شفیع روز محشر
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
بھی مرزائیون کی جعلسازیون سے
وہابی کا معنے ہے رحمان والا

کچھہ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
بڑے پیر کو جو کہے بد ہے کافر
کچھہ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
خلل ڈالے اسلام مین جو ہے ملحد
کچھہ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
مسلمان عاجز ہین اپنا کرم کر
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
یزیدی شریرون سے بوجہلیون سے
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وہابی تصدق کرین جان خدا پر
تصدق کرین آل خیر الوری پر
خدا سے وہ خوش انسے راضی خدا ہے
عوض اسکا فردوس اعلے جزا ہے
سنو دل لگا اعتقاد وہابی
نہ پوجین گے حق کے سوا اے وہابی
دعا کی یہ حضرت نے اے میرے غفار
جو پوجے وہ بدکار کافر ہے بدکار
مزار اور صنم پوجنے مین ہین یکسان
نہین وہ صنم فی الحقیقت مین بیجان
بہت ہند کے لوگ جاہل مسلمان
وہ ہے قبر بت انکی حق مین بھی جان

تصدق شفیع الامم مصطفے پر
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
خوشی کا سبب پیرو مصطفے ہے
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
یہ پیرو نبی ہین یہ پیرو صحابی
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
نہ کریو میری قبر کو بت تو زنہار
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
پیغمبر کے یا غیر کے ہو بدل مان
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
صریحًا نہین پوجتے بت کسی آن
وہابی کا معنے ہے رحمان والا

تصدق سب اصحاب اہل صفا پر
کچھہ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
انہون سے یہ دین روشن ہوا ہے
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
کرین قتل یا قید انکو لہابی
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
کرتا اوسکو پوجین یہ آکر کے بدکار
کچھہ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
جو پوجین مزار انکی حق مین صنم جان
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
مگر پوجتے ہین یہ قبرون کو شیطان
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

سمجھ لو دعا جب نبی کی ہے اسطور
تو پھر اولیا سے لئے راضی ہون کس طور
مسلمان کرین عقل و دانش سے کچھ غور
یہ ہے راست یا ہے یہ ناراست دستور
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

سقایہ یہ مردود کہے جانا صحیح ہے
نہین اسکا منکر کوئی مسلمین ہے
وہابی مگر پوجنے سے بری ہے
جو پوجے وہ مردود مشرک صریح ہے
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

مزار اک ولی متقی کا ہے مشہور
لقب گنج بخش انکا ہے مرحوم و مغفور
وہان مرد اور عورتون کا ہے دستور
کرین سجدہ اسکو نزدیک اور دور
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

اسم شریف سید علی ہجویری مؤلف کشف المحجوب

طواف اور رکوع اسکا کرتے ہین مجہول
چڑھائی مٹھائی و مالیدہ و پھول
کہین باندھکر ہاتھ ہے یہ مقبول
ہمین رزق و اولاد دیجے مت ہو ملول
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

سبھی مدعی جا کے پوجین ہین اسکو
نذر اسکی مانین یہ شام و سحر کو
فقط نام لیتے نہین اسکا بدخو
ملا ساتھ داتا پکارین سبھی رو
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

سنگار اپنا کر کسبیان روز جاوین
نذر اسکی مانی ہوئی جا چڑھاوین
مجاور سے یہ عرض اپنی کراوین
تو تنگر کوئی ہمکو داتا ملاوین
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

جمعرات کو ناکہ انکی جائے
رکابی پلاؤ کی انپر چڑھائے
مزار انکا وہ چوم کر سر جھکائے
نذر پانچ بیبیون کی انپر رکھائے
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

کہے باندھکر ہاتھ مردار بدکار
کہ پوجی تمہاری ہے مدت سے طیار
ملا دو اسی عقل کا کور زردار
چڑھاؤنگی میں غلاف ایک تہہ دار
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

سوا اسکے اک دیگ لا کر چڑھاؤن
سر افراز لونڈی کو جس در بناؤن
تمہارے مجاور سبھون کو کھلاؤن
زری لعنت کا تم یہ چادر اڑھاؤن
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

جمعرات آتی کو مجرا کراؤن
تماشا بڑے رنگ ڈھنگ کا دکھاؤن
سبھی شہر کی کسبیون کو بلاؤن
لگا ڈھیر نذرون کا درگاہ چڑھاؤن
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

تمہاری مین لونڈی و باندی کہاؤن
تمہارا یہ در چھوڑ کس در پہ جاؤن
تمہین چھوڑ کر کسکی لونڈی کہاؤن
مرادین سبھی کس سے پوری کراؤن
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

تمہین میرے داتا تمہین دین ہارے
سبھی مینے تمسے مطالب سنوارے
نذر صدق دل سے جو تیری گذارے

وہ درگاہ والا سے مطلب ہمارے
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

بکین ایسے بدذات وہابی تباہی
مزار اُس ولی پر کرین بیحیائی
نہین خوف عقبے کو ہو روسیاہی

لگاتے ہین تہمت ولیون پہ وہابی
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

سراسر یہ تہمت ہے اُنکی ولی پر
کرین نوجیون کی یہ نسبت الہی پر
خدا کے یہ منکر ہین منکر پیغمبر

ولی متقی سب ہین بیزار اُنپر
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

نہین اختیار اسمین کچھ اس ولی کا
صنم کی طرح پوجتے ہین جو صدہا
نہین زندگی مین کہا اوسنے یہ تنہا

میری قبر کو پوجنا تم یہان آر
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

یہ سب شرک ہین منکرین اولیا ہین
مزار اُنکا پوجین یہ دشمن خدا ہین
بہت عورتین فاحشہ بیحیا ہین

وہان جاکے یارون سے ملتی سدا ہین
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

کہین خصم دیوث کو یہ بد انجام
زیارت کو جائین گی ہم تو سحر شام
نکل گھر سے لے یار کو زشت فرجام

کرین زشت رو اُنسے فعل بد کام
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

نہین مقبرون کے مجاور مسلمان
پھرے ہین پیغمبر سے جہلا کے نادان
ہوا حکم حاکم کا جو ہمکو فرمان

نہین مانتے نام کے یہ مسلمان
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

مکلف بنا مقبرے قبر اوپر
کرین عرس و میلا ہر سال اُنپر
مخالف نبی ہین جو بدعات بدتر

یہ کرتے ہین دشمن خدا و پیغمبر
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

بھلا کوئی پوچھے تو ان مسخرون کو
کہ قبرون کو چادر چڑھاتے جو تم ہو
بتاؤ تو کسنے سکھایا ہے تمکو

کہ لگتا ہے جاڑا و یا گرمی اُنکو
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

نہین باز آتے جو زینت ہے اُنکی
بتائین ہمین وہ کرامت ہین کسکی
مسلمان مومن ہم امت ہین جنکی

حرام اُنکے نزدیک زینت ہے اُنکی
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

سنو ہے یہ فرمان اس پیشوا کا
خدا کے نبی خاتم الانبیا کا
جو قبرون پہ جا کر دیئے ہے جلاتا

وہ ہے شخص لعنت خدا کی ہین آتا
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

جلاتے ہین منکر چراغان صدہا
کراتے ہین اُسجا پہ کسبی کا مجرا
پڑھا کر غلاف اور اوڑھاتا تھا اُسجا

بکین میری حاجات یا پیر لا
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

رگڑ ناک سجدہ کرین مقبرون کو
سحر شام انکو پکارین سیہ رو
تبرک سمجھ چومین چوکھٹ کی در کو
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
مطالب طلب اُنسے کرتے ہین بدخو
کچھ اور ہی سمجھتا ہو شیطان والا

دہر و نکل مین ہر سال میلا کرائین
مجاور اوٹھاٹل انکو چڑھائین
وہان چومنے عورتین مل جائین
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
خصم جورو سب پیر بہائی کہائین
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

یہ ہین بدعتی دشمن دین ہمارے
منافق تو ہین زر بدعت پہ پارے
بجین اُنکی شادی مین طوطی نقارے
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
نمک باندھ گانے پھرین شہر سارے
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

یہ ہین بدعتی راگ باجے کے مشتاق
نہین مانتے یہ شیاطین آفاق
تمرلی بلاوین طوائف یہ مشتاق
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
جو کچھ امر اور نہی آیا ز خلاق
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

مخالف شریعت کہین باپ واہی
سبھی جو کہ ہین شیخ و سید سپاہی
نہین مارتے ہمین دم ہین بہاگے
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
کرین سب سو بات واہی تباہی
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

وہابی نہین پوجتے سیتلا کو
نہ بغدادی اجمیری سالار شاہ کو
نہ پنجہ نہ جھنڈے نہ غیر خدا کو
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
نہ قبرون کو پوجین نہ بت تعزیہ کو
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

کہین یہ نبی اور ولی غیب دان ہین
یہ سب مشرکین منکرین کافران ہین
بہر حال وہر لحظہ سب رازدان ہین
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
خبر انکو سب ہے جو ظاہر نہان ہین
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

کہین مشرکین بدترین خلق مردود
وہ برلاتے ہین کچھ نہین اُنسے مقصود
نبی اور ولی سب ہمارے ہین معبود
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
ہمارے سبھی دین و دنیا کے مقصود
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

بیٹن پاک جاوین گروہ صد گروہ ہا
بہشتی کہین اُسکو جو اُسسے گذرا
کرین عرس و میلا وہان خوب برپا
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
بہشتی بنایا ہے دروازہ اُسجا
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

بہشتی نہین بدعتی ہین یہ مردار
عقائد خبیثہ سے ہوگا وہ فی النار
بہشتی نہ ہو بدعتی اے خبردار
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
عمر بھر مین توبہ نہ کی جسنے یک بار
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

بہت عورتین ہند کی ہین جنتیات
پھرین رات دن مقبرون پہ ہیہات
خصم انکے بڑھ کر کے ہین اُنسے بدذات
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
نہین انکو کرتے منع از زیارات
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

طواف اور سجدہ کرین مقبرونکو
چڑھا پھول مانگین دعا اُنسے بدخو
اجی قبر دلے مجھے بیٹا گر دو

چڑہاوا تمہارا ہین لاوینگے خوش ہو　وہابی کا معنے ہے رحمان والا　کچھہ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

اگر اتفاقاً یہ قدرت خدا ہو　انہین دن مین ہو حمل اس شتر کو　بہلا کرکے حق پہ بچہ شتر آنہ کو

رفیق اسکے جو ہین وہ بہکاوے سب کو　وہابی کا معنے ہے رحمان والا　کچھہ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

چڑہاتے ہین ہندو بتون پہ پکوڑے　مسلمان چڑہاوین ہین قبرون پہ جوڑے　چڑہاوین وہ دیکہو یہ پوری کچوڑے

چڑہاوین یہ قبرون پہ پیسا و کوڑی　وہابی کا معنے ہے رحمان والا　کچہ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

یہ ہندو رکہین چوٹیان سب سر پہ دیر　مسلمان رکہین چوٹیان سر پہ اکثر　گلون مین وہ زنار پہنے ہین بدتر

یہ پہناوین لڑکون کو بدّہی ستمگر　وہابی کا معنے ہے رحمان والا　کچہہ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

یہ ہندو بتون پاس گاوین بجاوین　مسلمان قبرون پہ مجرا کراوین　وہ ڈاڑہی منڈا کرکے مونچہین بڑہاوین

یہ بعضے کترتے ہین بعضے چڑہاوین　وہابی کا معنے ہے رحمان والا　کچہ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

یہہ ہندو بنا مورتین پوجتے ہین　تصور سے یہ صورتین پوجتے ہین　مہادیو کا لنگ وہ پوجتے ہین

مسانے و گنگے کو یہ پوجتے ہین　وہابی کا معنے ہے رحمان والا　کچہ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

یہ ہندو جپین رام و رادہا کو سارے　مسلمان جپین پیر اللہ کے مارے　بناتے ہین وہ لوگ ٹہاکر دوارے

مسلمان بناوین اماموں کی باڑی　وہابی کا معنے ہے رحمان والا　کچہ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

یہہ ہندو جگن ناتہہ کاشی کو جاوین　مسلمان بنگالے و اجمیر دہاوین　وہ گنگا و جمنا کی قسمین اٹہاوین

یہ پیرون کی قسمین کرین اور کراوین　وہابی کا معنے ہے رحمان والا　کچہ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

یہ ہندو بلا راس دہاری نچاوین　مسلمان طنبور اور ڈہولک بجاوین　وہ ہولی مین پہروا کہین اور کہاوین

محرم مین یہ پیٹ کر منہ سجاوین　وہابی کا معنے ہے رحمان والا　کچہ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

دیوالی مین ہندو چراغان جلائین　یہ ہر دن چراغون سے قبرین منہائین　وہ صنمون کو جا سیس ہر دن نوائین

سحر شام قبرون پہ یہ سر جہکائین　وہابی کا معنے ہے رحمان والا　کچہ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

یہ ہندو عبادت مین گاوین بجاوین　مسلمان محفل مین ڈہولک سناوین　وہ ہر سال پیچہے پیر اند کراوین

کرین گیارہوین یہ ہر ماہ کہلاوین　وہابی کا معنے ہے رحمان والا　کچہہ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

یہہ ہندو رکہین برت شمس و قمر کا　مسلمان روزہ رکہین پیر ہر کا　رکہین برت وہ کاہوشی یہ حیدر کا

یہ روزہ رکہین شاہ علی شیر نر کا　وہابی کا معنے ہے رحمان والا　کچہہ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

یہ ہندو میتون پر چڑہاتے ہین اخروٹ
نقارے بجاوین یہ قبرون پہ اخروٹ
جو ہندو مین ہوتی سبھی باندہتے ہین
ردا خور یہ ہین نہین مانتے ہین
یہ ہندو کہین پتہرون کو خدا ہین
یہ مردود مشرک سبھی بیحیا ہین
نہین فرق ان کافرون مشرکون کا
حشر مشرکون کافرون کا ہو یکجا
کہین مشرکین مسیتون کو وہابی
نہین چہوڑتے شرک مطلق کہا ہے
محمد نبی جو شفیع دوسرا ہے
یہی ترجمہ قول خیر الوری ہے
غرض طعن خلعت سے ہمکو نہین ہے
غرض چڑ وہابی کی ہمکو نہین ہے
وہابی کا معنے جو انکا بتاوین
یہ قرآن مین ہے کہو تو دکہاوین
نہین مسجدون مسیتون مین یہ ملان
صریح دیکہہ مردار کہاتے ہین ملان
یہ ظالم ہین اپنے خدا کا غضب ہے
یتیمون کا سب مال کہاتی ہین بد خو
نہین انکو ایمان رائی برابر
نمازین اگر فوت ہون کچہ نہ ہو ڈر
جسے چاہے بخشنے وہ مالک ہے غفار

مسلمان مزارون پہ مالیدہ روٹ
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
مسلمان لنگوٹے پہٹے باندہتے ہین
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
مسلمان مطیع جو انہین کے سدا ہین
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
قدم بر قدم ہندؤن کے ہین سب جا
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
وہابی سے چڑتے ہین مشرک کشتا لے
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
نمازون کو حقیقت یہ انسے کہا ہے
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
غرض کچہ مخالف سے ہمکو نہین ہے
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
ذرا پوچہو انسے لغت مین دکہاو
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
بنے پیر جہوٹے ہین کہا کہا کو ملان
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
غضب مت مین انکی بدعات ہے یہ
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
کفن چور کہاتے ہین مین شیر ناکر
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
زمین و زمان کا وہی ہے گا مختار

بتون پاس ٹلون کو مارے ہین وہ چوٹ
کچہ اورہی سمجہتا ہے شیطان والا
وہ خنزیر کہانا صحیح جانتے ہین
کچہ اورہی سمجہتا ہے شیطان والا
کہین تعزیون کو یہ حاجت روا ہین
کچہ اورہی سمجہتا ہے شیطان والا
نہین فرق اک بال کا انکا انکا
کچہ اورہی سمجہتا ہے شیطان والا
ہوئی دین مین مشرکون سے خرابی
کچہ اورہی سمجہتا ہے شیطان والا
جو عمداً ہو تارک وہ کافر ہوا ہے
کچہ اورہی سمجہتا ہے شیطان والا
غرض انکی دعوت کی ہمکو نہین ہے
کچہ اورہی سمجہتا ہے شیطان والا
سنو انکا ذبین لعنت اللہ ہی پاوین
کچہ اورہی سمجہتا ہے شیطان والا
غم دین و دنیا سے فارغ ہین ملان
کچہ اورہی سمجہتا ہے شیطان والا
خصوصاً جو دسوان و چالیسوان ہو
کچہ اورہی سمجہتا ہے شیطان والا
پلاو و متنجن کو دوڑین بہادر
کچہ اورہی سمجہتا ہے شیطان والا
مگر جبکہ ملان کی بخشش ہوئی یار

تو پہر روز حق بھی نہو کوئی بدکار
غضب ہے کہ لاوین بیکے تین ڈہویا
کہین حکم اقدام کا اُنسے سر یا
یہی گفتگو ہے کہین سب مشرکین کے
نہ اہل شریعت کسی اہل دین کی
یہ بل گفتگو ہے کہین بدعت گزین ہے
بحق مشرکین بلکہ سب ملحدین ہے
بڑہیہا ہی ملون ہے کہین پیر بدذات
جہرسے خبیثون سے لیتے ہین بدذات
برس پیچھے لیتے ہین سالیانہ مقرر
نہین انہین ایمان کا کچہ ذرا بہی
مرید انکے جو ہین کہین انکو باہم
نہین ہونگے مختار جنت کی اُسدم
نہین گہرمین پردہ ذرا پیر جی سے
نہین کرتا الفت میرا مرد مجہ سے
وظیفہ پڑہین پیر و علے کا
کہین سنتے اور دیکہتے ہین یہ سب جا
فراغت یہ جب پا کہ ہو جاسی پائین
جو پیاسی مین آوے اُسی دم پہاپین
خبر انکو اتنے مین باہر سے آوے
لیے ساتہہ خادم وہان جلد جاوے
تکلف وہان فرش بالین لگے ہون
کوئی پاؤن پر گرپڑی کچہ جہکی ہون

وہابی کا معنے ہے رحمان والا
غضب اُنکے فتوے سے شیطان کاہا
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
نہ حقانیون کی نہ راہ یقین کی
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
بحق دین و اسلام کی منکرین ہے
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
طوائف مرید انکے ہوتے ہین دن رات
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
مریدون پلیدون سے بدذات بدتر
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
تمہارے گناہ بخشوائینگے سب ہم
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
بہو بیٹیون کو نہین شرم اُنسے
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
خدا کے سوا شیخ پیر و ولی کا
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
مریدون کو کر حکم گدی بچہائین
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
کر منشی کے گہر مین لگائی بلاوے
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
محلے کی عورات سب منتظر ہون
وہابی کا معنے ہے رحمان والا

کچہ اور ہی سمجہتا ہے شیطان والا
سمجہ شیخ جیلان پہ تہمت ہے گویا
کچہ اور ہی سمجہتا ہے شیطان والا
نہ علما ہی فخر اول و آخرین کی
کچہ اور ہی سمجہتا ہے شیطان والا
بحق پیر ملاؤن احداث دین کے
کچہ اور ہی سمجہتا ہے شیطان والا
نیاز اُنکی سینڈہی کہلائی روپے سات
کچہ اور ہی سمجہتا ہے شیطان والا
نہین شرم انکو نہین ننگ نے ڈر
کچہ اور ہی سمجہتا ہے شیطان والا
نہین قبر اور حشر کا تمکو کچہ غم
کچہ اور ہی سمجہتا ہے شیطان والا
کہین پیر جی دیکہو تعویذ دل سے
کچہ اور ہی سمجہتا ہے شیطان والا
مثل ہندوؤن رام لچہمن جتی کا
کچہ اور ہی سمجہتا ہے شیطان والا
کہاٹ کی تشبیہ کے وہ امام آئین
کچہ اور ہی سمجہتا ہے شیطان والا
لگے جب خوشی سے نرتن مین سکاد
کچہ اور ہی سمجہتا ہے شیطان والا
اُسی دیکہکر سب اوٹہہ کہڑی ہون
کچہ اور ہی سمجہتا ہے شیطان والا

کہڑی ہوئی اُنسے کہے ایک بدذات
میری ہوگی دختر و یا پسر خوش ذات
اُسی وقت وہ فالنامہ منگا کر
پتر سے پسر ہو نذر گذران لاکر
اسی طور سے زنا بنا بتا دین
مسلمان بلے یہ سُنی کہا دین
اگر منشی جی سے کہو کوئی یہ بات
نکاح اسکا کردو تو ہے یہ بڑی بات
اُٹھا ناک تیوڑی چڑہا ناصیہ پہ
نکاح ثانی کرتے کمینے ہین اکثر
وہ پہر کرے منشی جی سے یہ اظہار
بلاریب سُنت کا منکر ہو فی النار
کہین منشی جی ہم ہین سید بخارے
ہماری نہین عقل تم جیسی ہاری
غرض یہ کہین ایسے واہی تباہی
کرین بے دہڑک طعن سُنت پہ واہی
رسول خدا کا مراتب ہے برتر
زیادہ بہرین دم شرافت کا اُنپر
نکاح دختران اس رسول خدا کا
شریف اُنسے بڑہ کر ہے دشمن خدا کا
نواسی حبیب خدا مصطفیٰ کی
پڑے اسکے منکر پہ لعنت خدا کی
سوا اسکے اصحاب کی تہی یہی راہ

ہین واری تمہاری سنو میری حالات
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
وہ ہین اُسکے خانو مین اُلٹی رکہا کر
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
کوئی خیر غم کوئی شادی و نیز
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
ہوئی نذر منشی کو گذرے برس سات
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
کہین منشی جی اسکو گستاخ ہوکر
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
نہ کلمے کفر کا کرو صاف اقرار
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
نہین رسم ثانی نکاح کی ہماری
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
مغل سید و شیخ و افغان و ناری
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
بشر سب سے بل نسب منتو نسبی برکر
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
رقیہ و کلثوم ہر دو صفا کا
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
جگر پارۂ فاطمہ رہنما کی
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
کسی کو نہ انکار تہا اس سے ذرہ

ہین سب حال مجہکو سنا دو یہ بات
کچہ اور ہی سمجہتا ہے شیطان والا
کہین پیر جی اسکو دل سے بنا کر
کچہ اور ہی سمجہتا ہے شیطان والا
غرض سب کے سب کچہ کہین اور کیا تو
کچہ اور ہی سمجہتا ہے شیطان والا
نہین فکر و غم اُسکا رہتا ہے دن رات
کچہ اور ہی سمجہتا ہے شیطان والا
نہین بات یہ ایسی کہنی سمجہ کر
کچہ اور ہی سمجہتا ہے شیطان والا
نہ ظالم بنو تا نہ ہو تم پہ پہٹکار
کچہ اور ہی سمجہتا ہے شیطان والا
نہین نیچ ہم بلکہ شرفا ہین بہاری
کچہ اور ہی سمجہتا ہے شیطان والا
نہین حشر کا غم کہ ہو روسیاہی
کچہ اور ہی سمجہتا ہے شیطان والا
حسب نسب کے شیخ و سید یہ نکر
کچہ اور ہی سمجہتا ہے شیطان والا
ہوا بار ثانی ہے ان پیشوا کا
کچہ اور ہی سمجہتا ہے شیطان والا
ہوئی چار شادی تہی اس راہ صفا کی
کچہ اور ہی سمجہتا ہے شیطان والا
مخالف نبی اب ہوئے شیخ گمراہ

جگہ انکی ہے اسفل السافلین واہ
مسلمان یہ ہین راجپوتونکے بہائی
نکاح عیب جانین گو بندہ کی بہائی
صریحا یہ بنتے ہین حضرت سے منحرف
شیاطین کے پیرو کا دعوی ہے لاف
صریح ترک سنت سے انکو ہے نقصان
دل وجان انکی شرارت پہ قربان
شب و روز بدکاریان یہ کرادین
مکرنے نکاح کا یہی ثمرہ پادین
وظیفہ پڑہین شیخ کا شیئا للہ
پڑہین یا علی یا علی ورد واللہ
پہرین شکلیان ہاتہہ مین لیکے جوگی
جو قائل ہین انکے وہ کافر ہی ہوگی
وہابی کہین بے نمازی کو مردود
مخالف شریعت نبی سب کے مردود
نہین شرک سے شرم ان کافرونکو
نہین کم یہ فرعون کافر سے بدخو
بہلا کیون طوائف جہان مین ہے بدنام
طوائف سے بڑہ کر وہ گاوین سحر شام
تعجب اتنا ہے لوگون سے ہمکو
مسلمان پہر بہی یہ خاصی ہین جو دعو
عبث انکا الزام ہے کسبیو نپر
نکلتے ہین کہی کو دیکہہ اور سمجہہ کر

وہابی کا معنے ہے رحمان والا
شریعت ہی گہر کی انہون نے بنائی
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
جہنم کے جانے کی کرتے ہین راہ صاف
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
حرام انکی رانڈون سے ہوتا ہے ہر آن
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
اگر حمل ٹہیرے تو کچا گرادین
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
کرین گیارہوین خاص انکی نہ للہ
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
پہرین دربدر تخم شیطان سوگی
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
رباخوار زانی شرابی کو مردود
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
نہین غم قیامت کا ان شرکونکو
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
وہ گاوین بجاوین کرین فحش بدکام
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
طوائف مین ہمسر ہین گانی مین تو
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
یہ سب انکے گہر کے ہین کسبی سے بدتر
وہابی کا معنے ہے رحمان والا

کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
یہ بہا و ناتک ہین انکے سہائی
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
یہ مردار ظالم صریح ہین بانصاف
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
ٹہیر کی دیکہتے ہین یہ آنکہون سے شیطان
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
پدر انکے دیوث شرفا کہاوین
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
کہین المدد شیخ یہی ماسوی اللہ
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
کہین عیب بات ہو یہ نہ ہوگی
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
نجومی نشگونی رمالی کو مردود
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
سمجہ غیب دانی کا دعوی ہے انکو
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
مگر عورتین انکی جو ہین بدانجام
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
زیادہ طوائف سے فحشین یکین گو
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
نہ سمجہاوین مرد انکو دیوث اکثر
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

کہین مشرک اور بدعتی یون ہر آن
شفاعت کا منکر کہین ہمکو حیوان
شفاعت سے منکر وہابی نہین ہین
اماموں سے منکر وہابی نہین ہین
کلامِ خدا قول و فعلِ پیغمبر
جو منکر ہوان چار سے ہے وہ بدتر
حدیثین صحیح غیر منسوخ اثبات
سمہین چلین غیر پر ہے یہ ہیہات
بیان اسکا تفصیل سے سُن شتابی
نہین مانتے اسکو مطلق وہابی
خلاف اسکے جو کچھ ہے واہی تباہی
کسی کی نہ مانین گو ہم بات واہی
کر اب محی دین اختتامِ سخن کو
سوا اُسکے ہادی نہین ہے سمجھ لو
دعا کر خدا سے کہ ای میرے ستار
مجھے بخشدیجو میرے ربّ غفار

علامت وہابی کے دو ہین بیان
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
کرامت سے منکر وہابی نہین ہین
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
صحابہ کا اجماع قیاسِ صحیح تر
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
صحاح مین ہین یا غیر مین یا مشکوٰۃ
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
مخالف خدا یا نبی یا صحابی
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
نہین مانتے یہ موحد سپاہی
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
کہا تک ملامت کریگا تو ان کو
وہابی کا معنے ہے رحمان والا
ہمیشہ رہون شرک و بدعت سے بیزار
وہابی کا معنے ہے رحمان والا

اوّل شعلہ دویم ازار او یحیٰی پہچان
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
ولیوں سے منکر وہابی نہین ہین
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
عمل کرنا ہے واجب لازم اُنپر
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
ملے جبتلک اُنسے مسئلے کی ہر بات
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
جو ہین مانتے اُنکو ہے بس خرابی
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
کوئی بیحیائی کرے رو سیاہی
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
جسے چاہے اللہ ہدایت اُسی ہو
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
سوا تیرے کوئی نہین بخشنے ہار
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سنو ای مومنان اہل انصاف
سنو انکی سمجھ کے تم خرابی
ہے معنے اُسکا گرچہ اللہ والا
اور انکو راہ سے بدراہ کرکر
جسے کہتے ہین یہ مفسد وہابی

بیانِ واقعی کہتا ہون مین صاف
صرف یہ لفظ ہے وہابی کا یارو
ولے سمجھین یہ بد منہ اُنکا کالا
رکھا ہے نام سنی مشرکون کا
وہ ہین پیرو نبی پیر و صحابی

کہین یہ بدعتی جنکو وہابی
نکالا ہے کسی ملحد نے یارو
بچارے عام لوگون کو بہکاکر
وہابی ہے بڑے مفسد کا دہوکا
حدیثون اور تفسیرون کی تابع

اماموں اور فقیہاؤن کی تابع
خلاصہ اسکا یہ جو ہین گنہگار
جناب کبریا جل و علا سے
شفاعت اوسکو حضرت کی نہین چاہیے
کہ کافر کی نہین ہرگز شفاعت
وہابی کو شفاعت کا ہے انکار
جو سے بکتے ہین سو سُن لو انکا دہوکا
نہین کچہ غیب دانی جز خدا کے
سوا اللہ کے جائز نہین ہے
نذر اللہ کرکے اور کہلا کے
خوشی سے بخشدیوین کچہ نہین باک
ولی تو یکطرف سدو کو یہ لوگ
یہ کہکر ڈالتے ہین شبہ بیشک
خبر ہے غیب کی سب اولیا کو
کنڈوری کو نہ کہانے کو ہین طیار
حدیثون اور قرآن مین دکہاو
بہلا تبلاو تو کس نے کہا ہے
درود و فاتحہ روٹی یہ کس جا
چہہ ماہی برسی نوماہی و بستم
کریچے عم ہو یا سچے وہابی
روپے لیکے یہ بیچین اپنی حسنات
فقط کہنا وہابی یاد ہیگا
کرین ثابت نہ مطلق دین کے دشمن

کہین حضرت شفیع المذنبین ہین
صغیرہ اور کبیرہ والے بدکار
مگر کافر و مشرک جو ہے مرتا
ہمارا بہی تو بس کہنا یہی ہے
سو یہ مفسد فریبی کیا ہین بکتے
مچا کر غل یہ بکتے ہین بدکار
ہمارے پاک مذہب مین یہی ہے
نہین جائز مدد غیر از خدا کے
سو یہ مضمون ہے قرآن کا یار
و یا کچہ نقد یا کپڑا اپنا کے
سو یہ مفسد فریبی دین کے چور
سمجہتے ہین خدا یہ ہے بزرگ
بُرے ہین اعتقادی بدنہادی
پکارو دور سے سُن لیتے ہین وہ
نذر از خدا بکتے ہین جائز
وقایہ اور ہدایہ مین بتاو
کسی تفسیر مین یا فقہ مین بہی
لکہا ہے کس محدث نے یہ تبلا
ہدایہ بحر الرائق کنز و مشکوۃ
نہین جو جہوٹہ بولین ہین لکہا ہے
اجر کیا خاک ہومیت کو اسکا
دلائل جو ہین انکے سب ہین بیجا
یہ لنگنہ سہرا جلوہ گر ہیر ا ئے

مگر اصلاً نہ شافع کافرین ہین
انہین بخشائینگے حضرت خدا سے
وہ حضرت کی امت سے نکلتا
یہی ہے مذہب سنت جماعت
عقائد یہ وہابی کا ہین کہتے
فریبی ہمکو منکر اولیا کا
بجز رب کے کوئی قادر نہین ہے
کوئی حاجت طلب کرنا کسی سے
حدیث اور فقہ مین سب سے ہے اظہار
تو اب اسکا بروح اولیا پاک
کرین تقریر یعنے وے طور
نفع نقصان پہنچاتے ہین بیشک
سکہاتے ہین یہ سب ابن زیاد کے
وہ حلوے مانڈے کی لالچ سے غدار
فقط کہتے ہین منہ زوری سے جائز
مدد کا مانگنا کس نے لکہا ہے
بہلا تبلاو تو قائل ہین ہم بہی
مگر تیجا و دسوان اور چہلم
مطالعہ کرکے ثابت کردے یہ بات
قرآن پڑہ کرکے یہ کذا یہ ذات
اگر ہو تو بتاوین مسئلہ اسکا
چہٹی چلہ دیوٹن اور چاٹن
یہ ہلدی مہندی سانچق پیٹ چڑہانے

خمیری روٹیان میت کا توشہ
ہنومان اور جلالی بننا اور دہوت
اور جو جو کام ہم کرتے منع ہین
امام شافعیؒ نے جلد بتلا
یا محبوب سبحانی کا ہے قول
بہاؤالدین نقشبندی کا بتلا
بہلا اب کون ہے منکر نبی کا
بتا تو اے بچا تیری خرابی
ذرا تو ڈر خدا سے اپنے جی مین
خلل کیون ڈالتے ہین راہ دین مین
بہت ہامان نے سر اپنا پیٹا
نبی موسیٰ کی ہمت کی تہی ہولی
مگر حضرت خلیل اللہ کا اک بال
بہت کی دشمنی حضرت نبی کی
کف افسوس ملتا حسرتون سے
کبھی ساحر کبھی کاہن تہا بکتا
ابولہب کو دیکہو آخر کار
گیا ہے مر نہایت غم سے کٹ کر
لگا ہے بدعتی کو یہ جہنم روگ
کہ بہاگا نیکی چہٹ جا انکے عادت
رہون مضبوط قائم تیرے دین پر
تیری جانب سے خاطر ہٹ نہ جاوے
مرون تو تیرے رستے پر مر دین مین

کندوری کونڈا عبد الحق کا توشہ
کبھی بکرا سدو اور میران کا بتلا
مسائل انکے جائز کے کہان ہین
امام مالکی اور حنبلی نے
معین الدین چشتی کا ہی یا قول
یہ سب کے قول سے تو غیر جائز
امام اعظم کا اور پیر ولی کا
تو بہکا کے بچارہ ان پڑہونکو
نہ تفرقہ ڈال تو دین نبی مین
نہ انکے پیچہے تو لینے کچہ ہے نقصان
ڈرایا اور دہمکایا بہت سا
بہت سی آگ پہونکی جب کلی نے
جلا نہ فضل حق تہا شامل حال
بہت بہسلایا اور روکا سکہایا
زبان آلودہ کرتا غیبتون سے
مگر دریاے ایمانی تہا در موج
اسی غم سے ہوا آخر کو فی النار
وہابی کہنے والا بہی کسی دن
خدا اسے چہڑا دے یہ بڑا روگ
مجہے بہی دے ہدایت ای خداوند
طریقہ رحمت سید مرسلین پر
ڈرانے سے کسی کے ڈر نہ جاؤن
جیون جبتک نہ سنت سے ہٹون مین

علم پنجہ وشدا اور تابوت
لکہا کس نے بتایا کس نے بتلا
کہان لکہا امام اعظمؒ نے کسی جا
ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ علیؓ نے
شہاب الدین سہروردی کا کسی جا
مگر بابا کے فرمانے سے جائز
وہابی بدہین یا بدہین بہائی
تیرا کیا حال ہوگا آخرت کو
یہ آڑے ساتہ ہین کیون راہ دین مین
سمجہتے جاتے ہین اب اہل ایمان
مگر فضل الٰہی سے ترقی
مشقت کی بہت اس دل جلی نے
بہت کچہ بوجہل نے مفسدی کی
مگر کچہ بہی نہ آخر کام آیا
کبہی شاعر کبہی مجنون کہتا
مسلمان ہوتے جاتے فوج در فوج
فتح حضرت کی سنکر بیٹہ بیٹہکر
مر گیا مارے غم کے ہے اجل پر
خدا یا دے انہین اتنی ہدایت
رہون تا مرگ دین احمد کا پابند
وہابی کہنے سے دل ہٹ نہ جاوے
کہین بیدین ہوکر مر نہ جاؤن
بدن کے ٹکرے ٹکرے ہو کہو مین

مگر مطلق نہ سُنت سے ہٹون مین
نہ ہم بہکینگے بہکائے کسی کے
تو اپنے فضل سے دونو کو دہ زور

مسلمان ان پڑہو نگا ہو تو ہادی
نہ رک جاوین کسی کے روکنے سے
میرا کر خاتمہ بالخیر یارب

کرم سے انکو دکہلا راہ سیدہی
مسلمان اور مسلمانی ہے کمزور
نہ ہون محتاج مین از غیر یارب

التماس

التماس یہ خدمت بہائی مسلمانون دینداروں کے یہ ہے کہ اول سے آخر تک اس کتاب کو نظر انصاف
ملاحظہ فرماوین اور اگر کسی عبارت مین شک و شبہہ ہو تو اسکو اصل کے ساتہہ مطابق کرین اگر موافق ہو تو
تمسک کر کر عمل مین لاوین اور اگر بمقتضای بشریت کہین سہو و خطا پاوین تو بقلم اصلاح درست فرماوین
مگر زبردستی سے پرایسے کے لفظ کو پران کہنے والے کی مانند تبدیل و تحریف نکرین اور فضل الٰہی سے
امید تو یہ ہے کہ اس کتاب کو دیندار لوگ اپنے حق مین وسیلۂ نجات سمجہکر مسرور ہونگے اللہ تعالےٰ
سب بہائی مسلمانون کو اسپر عمل کرنے کی توفیق دے اور شرک اور بدعت کے عقائد سے کہ جسمین ایک
جہان پہنس رہا ہے بچاوے اٰمین یا ربّ العٰلمین وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن ٥

تمت

خاتمۃ الطبع

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ کتاب مستطاب منحی المؤمنین ۱۳۰۹ھ ہجری مین شیخ محی الدین مالک مطبع
صدیقی کے اہتمام سے صحت اور صفائی کے ساتہہ مزین ہو کر مرغوب طبایع شائقین ہوئی فقط

اشتہار